ماہنامہ

کرکٹر پاکستان

مسلسل اشاعت کا 34واں سال

جولائی 2012ء

قیمت =/75 روپے

پاک سری لنکا سیریز...... پاکستانی بیٹنگ

ٹی 20 ورلڈ کپ کاؤنٹ ڈاؤن شروع......

ٹیسٹ اور ون ڈے سیریز میں انگلینڈ کی کامیابی

PDFBOOKSFREE.PK

ون ڈے سیریز میں سری لنکا کی کامیابی

41

کرکٹر

مینجنگ ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

بزنس منیجر لاہور
عصمت پاشا
فون:0300-9493896

آنریری فوٹو گرافر
فاروق عثمان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیوڈسن، اسٹیو وائننگ (انگلینڈ)
کین پیس (آسٹریلیا)
ڈک برٹنڈن (نیوزی لینڈ)
گوپیش مہرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
برونل جانز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری خط وکتابت و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ ''کرکٹر''
C-4,4,14 کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن، کراچی۔
فون:35805391 (پانچ لائنیں)
فیکس نمبر:35896269
ای میل:cricketerurdu@gmail.com

Registration No. SS-048

جولائی 2012ء، جلد نمبر 37، شمارہ نمبر 7

قارئین کرام

پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ کہتے ہیں کہ بھارت سے کرکٹ روابط کی بحالی کے لئے وہ ہر بھارتی شرط ماننے کو تیار ہیں چاہے وہ ایک میچ ہی کھیلیں، بھارت میں کھیلیں یا کسی اور نیوٹرل مقام پر کھیلیں۔ بھارت کے ساتھ کرکٹ روابط کی بحالی ضرور ہونی چاہئے اور اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں لیکن اس طرح کا کوئی میچ کھیل کے پاکستان کرکٹ کیا حاصل کرلے گی اس کا ابھی تک کچھ علم نہیں ماسوائے اس کے کہ شاید اس طرح کے روابط سے پاکستانی کھلاڑیوں کے لئے آئی پی ایل کے دروازے کھل جائیں۔ لیکن پاکستان کرکٹ کا اصل مسئلہ اپنی جگہ پر برقرار رہے گا کہ غیر ملکی ٹیمیں پاکستانی میدانوں میں آکر کرکٹ کھیلیں۔ اس بات سے بھی ابھی کوئی آگاہ نہیں کہ کرکٹ روابط کی بحالی کے لئے بھارت کیا شرائط عائد کررہا ہے؟ سب جانتے ہیں کہ کرکٹ روابط بھارت کی طرف سے پاکستان کے دورے سے انکار پر منقطع ہوئے اور ممبئی سانحے کے بعد سے دونوں ممالک کی ٹیمیں ایک دوسرے کے ہاں جانے سے گریزاں ہیں اور اگر کسی طرح دونوں ممالک کے بورڈز تعلقات کی بحالی پر رضامند بھی ہوجائیں تو بھی معاملات دونوں ممالک کی حکومتوں کے درمیان اس وقت تعلقات کی نوعیت پر انحصار کرینگے۔ جہاں تک آئی پی ایل میں پاکستانی کھلاڑیوں کی شرکت کا سوال ہے، تو بدلتے حالات میں اب بھارت پاکستانی کھلاڑیوں کی شمولیت کے لئے بے قرار ہوگا کیونکہ حالیہ پانچویں ایڈیشن میں جن ہوش ربا اسکینڈلز کے انکشافات ہوئے ہیں اور آنے والے دنوں میں اسپاٹ فکسنگ اور میچ فکسنگ کے جو معاملات سامنے آنے والے ہیں ان کے نتیجے میں اس بات کے خدشات بے جا نہیں ہیں کہ کئی ممالک کے کھلاڑی اگلے سیزن میں آئی پی ایل میں شرکت سے گریزاں ہوں گے، چنانچہ اسی خدشے کو سامنے رکھتے ہوئے اب بھارت کی طرف سے ایسے اشارے دیئے جارہے ہیں کہ کرکٹ روابط کی بحالی کے نتیجے میں پاکستانی کھلاڑیوں کی آئی پی ایل میں شرکت ممکن ہوسکے گی۔ کرکٹ بورڈ کو انتہائی غور و فکر کے بعد ہی کوئی قدم اٹھانا چاہئے اور ہر صورت میں پاکستانی کرکٹ کے مفادات کو مقدم رکھنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں کہ چاہے بھارتی ایک ہی میچ کھیلیں لیکن پاک

ریاض احمد منصوری

7	دانش کنیریا مجرم قرار
8	سلمان بٹ ساکھ بحال کرسکیں گے؟
16	محمد حفیظ سے بات چیت
20	امپائر بلی ڈاکٹروو کی ریٹائرمنٹ
22	محمد یوسف سے گفتگو
27	ڈیرن سیمی (پروفائل)
29	مارلن سیموئلز (پروفائل)
35	کیون پیٹرسن کی ریٹائرمنٹ
46	اس ماہ جنم لینے والے کھلاڑی
58	عظیم کھلاڑی جاوید میاں داد پر تحریر

ابن حسن پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی سے طبع کراکے دفتر ماہنامہ ''کرکٹر'' پلاٹ نمبر C-4، 14 ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II، ایکس ٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکستان کا دورہ سری لنکا

8 تا 12 جولائی.....تیسرا ٹیسٹ.....پالیکیلی

بھارت کا دورہ سری لنکا

22 جولائی.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....ہمبن ٹوٹا
24 جولائی.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....ہمبن ٹوٹا
28 جولائی.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....کولمبو
31 جولائی.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....کولمبو
4 اگست.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....کولمبو
7 اگست.....ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....پالیکیلی

انگلینڈ دورہ اسکاٹ لینڈ

12 اگست.....واحد ون ڈے انٹرنیشنل.....ایڈن برگ

پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا

نیوٹرل سیریز (مقام کا تعین نہیں ہوسکا)

13 اگست.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل
16 اگست.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل
19 اگست.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل
21 اگست.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل
25 اگست.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل
27 اگست.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل
29 اگست.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل
31 اگست.....تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل

انڈر 19 ورلڈ کپ 2012ء

گروپ اے.....آسٹریلیا، انگلینڈ، نیپال، آئر لینڈ
گروپ بی.....پاکستان، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، افغانستان
گروپ سی.....ویسٹ انڈیز، بھارت، زمبابوے، پاپوا نیوگنی
گروپ ڈی.....سری لنکا، جنوبی افریقہ، بنگلہ دیش، نمیبیا

شیڈول پاکستانی میچز

تمام میچز پاکستانی وقت کے مطابق شام ساڑھے چار بجے شروع ہونگے

11 اگست.....بمقابلہ افغانستان.....بڈریم
13 اگست.....بمقابلہ اسکاٹ لینڈ.....بڈریم
16 اگست.....بمقابلہ نیوزی لینڈ.....ٹاؤنز ویل

ہر گروپ سے دو ٹیمیں کوارٹر فائنل کیلئے کوالیفائی کرینگی کوارٹر فائنل 19 اور 20 اگست کو جبکہ سیمی فائنل 21 اور 23 اگست کو کھیلے جائینگے۔ فائنل 26 اگست کو ہوگا۔

نیوزی لینڈ کا دورہ بھارت

23 تا 27 اگست.....پہلا ٹیسٹ.....حیدر آباد دکن
31 اگست تا 4 ستمبر.....دوسرا ٹیسٹ.....بنگلور
8 ستمبر.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....وشاکاپٹنم
11 ستمبر.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....چنئی

آسٹریلیا کا دورہ انگلینڈ

10 جولائی.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....مانچسٹر

جنوبی افریقہ کا دورہ انگلینڈ

19 تا 23 جولائی.....پہلا ٹیسٹ.....اوول
2 تا 6 اگست.....دوسرا ٹیسٹ.....لیڈز
16 تا 20 اگست.....تیسرا ٹیسٹ.....لارڈز
24 اگست.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....کارڈف
28 اگست.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....ساؤتھمپٹن
31 اگست.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....اوول
2 ستمبر.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....لارڈز
5 ستمبر.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....ناٹنگھم
8 ستمبر.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....چیسٹر لی اسٹریٹ
10 ستمبر.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....مانچسٹر
12 ستمبر.....تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....برمنگھم

پاکستان کا دورہ جنوبی افریقہ

یکم تا 5 فروری.....پہلا ٹیسٹ.....جوہانسبرگ
14 تا 18 فروری.....دوسرا ٹیسٹ.....کیپ ٹاؤن
22 تا 26 فروری.....تیسرا ٹیسٹ.....سینچورین
یکم مارچ.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....ڈربن
3 مارچ.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....سینچورین
10 مارچ.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....بلوم فونٹین
15 مارچ.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....سینچورین
17 مارچ.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....جوہانسبرگ
21 مارچ.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....ڈربن
24 مارچ.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....بینونی

آئی سی سی ٹی 20 ورلڈ کپ 2012ء

18 ستمبر.....سری لنکا بمقابلہ زمبابوے.....ہمبن ٹوٹا
19 ستمبر.....آسٹریلیا بمقابلہ آئر لینڈ.....کولمبو
19 ستمبر.....بھارت بمقابلہ افغانستان.....کولمبو
20 ستمبر.....جنوبی افریقہ بمقابلہ زمبابوے.....ہمبن ٹوٹا
21 ستمبر.....انگلینڈ بمقابلہ افغانستان.....کولمبو
22 ستمبر.....سری لنکا بمقابلہ جنوبی افریقہ.....ہمبن ٹوٹا
22 ستمبر.....آسٹریلیا بمقابلہ ویسٹ انڈیز.....کولمبو
23 ستمبر.....نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان.....پالیکیلی
23 ستمبر.....انگلینڈ بمقابلہ بھارت.....کولمبو
24 ستمبر.....ویسٹ انڈیز بمقابلہ آئر لینڈ.....کولمبو
25 ستمبر.....بنگلہ دیش بمقابلہ پاکستان.....پالیکیلی

سپر ایٹ مرحلہ

27 ستمبر.....سی ون بمقابلہ ڈی ٹو.....پالیکیلی
27 ستمبر.....اے ون بمقابلہ بی ٹو.....پالیکیلی
28 ستمبر.....ڈی ون بمقابلہ سی ٹو.....کولمبو
28 ستمبر.....بی ون بمقابلہ اے ٹو.....کولمبو
29 ستمبر.....سی ون بمقابلہ بی ٹو.....پالیکیلی
29 ستمبر.....بی ون بمقابلہ سی ٹو.....پالیکیلی
30 ستمبر.....ڈی ون بمقابلہ اے ٹو.....کولمبو
30 ستمبر.....بی ٹو بمقابلہ ڈی ٹو.....کولمبو
یکم اکتوبر.....اے ون بمقابلہ سی ون.....پالیکیلی
یکم اکتوبر.....بی ون بمقابلہ ڈی ون.....پالیکیلی
2 اکتوبر.....اے ٹو بمقابلہ سی ٹو.....کولمبو
2 اکتوبر.....کوالیفائر بمقابلہ کوالیفائر.....کولمبو
4 اکتوبر.....پہلا سیمی فائنل.....کولمبو
5 اکتوبر.....دوسرا سیمی فائنل.....کولمبو
7 اکتوبر.....فائنل.....کولمبو

گروپ اے: انگلینڈ، بھارت، افغانستان
گروپ بی: آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، آئر لینڈ
گروپ سی: سری لنکا، جنوبی افریقہ، زمبابوے
گروپ ڈی: پاکستان، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش

نوٹ: افتتاحی میچ پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے جبکہ سیمی فائنل اور فائنل شام ساڑھے چھ بجے شروع ہونگے، لیگ میچز دو پہر تین بجے اور شام سات بجے شروع ہونگے۔

پاکستان کا دورہ جنوبی افریقہ

یکم تا 5 فروری.....پہلا ٹیسٹ.....جوہانسبرگ
14 تا 18 فروری.....دوسرا ٹیسٹ.....کیپ ٹاؤن
22 تا 26 فروری.....تیسرا ٹیسٹ.....سینچورین
یکم مارچ.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....ڈربن
3 مارچ.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....سینچورین
10 مارچ.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....بلوم فونٹین
15 مارچ.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....سینچورین
17 مارچ.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....جوہانسبرگ
21 مارچ.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....ڈربن
24 مارچ.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....بینونی

نیوزی لینڈ کا دورہ ویسٹ انڈیز

30 جون.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....لاؤڈرہل
یکم جولائی.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....لاؤڈرہل
5 جولائی.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....کنگسٹن
7 جولائی.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....کنگسٹن
11 جولائی.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....سینٹ کٹس
14 جولائی.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....سینٹ کٹس
16 جولائی.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....سینٹ کٹس
25 تا 29 جولائی.....پہلا ٹیسٹ.....اینٹیگا
2 تا 6 اگست.....دوسرا ٹیسٹ.....کنگسٹن

بھارت کا دورہ سری لنکا

22 جولائی.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....ہمبن ٹوٹا
24 جولائی.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....ہمبن ٹوٹا
28 جولائی.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....کولمبو
31 جولائی.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....کولمبو
4 اگست.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....کولمبو
7 اگست.....ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....پالیکیلی

انگلینڈ کا دورہ بھارت

15 تا 19 نومبر.....پہلا ٹیسٹ.....احمد آباد
23 تا 27 نومبر.....دوسرا ٹیسٹ.....ممبئی
5 تا 9 دسمبر.....تیسرا ٹیسٹ.....کولکتہ
13 تا 17 دسمبر.....چوتھا ٹیسٹ.....ناگپور
20 دسمبر.....پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....پونے
22 دسمبر.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....ممبئی
11 جنوری.....پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....راج کوٹ
15 جنوری.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....کوچی
19 جنوری.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....رانچی
23 جنوری.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....دھرم شالہ
27 جنوری.....پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....چندی گڑھ

☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

3 ''سالہ تاخیر'' کے بعد پی سی بی نے سینٹرل کانٹریکٹس کا اعلان کر دیا!!

پی سی بی نے کافی طویل انتظار کے بعد آخر کار سینٹرل کانٹریکٹ یافتہ کھلاڑی کی فہرست جاری کردی جس کے ساتھ ہی گزشتہ کئی ماہ سے رکے ہوئے واجبات کی ادائیگی کا بھی معاملہ طے ہوگیا ہے۔ سینٹرل کانٹریکٹ کی چند سخت ''شرائط'' اور تین سال کے بعد ماہانہ تنخواہوں میں صرف 25 فیصدی اضافے پر برہم یا ناخوش کھلاڑیوں نے ابتداء میں معاہدوں پر دستخط کرنے میں ٹال مٹول کا مظاہرہ کرتے ہوئے پی سی بی کو مزید اضافے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر لگتا ہے کہ بورڈ کے روایت کے برعکس سخت موقف نے ان کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر دوڑادی کہ کہیں اس سے بھی ہاتھ نہ دھو بیٹھیں لہٰذا آخری اطلاعات یہی ہیں کہ بیشتر کھلاڑیوں نے دستخط کردیئے ہیں یا وہ اس معاہدے کو قبول کرتے ہوئے دستخط کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس معاشرے میں پڑھے لکھے اور ''قابل'' افراد بھی ہزاروں میں معاوضہ لے رہے ہوں وہاں صرف کھیل کی بنیاد پر لاکھوں روپے ماہانہ وصول کرنے والے کھلاڑی 25 فیصد زائد معاوضوں پر بھی خوش نہیں ہیں جنہوں نے سری لنکا روانگی سے قبل معاہدوں پر دستخط کرنے کی ''زحمت'' بھی نہیں کی تھی۔ بورڈ کے بدلتے ہوئے ''تیور'' دیکھ کر اکثر نے اپنی زبانیں بند کی ہوئی ہیں مگر یہ بات اپنی جگہ ہے کہ تین سال سے انکریمنٹ کے منتظر کھلاڑیوں کی معاوضوں میں پچاس فیصدی اضافے کی ''آس'' پر اب ''اوس'' پڑ گئی ہے جو بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سخت کارروائی کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں ہیں۔

سینٹرل کانٹریکٹ کی فہرست اور معاوضوں میں اضافے پر کافی عرصے سے پیشگوئی کی جارہی تھی مگر مالی بحران سے دوچار پی سی بی کے حکام اپنی مجبوریوں کے سبب اعلان کرنے سے قاصر نظر آرہے تھے کیونکہ ''خزانہ'' ہی خالی ہوتا جارہا ہے۔ مئی کا مہینہ ختم ہوتے ہی جب گرمی میں اضافہ ہونے لگا تھا تو بورڈ نے اچانک 25 فیصد اضافے کے ساتھ سینٹرل کانٹریکٹ یافتہ کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کرکے ماحول کو مزید ''گرما'' دیا۔ پانچ ماہ کی تاخیر سے ایک سالہ معاہدوں کا اطلاق یکم جنوری سے 31 دسمبر 2012ء تک ہوگا جس کے دوران کھلاڑیوں کو میچ فیس کی مد میں بھی دس فیصدی اضافی رقم وصول کرنے کا موقع ملے گا جسے سینئرز نے فی الحال ''کڑوا گھونٹ'' سمجھ کر نگل لیا ہے مگر ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر پاکستانی ٹیم سری لنکا سے جیت کر واپس آئی تو پھر ٹی 20 ورلڈ کپ سے قبل ایک اور راؤنڈ ہوسکتا ہے جس میں کھلاڑی شاید اپنے دبے الفاظ کو ''پرزور'' انداز سے حکام بالا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ سینٹرل کانٹریکٹ یافتہ کھلاڑیوں کی ''اہلیت'' پر نگاہ ڈالنے سے قبل اس فہرست پر بھی نظر ڈالتے ہیں جسے اس مرتبہ سلیکشن کمیٹی کی مشاورت کے بغیر ہی حتمی شکل دینے کا دعویٰ کیا جارہا ہے اور اس مرتبہ ''انتخاب'' کا یہ مرحلہ انتخاب عالم کی سمجھ بوجھ کا نتیجہ ہے جو بورڈ کے اکثر اہم کاموں کو انجام دے رہے ہیں حالانکہ وہ ڈائریکٹر انٹرنیشنل کے عہدے پر فائز ہیں۔

A کیٹگری: مصباح الحق، یونس خان، محمد حفیظ، عمر گل، عمر اکمل، سعید اجمل، عبدالرحمٰن اور شاہد آفریدی

B کیٹگری: شعیب ملک، توفیق عمر، اظہر علی، اسد شفیق، اعزاز چیمہ، جنید خان

C کیٹگری: عمران فرحت، فیصل اقبال، عدنان اکمل، سرفراز احمد، وہاب ریاض، حماد اعظم اور ناصر جمشید

وظیفہ پانے والے کھلاڑی: سہیل تنویر، خالد لطیف، شرجیل خان، شکیل انصر، حارث سہیل، رضا حسن، احمد شہزاد، عثمان صلاح الدین، محمد ایوب ڈوگر، عمران خان، بلاول بھٹی، اویس ضیاء، شاہ زیب حسن، محمد خلیل، انور علی، آفاق رحیم، بسم اللہ خان، بابر اعظم، سمیع اسلم، ضیاء الحق اور عثمان قادر۔

سینٹرل کانٹریکٹ لسٹ کی تشکیل میں ماضی کی طرح سلیکشن کمیٹی کا کوئی خاص کردار نہیں رہا جس کے سربراہ اقبال قاسم سے ایک مرتبہ رائے لینے کی زحمت تو کی گئی مگر ان کی سفارشات کا ''سہارا'' لینے میں قطعی دلچسپی نہیں محسوس کی گئی ہے جس کا بھرپور عکس زیر معاہدہ کھلاڑیوں کی نئی فہرست میں واضح طور پر جھلک رہا ہے۔ سب سے حیران کن فیصلہ کراچی کے فاسٹ بالر محمد سمیع کے بارے میں کیا گیا جو سری لنکن ٹور پر تینوں فارمیٹ کے لئے ''ری کال'' کئے گئے مگر وہ تینوں کیٹگریز میں تو دور کی بات ہے ''وظیفہ خوروں'' کی فہرست میں بھی شمولیت کے اہل نہیں سمجھے گئے جبکہ ایک اور فاسٹ بالر وہاب ریاض کو ''ناقص'' کارکردگی کا صلہ ''سی کیٹگری'' میں شامل کرکے دے دیا گیا۔ وہ 2010ء میں مظہر مجید کی نوٹوں والی جیکٹ پہن کر خوش ہونے کے بعد پاکستان کے لئے گنتی کے میچز میں ہی قابل اعتبار سمجھے گئے ہیں اور ان پر لگا ہوا ''بددیانتی'' کا واٹر مارک اب تک ایک سوالیہ نشان بنا ہوا ہے مگر انہیں سینٹرل کانٹریکٹ میں شامل کرکے نہ جانے کس کو ''خوش'' کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سب سے بڑا مذاق تو وظیفہ پانے والوں میں بسم اللہ خان کی ''حیران کن'' شمولیت ہے۔ پی سی بی کے حکام یہ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ نظم وضبط پر کوئی مفاہمت نہیں کی جائے گی مگر انہوں نے اپنے ہی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ایک ایسے کھلاڑی کو ماہانہ وظیفہ کا مستحق بنا ڈالا جس نے پیٹرنز ٹرافی کے دوران جھگڑا بلکہ ''دھینگا مشتی'' کرکے اپنے اوپر ایک سال کی پابندی کا سامان کرلیا مگر پی سی بی کا بھی کیا کہنا جس نے کسی بھی قسم کی ''سبکی'' محسوس کئے بغیر یہ انوکھا جواز پیش کر ڈالا کہ بسم اللہ خان نے سزا کے خلاف اپیل دائر کر رکھی ہے اگر ان کی درخواست کو مسترد کردیا گیا تو پھر وظیفہ بھی منسوخ ہوجائے گا لیکن کہنے والے تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ''وظیفہ خوروں'' میں شامل کھلاڑیوں کو شاید ''معافی'' دے دی جائے گی اسی لئے پورے طمطراق سے اسے فہرست میں جگہ دیدی گئی ہے۔ یا پھر یہ فہرست کسی ایسے شخص کی قابلیت کا کرشمہ ہے جسے ڈومیسٹک کرکٹ کا پوری طرح علم ہی نہیں تھا بلکہ اس نے محض اعداد وشمار کی بنیاد پر فہرست بنائی اور چیئرمین صاحب سے منظور بھی کرالی جن کو انٹرنیشنل کرکٹ اور پاک بھارت سیریز کی بحالی سے آگے کچھ نہ دکھائی دیا ہے اور نہ ہی سمجھ آتا ہے حالانکہ وہ دونوں محاذوں پر مسلسل ناک آؤٹ ہورہے ہیں۔

یہ بات بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ ون ڈے کرکٹ میں عمدہ کارکردگی کے مالک کھلاڑی عمر اکمل کو کس بنیاد پر اے کیٹگری میں شامل کیا گیا ہے جو کہ ٹی 20 اور خاص کر ٹیسٹ کرکٹ میں مسلسل ''واجبی'' سی کارکردگی کے مالک ہیں۔ صرف ایک طرز کی کرکٹ میں بہتر کارکردگی پر اے کیٹگری کا حصول عمر اکمل کے لئے ''لاٹری'' نکل جانے کے مترادف ہے کیونکہ ون ڈے کرکٹ میں محمد حفیظ اور مصباح الحق کے بعد تیسرے بہترین بیٹسمین کو ناقص کارکردگی کے بعد ٹیسٹ ٹیم سے ڈراپ کیا گیا تھا جو مسلسل اپنی واپسی کی راہ تک رہا ہے۔ اسی طرح شاہد آفریدی کو بھی شاید ''سینئر'' ہونے کا نذرانہ دینے کی کوشش کی گئی ہے جو مختصر فارمیٹ میں پاکستان کی اچھی اور بُری کارکردگی کے ساتھ نمائندگی کرتے ہیں حالانکہ اے کیٹگری میں صرف وہ کھلاڑی شامل ہوتے ہیں جن کو ٹیسٹ کرکٹ میں کھلایا جاتا ہے اور یہ

بات دوسرے ممالک کے سینٹرل کانٹریکٹرز دیکھنے پر واضح ہوسکتی ہے مگر شاید بہت سارے کھلاڑیوں کو جو ''مسائل'' کا سبب بن سکتے ہیں اے کیٹگری کی ''فیڈر'' دے کر چپ کرادیا گیا ہے تاکہ بورڈ کے خلاف آواز بلند نہ ہوسکے۔ مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ کپتان مصباح الحق ٹاپ کیٹگری میں موجودگی کے باوجود معاوضوں میں اضافے پر خوش ہونے کے بجائے ''رنجیدہ'' لگتے ہیں اور ان کے کہنے پر ہی اکثر کھلاڑیوں نے معاہدوں پر دستخط نہیں کئے مگر جب بورڈ کی جانب سے سخت رویہ سامنے آیا تو انہوں نے ون ڈے اور ٹی 20 کی طرح روایتی ''بیک فٹ'' پالیسی کا سہارا لیتے ہوئے اس بات کی تردید کردی کہ ''وہ اس سلسلے میں کسی قسم کا کردار ادا نہیں کررہے ہیں'' بورڈ کے کرتا دھرتا ان کی اس ''مہم جوئی'' سے قطعی خوش نہیں ہیں اور سری لنکا کے دورے پر نتائج کے حوالے سے پاکستان کو کسی مایوسی کا سامنا رہا تو اس کا نزلہ مصباح الحق پر گرسکتا ہے جو شاید ''پوری'' کے چکر میں آدھی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں اور ان کا کیریئر ہی کھڈے لائن لگ جائے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ سلیکشن کمیٹی کے بجائے اس مرتبہ پی سی بی کے ڈائریکٹر انٹرنیشنل انتخاب عالم نے سینٹرل کانٹریکٹ کی فہرست مرتب کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے جو ٹیسٹ معیار پر ڈبل سنچری سمیت شاندار کارکردگی کے مالک توفیق عمر کو بھی اس کا حق نہ دے سکے اور اسے بھی کیٹگری میں ٹھونس دیا حالانکہ اصول کے مطابق عمر اکمل کی جگہ اسے یہ اعزاز بخشنا چاہئے تھا مگر شاید انتخاب عالم کی نگاہ کبھی بیٹسمین کے 46.16 کی اوسط سے بنائے گئے 831 رنز پر نہیں پڑسکی۔ کسی جگہ یہ سطر بھی پڑھنے کو ملی کہ ''شعیب ملک کو بی کیٹگری میں شامل کرکے اس کی تذلیل کی گئی'' یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ یہ ''تذلیل'' شعیب ملک کی ہوئی ہے یا بی کیٹگری کی کیونکہ پاکستان کے لئے مختصر فارمیٹ پر چند نا کام میچز کے بعد تو شعیب ملک کے لئے بی کیٹگری ایسے ہی ہے جیسے کوئی ''غریب یا فاقہ زدہ'' شخص رینفل ٹکٹ خرید کا مالدار ہوجائے۔ کم از کم شعیب ملک کی بین الاقوامی سطح پر کارکردگی اور اعداد وشمار تو اسی ''غربت'' کی عکاسی کررہے ہیں مگر شاباش ہے فیصلہ کن قوتوں پر کہ وہ جسے چاہیں نواز دیں۔ جن لوگوں کو ''یومیہ'' کے بنیاد پر تنخواہیں دینے کا حق بنتا تھا انہیں سال بھر تک مشاہرہ دے کر بورڈ نے ''حاتم طائی'' بننے کی کوشش کی ہے وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آسکی۔

نئے سینٹرل کانٹریکٹ میں مجموعی طور پر 21 کھلاڑیوں کو تین مختلف درجہ بندیوں میں رکھا گیا ہے جس میں سے اے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں 8 کھلاڑی اور بی میں 6 جبکہ سی کیٹگری میں سات کھلاڑی شامل ہیں۔ ٹیسٹ معیار پر وکٹوں کے عقب میں بہترین کارکردگی دکھانے والے عدنان اکمل کو بھی سی کیٹگری میں ہی جگہ ملی حالانکہ وہ اعداد وشمار کے لحاظ سے بی کیٹگری میں موجود اعزاز چیمہ اور جنید خان سے زیادہ مضبوط امیدوار تھے۔ اگر عدنان اکمل کو گنتی کے میچز دیکھنے والے حماد اعظم اور ناصر جمشید کے ساتھ رکھا گیا ہے تو اس سے معاہدوں کو مرتب کرنے والوں کی شاندار "اہلیت" کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کھیل کو کس "باریکی" سے دیکھتے ہیں اور ان کے نزدیک کسی کھلاڑی کے اچھے یا واجبی سی کارکردگی میں فرق یا تمیز کرنے کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ وہاب ریاض کی طرح عمران فرحت کو بھی سی کیٹگری دی گئی ہے جبکہ اعزاز چیمہ وظیفہ خواروں کی فہرست سے لمبی چھلانگ لگا کر بی کیٹگری میں پہنچے ہیں تو سہیل تنویر کی جگہ وظیفہ پانے والوں میں بنائی جاسکی جو سری لنکا میں ٹی 20 سیریز کے دوران مین آف دی سیریز قرار پائے۔ گزشتہ بار سی کیٹگری میں قدم رکھنے والے سہیل خان، رمیز راجہ جونیئر، تنویر احمد اور لیگ اسپنر یاسر شاہ کو "بیرونی دروازہ" دکھا دیا گیا ہے جو وظیفے سے محروم کردیئے گئے۔ وظیفہ پانے والے 21 کھلاڑیوں میں زیادہ تر نام ڈومیسٹک کرکٹ کی حد تک معروف ہیں اور اکثر نے یا تو ابھی تک پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز بھی حاصل نہیں کیا ہے یا ان کی شرکت گنتی کے میچوں تک محدود رہی ہے۔ یہاں بھی شکیل انصر اور محمد خلیل کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کیے بغیر نہیں رہا جاسکتا جو پاکستان کے لئے مستقبل میں شاید ہی کھیل سکیں اور اگر انہیں یہ موقع مل بھی گیا تو انہیں سال بھر میں لاکھوں روپے ادا کرنے کا کیا فائدہ جو کسی نئے کھلاڑی پر خرچ ہوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

پی سی بی نے اے کیٹگری کا معاوضہ ڈھائی لاکھ سے بڑھا کر 3 لاکھ 13 ہزار روپے ماہانہ کردیا ہے جبکہ بی کیٹگری کی تنخواہ ایک لاکھ 75 ہزار سے بڑھ کر 2 لاکھ 18 ہزار روپے ماہانہ ہوگئی ہے۔ سی کیٹگری کا معاوضہ ایک لاکھ سے تجاوز کرکے سوا لاکھ تک جا پہنچا ہے جبکہ وظیفہ پانے والوں کو فی کس 62 ہزار روپے ماہانہ کی "اچھی" رقم ملے گی جو ماضی میں پچاس ہزار روپے تھی۔ میچ فیس میں دس فیصدی اضافے کے بعد اب اے کیٹگری میں موجود کھلاڑیوں کو فی ٹیسٹ تین لاکھ 85 ہزار، فی ون ڈے تین لاکھ 30 ہزار جبکہ فی ٹی 20 میچ 2 لاکھ 75 ہزار روپے ادا کیے جائیں گے۔ اسی طرح بی کیٹگری میں شامل کھلاڑی ایک ٹیسٹ کا معاوضہ تین لاکھ 30 ہزار، ایک ون ڈے کا 2 لاکھ 75 ہزار جبکہ ایک ٹی 20 کا معاوضہ 2 لاکھ 20 ہزار روپے وصول کریں گے۔ سی کیٹگری کے کھلاڑیوں کو فی ٹیسٹ 2 لاکھ 75 ہزار روپے، فی ون ڈے 2 لاکھ 20 ہزار جبکہ ایک ٹی 20 میچ کا معاوضہ ایک لاکھ 65 ہزار روپے ملے گا۔ قومی ٹیم کے کھلاڑی ماہانہ تنخواہوں میں 25 فیصدی اور میچ فیس میں دس فیصدی اضافے کے بعد بھی "راضی" اور خوش نظر نہیں آرہے حالانکہ حالیہ بجٹ میں ملک کے تمام سرکاری ملازمین اور پنشن یافتہ افراد کو 20 فیصدی اضافے سے زیادہ کی "خوشخبری" نہیں دی جاسکی۔ بورڈ کے حکام اس اضافے پر انتہائی مسرور ہیں جن کا کہنا ہے کہ تین برس کے بعد بڑھائے جانے والے معاوضوں کے بعد کھلاڑیوں کی کارکردگی میں بہتری آئے گی۔ پی سی بی چیف کے مطابق ڈومیسٹک کرکٹ کے عمدہ کھلاڑیوں کو ساتھ لے کر چلنے کا فیصلہ کرتے ہوئے 21 کھلاڑیوں کو ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے جس میں انڈر 19 کرکٹرز بھی شامل ہیں اور یہ صرف اسی لئے کیا گیا ہے کہ نوجوان کھلاڑیوں کے حوصلے بھی بلند ہوں مگر ہماری سمجھ میں یہ بات قطعی نہیں آتی کہ آخر صرف پیسے کا حصول ہی کارکردگی میں اضافے اور حوصلہ مندی کے لئے شرط کیوں ہے؟ اگر یہ فیصلہ اتنا ہی "کارگر" ہے تو پھر آج تنویر احمد، سہیل خان، رمیز راجہ جونیئر اور یاسر شاہ کہاں ہیں جن کو حوصلہ دینے کے بعد اب بے حوصلہ کرکے کرکٹ کے اس "کوڑے دان" میں دھکیل دیا گیا ہے جہاں نہ جانے کتنے ہی "حوصلہ مند" لاچاری کے عالم میں اپنے کیریئر کی آخری سانسیں گن رہے ہیں اور کوئی ان کی سسکیاں سننے کا بھی روادار نہیں ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر 25 پلس دس فیصد سمیت اضافی مراعات حاصل کرنے والے یہ پاکستانی کھلاڑی اپنی کارکردگی میں محض 20 فیصدی اضافہ بھی کرنے میں کامیاب رہے تو قومی ٹیم فتوحات کی راہ پر گامزن ہوسکتی ہے مگر یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب مختلف کیٹگریز میں شامل کئے جانے والے کھلاڑی اپنے فرائض کو سمجھنے کے ساتھ حاصل شدہ پیسہ "حلال" کرنے کی نیت سے کھیلیں۔

چند اسپورٹس کے صحافی اس طرح کی سرخیوں کے ساتھ مضامین لکھنے کی بدہضمی کا شکار ہیں کہ "کرکٹرز کو ان کا جائز حق کب دیا جائے گا؟" حالانکہ پی سی بی نے تو کمال مہارت سے ان کھلاڑیوں کو بھی نواز دیا ہے جو اس کا حق ہی نہیں رکھتے تھے۔ جائز اور ناجائز کی بحث تو بہت دور کی بات ہے کھلاڑیوں کو ملنے والے معاوضوں کا موازنہ بورڈ میں موجود افسران سے کرتے ہوئے وہ یہ بات بھی فراموش کر بیٹھے ہیں کہ ہر ایک کو اس کی اہلیت کے مطابق اور رتبے کے تحت اپنی محنت کا معاوضہ ملتا ہے۔ سرکاری اداروں میں افسران صرف دستخط کرکے لاکھوں سمیٹ لیتے ہیں جبکہ نچلے درجے کے ملازمین تمام امور کی بجا آوری کے بعد بھی چند ہزار پر ٹرخا دیئے جاتے ہیں تو کسی کی آنکھ میں ایک آنسو تک نہیں آتا اور نہ ہی اس بے انصافی پر دل کڑھتا ہے مگر کھلاڑیوں کی "حمایت" میں مسلسل صفحات کالے کیے جاتے ہیں۔

سینٹرل کانٹریکٹ کی نئی فہرست میں جابجا سقم موجود ہیں اور ان گنت غلطیاں جان بوجھ کر کی گئی ہیں مگر کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ فہرست کافی بہتر اور متوازن ہے۔ ایک صحافی کی بدحواسی کا تو یہ حال تھا کہ انہوں نے نئے معاہدوں کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے 42 میں سے کم از کم نصف کھلاڑیوں پر کوئی نہ کوئی اعتراض کھڑا کیا مگر ساتھ ہی یہ کہنے سے بھی گریز نہ کرپائے کہ پی سی بی نے اپنا حق ادا کردیا ہے۔ اگر اس طرح حق کی ادائیگی ہوتی ہے تو پھر حق تلفی کس بلا کا نام ہے؟ ذرا ڈومیسٹک کرکٹ کے کامیاب کھلاڑیوں پر ایک نگاہ تو ڈال کر دیکھیں کہ کتنے ہی ایسے نام ہیں جو وظیفہ پانے کے قابل ہی نہیں سمجھے گئے اور اپنی عمدہ کارکردگی کے ساتھ اس طرح ٹھکرا دیئے گئے جیسے راہ میں پڑا ہوا کوئی پتھر مگر شاید یہی اس ملک کا نظام ہے جس کی سزا فواد عالم، صدف حسین، ذوالقرنین حیدر، وقار احمد، تابش خان اور کامران اکمل بھگت رہے ہیں۔ فواد عالم ٹیم سے باہر ہونے کے باوجود اس قابل ضرور تھا کہ اسے وظیفہ پانے والوں میں شامل رکھا جاتا جبکہ کامران اکمل کو "کلیئر" کرنے کا کیا فائدہ جب وہ نہ کھیل سکے اور نہ ہی "حوصلہ" پاسکے۔ نہ جانے کس طرح کے اصول وقواعد ہیں جو ہماری سمجھ میں تو آج تک آ نہیں سکے۔

قومی کھلاڑی معاوضوں کے حوالے سے اپنا موازنہ انگلینڈ اور آسٹریلیا کے کھلاڑیوں سے تو کرتے ہیں مگر کارکردگی کا وہ معیار پیش کرنے سے یکسر محروم ہیں جو کہ مذکورہ دونوں ممالک کے کھلاڑی پیش کرتے آئے ہیں۔ ہماری ٹیم مسلسل کئی سال سے پانچویں اور چھٹے نمبر کی بھول بھلیوں میں بھٹک رہی ہے جبکہ آسٹریلیا اور انگلینڈ نے ہر سطح کی کرکٹ میں ایک بلند مقام حاصل کیا ہوا ہے جو معمولی فرق سے اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے۔ آسٹریلیا میں تو کھلاڑیوں کی جانب سے ہڑتال اور بائیکاٹ کی دھمکیوں کا سامنا ہے جو کرکٹ سے ہونے والی آمدنی میں کارکردگی کے لحاظ سے دیئے جانے والے "شیئر" سے خوش نہیں ہیں۔ پاکستانی کھلاڑی شکر کریں کہ انہیں یہ آزمائش درپیش نہیں ورنہ کارکردگی کے لحاظ سے تو کئی کھلاڑی "خالی ہاتھ" گھر واپس جاتے دیکھے جاسکتے تھے۔ کرکٹ آسٹریلیا کو حاصل ہونے والی آمدنی کا 26 فیصدی حصہ وصول کرنے والے آسٹریلین کرکٹرز اس جنگ میں مصروف ہیں کہ ان کو ملنے والا حصہ کم نہ ہو جسے کارکردگی سے مشروط کرکے انہیں زیادہ بہتر کارکردگی پر راغب کیا جارہا ہے جو کہ ایک مثبت قدم ہے۔

میں پھر اس جانب آتا ہوں کہ "ناشکری" میں مبتلا پاکستانی کھلاڑی ذرا سا بھی غور کریں تو وہ مالی بحران میں مبتلا ملک کے اس ادارے سے وابستہ ہیں جس کے اچھے دن گزر چکے ہیں۔ اگر انہیں 25 فیصدی اضافے کے ساتھ معاوضے دیئے جارہے ہیں تو انہیں اس پر خوشی کا اظہار نہ سہی "ناخوش" بھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان جیسی تعلیمی قابلیت اور اہلیت کے مالک لاکھوں افراد بہت کم میں بھی اپنی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں ایسے کتنے لوگ ہیں جو ماہانہ تین لاکھ 13 ہزار روپے بھی لے رہے ہوں اور انہیں اس کام کی لاکھوں میں فیس بھی ادا کی جارہی ہوں جس کے لئے وہ باقاعدہ تنخواہ بھی لے رہے ہوں۔ ٹیم کے مضبوط کھلاڑی سالانہ جتنی "کمائی" کرتے ہیں اتنی تو اس ملک میں شاید ہی کسی کو نصیب ہو اور وہ بھی کرکٹ جیسے غیر یقینی کھیل میں۔ ایک عام مزدور بھی اگر اپنا کام پوری طرح انجام نہ دے سکے تو مزدوری سے محروم کردیا جاتا ہے مگر ایک روز سنچری یا اگلے روز پانچ وکٹ لینے والا پورے سال ناکامی اور ٹیم سے باہر ہوکر بھی لاکھوں کا مشاہرہ وصول کرتا رہتا ہے۔ کسی عام شخص کو آمدنی کا یہ یقینی ذریعہ حاصل ہوجائے تو وہ تا عمر سجدے میں پڑا رہے مگر غیر یقینی کھیل کے "غیر یقینی کارکردگی کے مالک" کھلاڑی پھر بھی خوش نہیں تو یہ ان کے دماغ کا فتور ہے جس کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ MAB

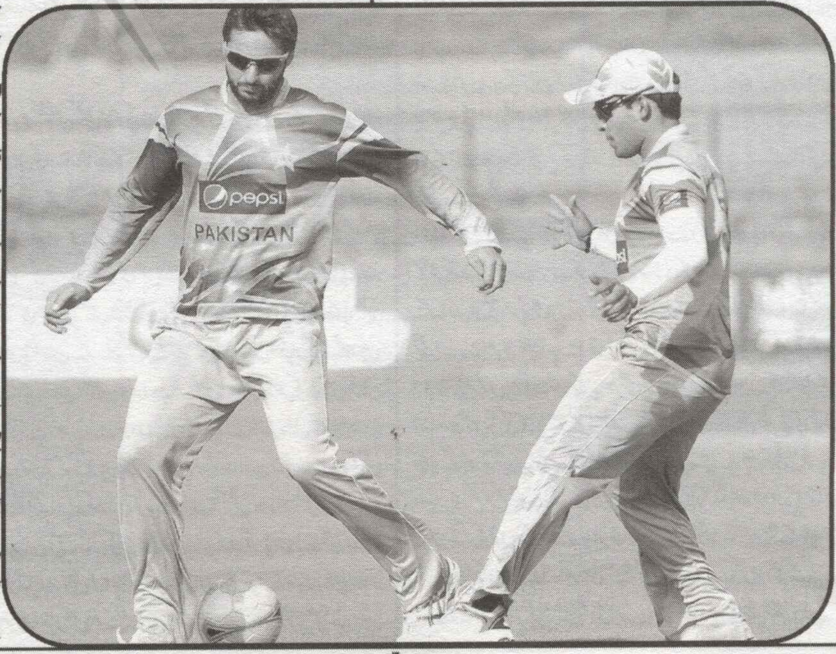

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دانش کنیریا پر ہر قسم کی کرکٹ کے دروازے بند ہو گئے

اسپاٹ فکسنگ کا جن ایک اور پاکستانی کرکٹر کو نگل گیا عامر، آصف اور سلمان بٹ کی طرح پاکستانی لیگ اسپنر دانش کنیریا کے کیریئر کا سورج بھی برطانیہ میں غروب ہو گیا انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ نے اسپاٹ فکسنگ کے الزام میں دانش کنیریا پر تاحیات پابندی لگادی، وہ ای سی بی کے زیراثر کسی بھی طرح کی کرکٹ کی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکیں گے جبکہ اعتراف جرم کر لینے والے انگلش کرکٹر مروِن ویسٹ فیلڈ پر 5 سالہ پابندی عائد کی گئی البتہ وہ تین برس بعد کاؤنٹی کرکٹ کھیل سکیں گے۔ اسپاٹ فکسنگ کا اسکینڈل بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساکھ اور کرکٹ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا چکا ہے لیکن ملوث پائے گئے تینوں کھلاڑیوں کے افسوسناک انجام کے باوجود بھی اسپاٹ فکسنگ کے نئے مقدمات میں پاکستانی کھلاڑیوں کا نام سامنے آ رہا ہے اور تازہ ترین مثال انگلش کاؤنٹی میں اسپاٹ فکسنگ کیس کی ہے جہاں انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ نے پاکستان کے سابق کھلاڑی دانش کنیریا کو کھلاڑیوں کو اسپاٹ فکسنگ پر اکسانے کے جرم میں برطانیہ میں کرکٹ

کھیلنے پر تاحیات پابندی عائد کر دی۔ انگلش کرکٹ بورڈ نے پاکستان کے لیگ سپنر دانش کنیریا کو ایسیکس کے کھلاڑی مروِن ویسٹ فیلڈ کو اسپاٹ فکسنگ پر اکسانے کے دو الزامات میں مجرم قرار دیا پاکستانی ٹیم کے سابق لیگ اسپنر دانش کنیریا نے ان الزامات کی تردید کی تھی کہ وہ کھلاڑیوں کو سپاٹ فکسنگ پر اکساتے تھے۔ لیکن ای سی بی کے مطابق اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کنیریا نے ویسٹ فیلڈ کو اسپاٹ فکسنگ پر اکسایا۔ اس کیس کا تعلق سنہ 2009 میں ایسیکس اور درہم میں ہونے والے میچ سے ہے جس میں ویسٹ فیلڈ نے چھ ہزار پاؤنڈ کے عوض اپنے پہلے اوور میں بارہ رنز دیے۔ ای سی بی کی انضباطی کمیٹی کے مطابق کنیریا نے کھلاڑیوں کو اسپاٹ فکسنگ پر اکسایا، نوجوان کھلاڑی ویسٹ فیلڈ پر دباؤ ڈالا کہ وہ اسپاٹ فکسنگ میں ملوث ہوں اور کنیریا اس وقت موجود تھے جب ویسٹ فیلڈ کو چھ ہزار پاؤنڈ دیے گئے۔ دانش کنیریا کو دو ہزار نو میں ایک کاؤنٹی میچ میں سپاٹ فکسنگ کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا لیکن پولیس نے ناکافی ثبوت ہونے کی بنا کر انہیں رہا کر دیا گیا تھا۔ ایسکس کاؤنٹی سے تعلق رکھنے والے سابق گیند باز مروین ویسٹ فیلڈ نے الزام لگایا تھا کہ ان کے تمام تر معاملات دانش کنیریا نے طے کیے تھے، جنہوں نے سٹے باز اور میرے درمیان مڈل مین کا کردار ادا کیا 23 سالہ ویسٹ فیلڈ نے تسلیم کیا تھا انہوں نے ستمبر 2009 میں ڈرہم کے خلاف پرو 40 مقابلے میں ایک اوور میں رنز کی مخصوص تعداد دینے کے عوض سٹے بازوں سے 6 ہزار پاؤنڈز وصول کیے تھے اور اس کے ثبوت ملنے کے بعد عدالت نے قید کی سزا کا حقدار قرار دیا۔ ان دونوں کھلاڑیوں کو پہلی بار مارچ 2010 میں پولیس نے گرفتار کر کے تفتیش کی تھی اور چند ماہ بعد پولیس نے کنیریا کو کلیئر قرار دے دیا تھا کہ وہ کاؤنٹی کے لیے کھیل سکتے ہیں تاہم ویسٹ فیلڈ کے خلاف رواں سال کے آغاز میں مقدمے کی سماعت کا آغاز ہوا اور بالآخر انہیں سزا سنائی گئی۔ اس کے اعلان کے ساتھ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ (ای سی بی) نے غیر معینہ مدت کے لیے ویسٹ فیلڈ کے کرکٹ کھیلنے پر پابندی عائد کر دی تھی یہ انگلستان کی کرکٹ میں پیش آنے والا پہلا واقعہ تھا جس میں کھلاڑی کو فکسنگ میں ملوث ہونے پر قید کی سزا دی گئی ہو لیکن زیادہ تشویشناک بات یہ تھی کہ ایک مرتبہ پھر ایک پاکستانی کھلاڑی کا نام اس معاملے میں منظر عام پر آیا جن کے بارے میں عدالت میں کہا گیا ہے کہ کنیریا نے نہ صرف ویسٹ فیلڈ اور بلکہ دیگر کھلاڑیوں کو بھی کمانے کے آسان طریقے اپنانے کی جانب راغب کیا۔ پاکستان کے سابق اسپنر دانش کنیریا نے ایسکس کاونٹی کے کھلاڑی مروِن ویسٹ فیلڈ کے اس الزام کی تردید کی تھی کہ ان کے جواریوں کے ساتھ رابطے ہیں اور وہی جواریوں اور ویسٹ فیلڈ کے درمیان رابطہ کار تھے۔ دانش کنیریا نے کہا کہ مروِن ویسٹ فیلڈ نے عدالت کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ انتہائی معصوم اور بھولا بھالا شخص ہے جسے کسی اور شخص نے اسپاٹ فکسنگ کے دھندے میں ملوث کر دیا ہے۔ کنیریا نے کہا: مروِن ویسٹ فیلڈ ایک سزا یافتہ دھوکے باز اور جھوٹا شخص ہے۔ دانش کنیریا نے کہا کہ ان پر اسپاٹ فکسنگ کا الزام سراسر جھوٹ ہے اور ایسکس پولیس، انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ اور انٹرنیشنل کرکٹ بورڈ انہیں اسپاٹ فکسنگ میں ملوث نہ ہونے کے سرٹیفکیٹ جاری کر چکا ہے۔ دانش کنیریا کیخلاف اسپاٹ فکسنگ کے الزامات سامنے آنے کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے بھی انہیں معطل کر دیا تھا۔ دانش کنیریا کرکٹ بورڈ کی معطلی کو ختم کرانے کی کئی بار کوشش کر چکے ہیں اور وہ کئی بار کرکٹ بورڈ کی انٹیگریٹی کمیٹی کے سامنے بھی پیش ہو چکے ہیں انہوں نے سندھ ہائی کورٹ سے بھی رجوع کیا لیکن اپنی معطلی کو ختم نہیں کر سکے۔ ادھر پاکستان کرکٹ بورڈ نے کہا ہے کہ اگر انگلینڈ کرکٹ بورڈ نے دانش کنیریا کے معاملے کی انکوائری کرنی چاہی تو پاکستان کرکٹ بورڈ اس کے ساتھ مکمل تعاون کرے گا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے لیگل ایڈوائزر تفضّل رضوی نے کہا کہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور پاکستان کرکٹ بورڈ مروِن ویسٹ فیلڈ کے مقدمے میں پیش کی جانے والی شہادتوں کا جائزہ لے گا۔ پی سی بی اہلکار نے کہا کہ پاکستان نے خراب شہرت رکھنے والے کھلاڑیوں کے خلاف عدم برداشت کی پالیسی اپنا رکھی ہے اور کسی بھی ایسے کھلاڑی کو ٹیم میں شامل نہیں کیا جائے گا جس کی شہرت مشکوک ہو دانش کنیریا ہندو مذہب سے تعلق رکھنے دوسرے کھلاڑی ہیں جنہوں نے پاکستان کی نمائندگی کی وہ ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے اسپن بولر ہیں اس سے قبل ان کے کزن انیل دلپت بھی بطور وکٹ کیپر پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان راشد لطیف تو اس خدشے کا اظہار کر چکے تھے کہ ویسٹ فیلڈ کے اعتراف کے بعد اب دانش کنیریا کو اس کیس کا ماسٹر مائنڈ ثابت کرنے کی کوشش بھی خارج از امکان نہیں سابق کپتان اور میچ فکسنگ کے انکشافات کے باعث شہرت کے حامل وکٹ کیپر بیٹسمین کا کہنا تھا کہ دانش کنیریا کو بھی پھنسایا جا سکتا ہے، اور حتمی سماعت کے دوران وکلا یہ موقف اختیار کر سکتے ہیں کہ کنیریا نے ویسٹ فیلڈ کو جرم پر اکسایا تھا، حال ہی میں پیش آنے والے اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل میں محمد عامر کے حوالے سے بھی اسی قسم کی باتیں سامنے آئی تھیں۔ دانش کنیریا کے مستقبل کے حوالے سے راشد لطیف کا مزید کہنا تھا کہ کیس کی تفصیلی سماعت کے دوران محض شک کی بنا پر کنیریا کا کیریئر خطرے سے دوچار ہو سکتا ہے۔ عدالت کے روبرو کسی کو سزا دینے کے لئے ٹھوس ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے، اور کنیریا کے خلاف موثر ثبوت نہ ہونے کے سبب انہیں سزا سنائے جانے کے امکانات معدوم تھے، مگر دوسری جانب اس حوالے سے آئی سی سی اور پی سی بی کے قوانین انتہائی سخت ہیں جن کی رو سے معمولی شک بھی کھلاڑی کا کیریئر ختم کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ کامران اکمل کے خلاف بھی کچھ ثابت نہیں ہوا تاہم وہ محض شک کی بنیاد پر ٹیم میں جگہ بنانے میں ناکام ہیں۔ دانش کنیریا نے ٹیم سے ڈراپ کئے جانے پر سندھ ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا، جہاں پی سی بی کے قانونی مشیر نے موقف اختیار کیا کہ ایسکس پولیس کی جانب سے تحقیقات کی مکمل دستاویزات کی فراہمی تک لیگ اسپنر کی سلیکشن پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ بعد ازاں ہائی کورٹ نے تکنیکی وجوہات کی بنا کر کیس برخاست کرتے ہوئے کنیریا کو لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا جس پر لیگ اسپنر نے تاحال غور نہیں کیا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ واضح کر چکا تھا کہ مروِن ویسٹ فیلڈ کے کیس کے مکمل خاتمے تک دانش کنیریا کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ خود ٹیم کے کپتان اور کوچ کا کہنا ہے کہ ان کے کانوں میں یہ بات پڑی تھی کہ کنیریا کے چند غیر قانونی سٹے بازوں کے ساتھ تعلقات ہیں، لیکن اسے مذاق سمجھ کر نظر انداز کیا گیا۔ عدالت کو بتایا گیا کہ دانش کنیریا نے ویسٹ فیلڈ کے علاوہ کم از کم چار دیگر کھلاڑیوں کو بھی اس 'دھندے' میں لانے کی کوشش کی لیکن زیادہ تر کھلاڑیوں نے اسے مذاق سمجھا۔ ٹیم کے سابق کپتان مارک پیٹنی نے کہا کہ دانش نے میرے، نائب کپتان جیمز فوسٹر اور بالر ڈیوڈ ماسٹرز کے سامنے بتایا کہ وہ ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو میچز پر اثر انداز ہونے کے لیے کافی رقم دیں گے۔ بلے باز ورون چوپڑا نے بھی بیان دیا کہ کنیریا نے اسٹیلی فون کال پر اسپاٹ فکسنگ پر راضی ہونے کی کوشش کی تھی اور کہا تھا کہ میچ کے نتیجے پر اثر انداز ہوئے بغیر پیسہ کمانے کے کچھ طریقے ہیں۔ البتہ حیران کن بات یہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اعلیٰ انتظامیہ، بورڈ حکام یا آئی سی سی کے متعلقہ یونٹ کو رپورٹ نہیں کیا یہیں سے اس معاملے کی سنجیدگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ساتھ ساتھ ایک مرتبہ پھر پاکستانی کھلاڑیوں کی ایک بدعنوانی کے مقدمے میں ملوث ہونے کی خبر ٹیم کے مورال پر بہت زیادہ اثر انداز ہو سکتی ہے اب عین ممکن ہے کہ کنیریا کے خلاف معاملے کو از سر نو کھولا جائے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں عالمی سطح پر طویل پابندی کا بھی سامنا کرنا پڑے عدالت کو بتایا گیا کہ اگست 2009 میں دانش کنیریا نے ویسٹ فیلڈ کو دو ایشیائی باشندوں سے متعارف کروایا جبکہ عدالت کو یہ بھی بتایا گیا کہ 2008 بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی جانب سے میں کنیریا کو ان کے خلاف انگلستان میں مقیم سٹے باز ارون بھاٹیا کے ساتھ تعلقات پر متنبہ کیا گیا تھا۔ 2000 میں اپنا اولین ٹیسٹ میچ کھیلنے والے دائیں ہاتھ کے 31 سالہ لیگ اسپنر نے آخری مرتبہ اگست 2010 میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی 61 ٹیسٹ میچز میں 261 شکار کرنے والے دانش کنیریا ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کے کامیاب ترین اسپنر ہیں۔ (کلیم عثمانی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلمان بٹ ساکھ بحال کرسکیں گے؟

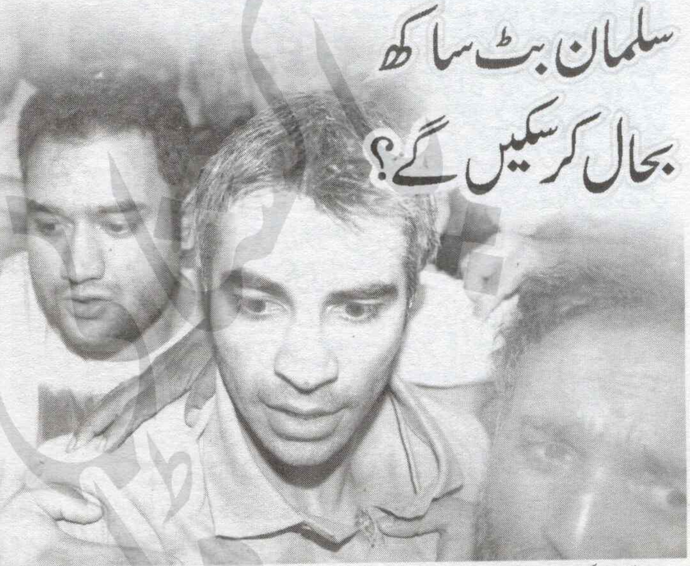

اسپاٹ فکسنگ کیس کے مرکزی کردار سزایافتہ پاکستانی کرکٹر سلمان بٹ انگلینڈ سے ڈی پورٹ کیئے جانے کے بعد وطن واپس پہنچ گئے، کرکٹر سلمان بٹ لندن سے براستہ دوحہ آنے والی پرواز کے ذریعے جب لاہور کے علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچے تو ان کے مداحوں نے ان کا بھرپور استقبال کیا اور ان کے حق میں نعرے لگائے، سلمان بٹ نے پہلے میڈیا سے گفتگو کرنے سے گریز کیا تاہم کچھ دیر بعد گفتگو کرنے پر راضی ہو گئے. ائیرپورٹ پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سلمان بٹ کا کہنا تھا کہ میچ اسپاٹ فکسنگ سے میرا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میں نے اپنے کیریئر میں کبھی کسی آفر کو قبول کیا ہے. سلمان بٹ نے کہا کہ میں قوم سے معافی مانگتا ہوں اور میرا قصور یہ ہے کہ میں نے آفر کرنے والوں کی باتیں کرکٹ حکام کو نہیں بتائیں۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سلمان بٹ نے تسلیم کیا کہ انہوں نے خود کو کی گئی پیشکش کی اطلاع آئی سی سی کو نہ دے کر بہت بڑی غلطی کی تاہم انہوں نے سپاٹ فکسنگ میں ملوث ہونے سے انکار کیا سلمان بٹ نے کہا کہ انہوں نے سپاٹ فکسنگ کی کسی پیشکش کو قبول نہیں کیا اور نہ ہی اپنے کسی بولر کو نوبال پر مجبور کیا تاہم انہیں اس غلطی کا احساس ہے کہ انہوں نے ملنے والی پیشکش کے بارے میں آئی سی سی کو لاعلم رکھا۔ وطن واپس آنے کے لیے انہوں نے برطانوی قانون کی اس شق کا فائدہ اٹھایا ہے جس کے تحت کسی غیر ملکی کی سزا وقت سے پہلے اس صورت میں ختم ہوسکتی ہے اگر وہ ملک بدر کیئے جانے پر راضی ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اگلے دس سال تک برطانیہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اپنے گھر والوں کے درمیان واپس آ کر بہت خوشی ہوئی ہے، خاص کر انہیں اپنے بیٹے کو دیکھنے کی شدت سے خواہش ہے جو اسی روز پیدا ہوا تھا جس روز انہیں سزا سنائی گئی تھی۔ آئی سی سی کی جانب سے ان پر عائد دس سالہ پابندی کے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنے وکیل سے مشورہ کرنے کے بعد ہی فیصلے کریں گے۔ اسپاٹ فکسنگ میں سلمان بٹ کے علاوہ محمد عامر، محمد آصف اور ان کرکٹرز کے مبینہ ایجنٹ مظہر مجید کو بھی جیل ہوئی تھی۔ تینوں کرکٹرز جیل سے باہر آ چکے ہیں البتہ مظہر مجید ابھی بتیس ماہ قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ سلمان بٹ کو برطانوی جیل سے قبل از وقت رہا کر کے برطانیہ سے ملک بدر کردیا گیا برطانوی محکمہ داخلہ کے حکام نے سلمان بٹ کو کینٹر بری جیل سے ہتھکڑیاں لگا کر بارڈر سیکورٹی فورس کے حوالے کیا جس کے بعد انہیں ہیتھرو ائرپورٹ کی ڈیپوٹیز کیمپ میں منتقل کیا گیا سلمان بٹ ائرپورٹ پر بھی زیر حراست تصور کیے گئے سلمان بٹ چار گھنٹے ڈیپوٹیز کیمپ میں گزارنے کے بعد ملک بدر کردیے گئے دوسری جانب پاکستان کرکٹ بورڈ کے وکیل تفضل رضوی کا کہنا ہے کہ سلمان بٹ سے ایف آئی اے سلمان بٹ سے پوچھ گچھ کرسکتی ہے عامر کی طرح سلمان بٹ کی ماہر نفسیات سے کونسلنگ کروانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ اسپاٹ فکسنگ کے الزام میں سزایافتہ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سلمان بٹ کے وکیل نے بتایا کہ سلمان بٹ کو اس بات کا گہرا افسوس ہے کہ پاکستان کو اسپاٹ فکسنگ میں گھسیٹا گیا، لیکن اس کے ساتھ ہی انھوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ وہ اسپاٹ فکسنگ میں ملوث نہیں تھے اور اب وہ پہلی مرتبہ چشم کشا حقائق کا انکشاف کریں گے، سلمان بٹ کے وکیل یٹیین پٹیل جو اب ان کے دوست بن چکے ہیں، ہیتھرو ایئرپورٹ پر باتیں کرتے ہوئے انھوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ تھکے ہوئے سزایافتہ کرکٹر کے معاملے میں تحمل کا مظاہرہ کریں انھوں نے کہا کہ اس معاملے میں ان کے ملوث ہونے کے بارے میں بہت پروپیگنڈا کیا گیا اور بہت سی جھوٹی باتیں اور افواہیں بھی اڑائی گئیں اب وہ ان تمام باتوں کو پس پشت ڈال دینا چاہتے ہیں، وہ یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے اور سچ کیا ہے، اب تک وہ پاکستان کے عوام سے بات نہیں کرسکے ہیں پاکستان واپسی پر وہ پاکستان کے عوام سے بات کرسکیں گے اور انھیں حقیقت سے آگاہ کرسکیں گے، انھوں نے کہا کہ وہ پاکستان واپس جانے کے لئے بے چین تھے اسی لئے انھوں نے جلد رہائی اسکیم کے تحت درخواست دی تا کہ وہ جلد از جلد اپنے لوگوں کے درمیان پہنچ سکیں، ان کے وکیل نے کہا کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران سلمان بٹ نے بہت دبا اور بے عزتی برداشت کی ہے ان کے اہل خانہ کو بھی بدنامی کا سامنا کرنا پڑا ہے ان کی عزت خاک میں مل گئی ہے، انھوں نے اس کی بھاری قیمت ادا کی ہے اور سلمان بٹ جانتے ہیں کہ اب وہ کبھی کرکٹ نہیں کھیل سکیں گے مقدمے پر ان کو بھاری رقم خرچ کرنا پڑی اب ان پر آئی سی سی کی جانب سے 5 سال کی پابندی ہے وہ نہ صرف کھیل نہیں سکیں گے بلکہ کوچنگ اور کمنٹری بھی نہیں کرسکیں گے ان کے وکیل نے کہا کہ وہ ان کی ساکھ کی بحالی کیلئے ان کے ساتھ مل کر کوششیں کریں گے۔

5 فروری 2011 پاکستان کرکٹ کے سیاہ ترین ایام میں سے ایک ہے، جب بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے اسپاٹ فکسنگ کے قضیے میں پاکستان کے تین کھلاڑیوں پر طویل پابندیاں عائد کی تھیں۔ قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ہونے والی بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے سلمان بٹ، محمد آصف اور محمد عامر پر کم از کم پانچ سال کی پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا تھا۔ سلمان بٹ اور محمد آصف پر بالترتیب 5 اور 2 سال کی اضافی پابندی بھی عائد کی گئی جو آئی سی سی کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی اور پاکستان کرکٹ بورڈ کے انسداد بدعنوانی کے پروگرام میں حصہ نہ لینے کی صورت میں ان پر لاگو ہے لیکن کیونکہ فکسنگ کے معاملے میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی کم از کم پابندی پانچ سال ہے اس لیے سب سے زیادہ نقصان نوجوان محمد عامر کو اٹھانا پڑا جو پانچ سال تک کسی بھی سطح پر کرکٹ نہیں کھیل پائیں گے۔ آئی سی سی کے مقرر کردہ خصوصی ٹریبونل کے مطابق تیز گیند بازوں محمد آصف اور محمد عامر دونوں پر 26 سے 29 اگست 2010 تک لارڈز میں کھیلے گئے ٹیسٹ کے دوران جان بوجھ کو نوبالز کرانے کا الزام ثابت ہوا اور اس حرکت میں اس وقت کے کپتان سلمان بٹ کے ان کھلاڑیوں کے ساتھ ہونے کے بھرپور شواہد بھی ملے، اس لیے سلمان بٹ پر سب سے زیادہ 10 سال کی نااہلی کی پابندی عائد کی گئی جبکہ دیگر کھلاڑی اس کے مقابلے میں کم سزا کے حقدار قرار پائے۔ محمد عامر کو اپنی کم عمری، وہ اس وقت صرف 18 سال کے تھے، کے باعث کم از کم سزا دی گئی جو پانچ سال کی پابندی ہے۔ مذکورہ لارڈز ٹیسٹ کے دوران جان بوجھ کر نوبالز کرانے کا معاملہ افشا ہوتے ہی آئی سی سی نے تینوں کھلاڑیوں کو فوری طور پر معطل کردیا تھا اور ان پر کسی بھی سطح کی باضابطہ کرکٹ کھیلنے پر پابندی عائد تھی۔ یہ معاملہ برطانیہ کا ایک چٹخارہ اخبار نیوز آف دی ورلڈ سامنے لایا تھا جس کے ایک صحافی مظہر محمود نے پاکستانی بالرز پر ایک سٹے باز مظہر مجید سے پیسے لے کر جان بوجھ کر نوبالز کرانے کا انکشاف کر کے تہلکہ مچا دیا تھا۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی جانب سے ان پابندیوں کے بعد بعد ازاں، برطانیہ کی ایک عدالت نے تینوں کھلاڑیوں اور سٹے باز مظہر مجید پر فوجداری مقدمہ بھی چلایا جس کے تحت گزشتہ سال نومبر کے اوائل میں تینوں انہیں قید کی سزائیں دینے کا اعلان کیا گیا جن میں سلمان بٹ کو ڈھائی سال، محمد آصف کو ایک اور محمد عامر کو چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ یہ بلاشبہ پاکستان کرکٹ کے بھیانک ترین دنوں میں سے ایک تھا 3 نومبر 2011 کو برطانیہ کی عدالت نے بدعنوانی و دھوکہ دہی کا الزام ثابت ہونے پر پاکستان کے سابق کپتان سلمان بٹ کو 2 سال 6 ماہ، تیز گیند باز محمد آصف کو ایک سال اور محمد عامر کو 6 ماہ قید کی سزا سنادی جبکہ اسپاٹ فکسنگ تنازع کے مرکزی کردار سٹے باز مظہر مجید کو 2 سال 8 ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔ کرکٹ کی تاریخ کے ایک افسوسناک لیکن مستقبل کے لیے عبرت انگیز و حوصلہ افزا دن میں برطانوی دارالحکومت لندن کی ساتھ وارک کراؤن کورٹ میں جسٹس جیریمی لیونل کک نے ایک تاریخی فیصلہ سنایا۔ فیصلے سے قبل صبح کمرِ عدالت میں داخل ہونے کے لیے صحافیوں اور عام لوگوں کی بڑی تعداد جمع تھی اور کمرِ عدالت میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ جج نے کارروائی کے آغاز سے قبل ان تمام افراد کو باہر جانے کا کہا جو نشستیں نہ ملنے کی وجہ سے کمرِ عدالت کے فرش پر بیٹھ گئے تھے کیونکہ وہاں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ بعد ازاں مقدمے کو سمیٹتے ہوئے جج نے کہا کہ اِن کھلاڑیوں نے کرکٹ کے دامن کو ہمیشہ کے لیے داغدار کردیا ہے۔ اب مستقبل میں لوگ جب بھی کھیل کے دوران کوئی حیران کن کارنامہ انجام ہوتا دیکھیں گے تو وہ سوچیں گے کہ کیا یہ حقیقت میں ہو رہا ہے یہ مقابلہ طے شدہ ہے؟ جج نے سلمان بٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ قابل عزت و مرتبہ شخصیت تھے اور ٹیم کے قائد کی حیثیت سے بھی آپ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس کے علاوہ میں آپ کو نوجوان محمد عامر کو خراب کرنے کا بھی ذمہ دار سمجھتا ہوں اس لیے عدالت آپ کو دو سال 6 ماہ یعنی 30 مہینے قید کی سزا دیتی ہے۔ کرکٹ کی تاریخ کے سب سے بڑے تنازع میں شاندار کیریئر کو گنوانے والے محمد عامر نے کہا تھا کہ انہیں سلمان بٹ اور مظہر مجید نے اس دلدل میں گھسیٹا اور انہی کی وجہ سے مجھے وہ دن دیکھنا پڑا کہ گیند کی جگہ میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی تھی۔ اسپاٹ فکسنگ مقدمے میں کرکٹ کھیلنے پر پانچ سال کی پابندی اور چھ ماہ کی سزا بھگتنے والے نوجوان کھلاڑی نے اپنے پہلے انٹرویو میں دنیا بھر کے کرکٹ شائقین سے ایک مرتبہ پھر اپنی غلطیوں پر معافی طلب کی تھی انہوں نے کہا کہ درحقیقت میں نے اپنے لیے خود مسائل کھڑے کیے۔ آئی سی سی کی تحقیقات کے دوران اقبال جرم نہ کرنا میری بہت بڑی غلطی تھی لیکن درحقیقت میں اس وقت خود میں اتنی جرات نہیں پاتا تھا۔ دیکھنا یہ ہے کہ سلمان بٹ اب کس کس کے الزام کو رد کریں گے اور اب وہ کس روپ میں ملک میں رہ کر اپنی گنوائی ہوئی ساکھ کو بحال کرسکیں گے؟ (حسام نسیم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہنسی کرونئے...... کرکٹ کا ہیرو یا غدار؟؟

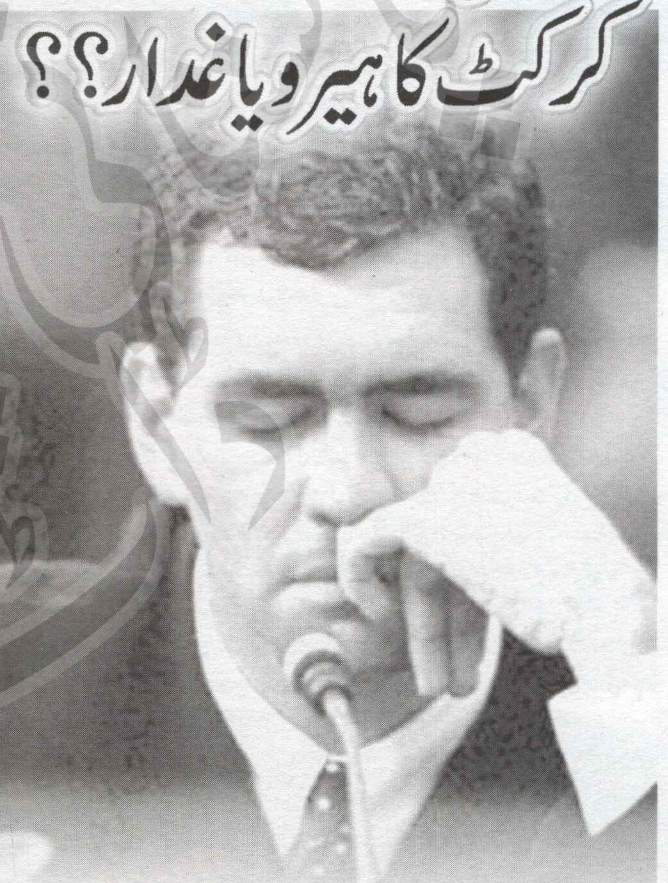

اگرکھیل سے وابستگی، لگن، حوصلے اور قائدانہ انداز کو معیار بنا کر90 کی دہائی کوکسی کھلاڑی سے موسوم کیا جاسکتا ہے تو وہ جنوبی افریقہ کے کپتان ہنسی کرونئے تھے۔ ان کی جرات مندانہ قیادت اور حوصلہ مندی نے انہیں دنیا بھر کے کپتانوں کے لیے مثالی بنا دیا تھا۔ 53 ٹیسٹ اور 138 ایک روزہ بین الاقوامی مقابلوں میں جنوبی افریقہ کی قیادت کرنے والے یہ عظیم کھلاڑی میچ فکسنگ تنازع میں ملوث ہونے کے بعد ہیرو سے زیرو بن گئے اور بالآخر 2002 میں محض 32 سال کی عمر میں ایک فضائی حادثے میں چل بسے۔ ہنسی کرونئے کے کیریئر کا ہی ایک تاریخی و بدنام زمانہ مقابلہ آج سے ٹھیک 12 سال قبل جنوبی افریقہ کے سپر اسپورٹ پارک، سنچورین میں انگلستان و جنوبی افریقہ کے درمیان کھیلا گیا۔ 5 ٹیسٹ مقابلوں کی سیریز کا یہ آخری معرکہ دونوں ٹیموں کے ایک، ایک اننگز سے دستبردار ہونے کے حیران کن فیصلے کے باعث سنسنی خیز مراحل سے گزرتا ہوا انگلستان کی تاریخی فتح پر منتج ہوا لیکن بعد ازاں جنوبی افریقہ کے کپتان ہنسی کرونئے کے میچ فکسنگ اسکینڈل میں دھر لیے جانے کے بعد قضیہ کھلا کہ میزبان ٹیم کے کپتان نے ایک سٹے باز کے کہنے پر جنوبی افریقہ کے دوسری اننگز سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا اور میچ کو نتیجہ خیز بنانے کا بہانہ تراش کر انگلستان سے اپنی پہلی اننگز ڈکلیئر بھی کروائی۔ دراصل، سنچورین ٹیسٹ میں پہلے روز کے کھیل بعد تین دنوں تک شدید بارش کے باعث کھیل ممکن نہ ہوسکا تھا اور جب کرکٹ کھیلنے کے لیے موزوں موسم آیا تو میچ کا آخری روز تھا۔ جنوبی افریقہ نے 155 رنز 6 کھلاڑی آؤٹ کے اسکور کو آگے بڑھاتے ہوئے 248 رنز تک پہنچایا اور اننگز ڈکلیئر کردی۔ پھر میچ کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے جنوبی افریقی کپتان ہنسی کرونیے نے اپنے انگلش ہم منصب ناصر حسین کو آمادہ کیا کہ وہ اپنی پہلی اننگز کو ڈکلیئر کردیں اور ہم اپنی دوسری اننگز سے دستبردار ہوجائیں گے۔ گومگو کی کیفیت کے بعد بالآخر انگلستان نے اس پیشکش کو قبول کیا اور امپائرز کی مرضی سے پہلے انگلستان نے اپنی پہلی اننگز صفر پر ڈکلیئر کردی اور جنوبی افریقہ دوسری اننگز سے دستبردار ہوگیا۔ یوں انگلستان کو 76 اوورز میں 249 رنز کا ہدف ملا جو اس نے سنسنی خیز مرحلے کے بعد آخری اوور کی پہلی گیند پر ڈیرن گف کی باؤنڈری کے ذریعے حاصل کرلیا اور دو وکٹوں کے مارجن سے میچ جیتنے میں کامیاب ہوگیا۔ جنوبی افریقہ 2 ٹیسٹ جیت کر پہلے ہی سیریز اپنے نام کرچکا تھا اور اس لیے میچ سیریز کے نتیجے پر اثر انداز نہ ہوا۔ اس وقت خاص طور پر انگلش ذرائع ابلاغ اور سابق کھلاڑیوں نے ہنسی کرونئے کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور خود ناصر حسین نے بھی میچ کے بعد انہیں خوب سراہا۔ لیکن بعد ازاں جب عقدہ کھلا کہ کرونئے نے یہ قدم ایک سٹے باز سے کثیر رقم حاصل کرنے کے لیے اٹھایا تھا تو گویا انگلستان کی تاریخی فتح کا مزا کرکرا ہوگیا۔ دودھ میں مینگنیاں پڑنے کے بعد خود ناصر حسین نے ایک اخبار میں کالم لکھا کہ انگلستان کی فتح کو مزا کرکرا کردیا گیا، اس ٹیسٹ کو ہمیشہ ایسے میچ کے طور پر یاد رکھا جائے گا جو فکس تھا۔ بہرحال، سنچورین ٹیسٹ کے محض تین ماہ بعد یعنی اپریل 2000 میں میچ فکسنگ کا پنڈورا بکس کھل گیا اور سنچورین ٹیسٹ کے بارے میں زیرلب گفتگو زیادہ شدت کے ساتھ منظر عام پر آئی۔ انکشاف ہوا کہ ایک سٹے باز مارلن ارونسٹیم نے میچ کے بے نتیجہ ہونے کی صورت میں بڑے مالی نقصان سے دوچار ہونے کے پیش نظر ہنسی کرونئے سے رابطہ کیا تھا اور اس نے جنوبی افریقہ کے کپتان کو پیشکش کی کہ اگر وہ میچ کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے کچھ کرسکے تو وہ ایک پیشکش کرسکتا ہے۔ یہ انکشافات ہنسی کرونئے نے ایک سال بعد میچ فکسنگ معاملے کی سماعت کرنے والے کنگ کمیشن کے روبرو کیے تھے کہ ایک سٹے باز نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں سنچورین ٹیسٹ کے آخری روز ناصر حسین سے جلد اننگز ختم کرنے کا مطالبہ کروں اور وہ اس پر مجھے ڈیڑھ لاکھ ڈالرز دیں گے۔ اس وقت تو سٹے باز کے ساتھ کوئی معاملہ طے نہیں پایا لیکن اگلے روز یعنی میچ کے آخری دن ناصر حسین کی رضامندی کے بعد میں نے سٹے باز کو پیغام بھیجا کہ میچ اب بھی اوپن ہے۔ میچ کے اختتام پر اس سٹے باز نے ہوٹل میں مستقل دو روز مجھ سے ملاقات کی اور ایک چمڑے کی جیکٹ مجھے دی جس میں 50 ہزار رینڈ (جنوبی افریقی کرنسی) کی رقم تھی۔ ہنسی کرونئے کا یہ تاریک پہلو دنیا کے سامنے کیسے آیا؟ دراصل مارچ 2000 میں دورہ بھارت کے موقع پر جب جنوبی افریقہ شاندار انداز میں میزبان ٹیم کو سیریز میں شکست دے چکا تھا تو دارالحکومت نئی دہلی کی پولیس نے دعویٰ کیا کہ ہنسی کرونئے نے سٹے بازوں کو معلومات فراہم کرنے اور میچز کو فکس کرنے کے لیے معاملات طے کیے ہیں۔ پولیس کا کہنا تھا کہ اس نے بھارتی بک میکر سنجیو چاؤلا اور ہنسی کرونئے کے درمیان ہونے والی گفتگو ریکارڈ کی ہے۔ ابتدا میں تو عام طور پر یہی سمجھا گیا کہ بھارت اپنی ہارنے کی خفت مٹانے کی کوشش کررہا ہے اور جنوبی افریقی ٹیم کی توجہ فتوحات سے ہٹانا چاہتا ہے۔ دوسری جانب جنوبی افریقی کرکٹ بورڈ نے بھی سختی سے کہہ دیا کہ ان کا کوئی کھلاڑی پولیس کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیے، اگر کوئی ایسی بات موجود بھی ہے تو شواہد پیش کیے جائیں، ہم خود تحقیقات کریں گے۔ لیکن دورے کے اختتام پر اور ثبوت مہیا کیے جانے پر کرکٹ ساؤتھ افریقہ نے عدالت عالیہ کے ایک جج کی زیرنگرانی کمیشن تشکیل دیا جسے کنگ کمیشن کا نام دیا گیا۔ کمیشن کی جانب سے چار روز کی تفتیش کے بعد کرونئے نے بالآخر ایک رات 3 بجے یونائیٹڈ کرکٹ بورڈ آف ساؤتھ افریقہ کے اس وقت کے مینیجنگ ڈائریکٹر علی باقر کو فون کیا اور اپنے جرائم کا اعتراف کرلیا۔ انہیں فوری طور پر قیادت سے ہٹا دیا گیا اور بعد ازاں کمیشن کے سامنے ہوشربا انکشافات کیے کہ وہ کس طرح اپنے کھلاڑیوں کو سٹے بازی پر راضی کرتے تھے۔ بالآخر کرونئے پر تاحیات پابندی عائد کردی۔ یوں ایک عظیم کھلاڑی ہمیشہ کے لیے کھیل کو بدعنوانی کی غلاظت میں دھکیلنے والے شخص کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا۔ انکشافات کے بعد کرونئے کی زندگی تک خطرے میں آگئی اور ہوسکتا ہے کہ محض 2 سال بعد ان کی ہلاکت حادثاتی نہ ہو۔ کرونئے نے مجموعی طور پر 68 ٹیسٹ اور 188 ایک روزہ بین الاقوامی میں جنوبی افریقہ کی نمائندگی کی۔ ان کے شاندار کپتانی کے ریکارڈ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے ان کی زیرقیادت کھیلی گئی 19 میں سے 13 سیریز جنوبی افریقہ نے جیتیں اور اسے صرف 4 میں شکست کا سامنا کرنا پڑا جبکہ مجموعی طور پر انہوں نے 53 ٹیسٹ مقابلوں میں ملک کی نمائندگی کی اور 27 ٹیسٹ میں کامیابی حاصل کی اور صرف 11 میں جنوبی افریقہ کو شکست ہوئی۔ اس دوران جنوبی افریقہ نے سوائے آسٹریلیا کے ہر ملک کے خلاف ہر سیریز جیتی۔ ایک روزہ میں ان کا ریکارڈ اور بھی شاندار ہے۔ ان کی زیرقیادت جنوبی افریقہ نے 138 مقابلوں میں 99 فتوحات حاصل کیں اور ایک مقابلہ برابر قرار پایا اور صرف 38 مقابلے ایسے تھے جن میں حریف ان پر قابو پانے میں کامیاب ہوا۔ انہوں نے جاتے جاتے ایک ایسا کارنامہ انجام دیا جو آج بھی دنیا بھر کے کپتانوں کا خواب ہے یعنی بھارت کو اسی کی سرزمین پر ٹیسٹ سیریز میں شکست دینا۔ انہوں نے 2000 میں بھارت کو 0-2 سے زیر کر کے اس کا 13 سال تک ہوم گراؤنڈ پر ناقابل شکست رہنے کا ریکارڈ توڑ دیا۔ بھارت کو مسلسل 14 سیریز تک کسی حریف ٹیم کے ہاتھوں شکست کا داغ نہیں لگا لیکن یہ یادگار لمحہ بعد ازاں ایک ڈراؤنا خواب ثابت ہوا۔ ہنسی کرونئے کے بھارتی سٹے باز سنجیو چاؤلا کے ساتھ معاملات چل رہے تھے اور حتیٰ کہ پہلے ٹیسٹ میں ہنسی نے ٹیم کے ایک رکن پیٹر اسٹرائیڈم کو ناقص کارکردگی دکھانے اور اس کے بدلے میں رقم کی لالچ بھی دی لیکن وہ ناکام رہے۔ دوسرے ٹیسٹ سے قبل انہوں نے مارک باچر، جیک کیلس اور لانس کلوزنر سے پوچھا کہ کیا وہ پیسوں کے لیے میچ ہارنا پسند کریں گے۔ تینوں کھلاڑیوں نے کرونئے کی باتوں کو مذاق سمجھتے ہوئے اسے سنجیدہ نہیں لیا۔ بالآخر ہنسی نے ایک جگہ جا کر کچھ کھلاڑیوں کو پھنسا ہی لیا ناگ پور میں کھیلے گئے سیریز کے آخری ایک روزہ مقابلے میں انہوں نے 15 ہزار ڈالرز کی لالچ پر ہرشل گبز اور ہنری ولیمز سے معاملات طے کرلیے۔ میچ میں گبز کو 20 سے کم رنز اسکور کرنے اور ولیمز کو گیند بازی کرتے ہوئے 50 سے زائد رنز دینے کی ہدایت کی گئی۔ اصل میں کرونئے نے سنجیو چاؤلہ سے 25 ہزار ڈالرز فی کھلاڑی مانگے تھے اور بعد ازاں معاملہ 20 ہزار ڈالرز پر طے ہوا اس طرح 5 ہزار ڈالرز ہنسی کرونئے سے اپنی جیب میں ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔ ہرشل گبز اور ولیمز پر بعد ازاں 6، 6 ماہ کی پابندی لگی۔ کنگ کمیشن کے روبرو ہنسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرونئے نے بتایا کہ انہوں نے بک میکرز سے کل ایک لاکھ 40ہزار ڈالرز کی رقم وصول کی جس میں ٹیم سلیکشن، روزانہ کی پیش بندیاں اور دیگر معلومات شامل تھی، اس کے علاوہ انہوں نے جنوری1997 میں سٹے بازوں کو یہ بھی بتایا کہ کیپ ٹاؤن میں بھارت کے خلاف ایک ٹیسٹ کے دوران وہ اننگز کب ڈکلیئر کریں گے۔ البتہ انہوں نے کمیشن کے روبرو واضح کیا کہ میں نے کبھی میچ کے نتیجے پر کوئی سودے بازی نہیں کی۔ بظاہر بھرپور نظم وضبط، جفاکشی اور سخت محنت سے عبارت زندگی کے پیچھے ہنسی کرونئے کا نیا روپ دنیا بھر کے کرکٹ شائقین کے لیے ایک صدمے سے کم نہ تھا۔ وہ نسل پرست حکومت کے باعث 22 سال کی پابندی کے بعد پہلا بین الاقوامی میچ کھیلنے والے جنوبی افریقی دستے کے رکن تھے جس نے عالمی کپ1992 کے دوران سڈنی کے تاریخی میدان میں آسٹریلیا کو حیران کن شکست دی تھی بلکہ اگر سیمی فائنل میں ناقص قانون آڑے نہ آتا تو ہوسکتا ہے کہ1992 کا عالمی کپ پاکستان کے بجائے جنوبی افریقہ کے ہاتھوں میں ہوتا۔ میچ فکسنگ تنازع میں تاحیات پابندی کے بعد محض 32 سال کی عمر میں حادثے میں انتقال کے باعث بھی دنیا بھر میں ان کے لیے ہمدردی پائی جاتی ہے۔ 18 جنوری2000 کو سنچورین کا یادگار ٹیسٹ اب انگلستان کی شاندار فتح کے باعث نہیں بلکہ فکسنگ کے باعث یاد کیا جاتا ہے۔ کرکٹ پر گہری نظر رکھنے والے ماہرین اور شائقین آج بھی تقسیم ہیں کہ وہ ہنسی کرونئے کو ایک ہیرو کے طور پر یاد کریں یا غدار کی حیثیت سے۔

میچ فکسنگ، گیم فکسنگ، ریس فکسنگ، اسپورٹس فکسنگ، اسپاٹ فکسنگ سے مراد کسی بھی کھیل کا ایسا مقابلہ ہے جس کے مکمل یا جزوی نتائج کھیل کے اصول وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پہلے ہی سے طے کر لیے گئے ہوں۔ ایسے مقابلوں میں کسی ایک یا دونوں مخالف ٹیموں کے سارے یا چند کھلاڑی پہلے سے طے کیے گئے نتائج کے حصول کے لیے کھیلتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں کوئی ایک فریق کسی فائدے کے پیشِ نظر شکست کھا جاتا ہے اور غیر متوقع طور پر معمولی مجموعے کے ساتھ آؤٹ ہوجاتا ہے۔ ایسا کوئی بھی عمل کھیل کی روح کے خلاف تصور کیا جاتا ہے۔ میچ فکسنگ کی تاریخ نئی نہیں ہے۔ مختلف کھیلوں کے مقابلے عرصہ دراز سے طے شدہ نتائج کے مطابق کھیلے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔ قدیم زمانے کے اولمپکس مقابلوں پر بھی رشوت لینے کے الزامات عائد ہوتے رہے۔ 19ویں صدی میں باکسنگ اور بیس بال کے مقابلوں میں فکسنگ کے ثبوت ملے۔ کسی مقابلے کو فکس کرنے کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہوسکتے ہیں، مثلاً کسی ایک فریق کے تمام یا چند کھلاڑیوں نے جواریوں سے بھاری رقوم یا دیگر منافع کے عوض معاہدہ ہونا، مقابلے کو سنسنی خیز بنانا، انفرادی کارکردگی دکھانا، غصے یا انتقام کا نتیجہ وغیرہ۔ اگر میچ فکسنگ کی تلاش میں کرکٹ کے تاریخی اوراق پلٹے جائیں تو اس سلسلے کی پہلی مثال تقریباً2 سو سال پہلے1817 میں دو انگلستانی ٹیموں کے درمیان کھیلے جانے والے ایک مقابلے کو قرار دیا جاتا ہے جو مشہورِ زمانہ میدان، لارڈز کرکٹ گراؤنڈ پر منعقد ہوا تھا۔ بعدازاں جس ایک کھلاڑی کو اس معاملے میں ملوث پا کر اس پر تاحیات پابندی عائد کردی گئی تھی، اس کا نام ولیم لیمبرٹ تھا جو19ویں صدی کی ابتدائی دو دہائیوں میں1801 تا1817 فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلتا رہا تھا۔ ولیم ایک بہترین آل راؤنڈر تھا جو سیدھے ہاتھ سے بلے بازی کیا کرتا تھا۔ اس نے زیادہ تر مقابلے سرے کلب کی طرف سے کھیلے۔ وہ کرکٹ کی تاریخ کا پہلا کھلاڑی تھا جس نے لاڈز گراؤنڈ پر ایک میچ میں دو سنچریاں بنائی تھیں۔ اس بھولے بسرے میچ فکسنگ واقعے کے علاوہ کرکٹ میں میچ فکسنگ کی مختصر تاریخ یوں بیان کی جاسکتی ہے:

1۔ آسٹریلوی کھلاڑیوں مارک واہ اور شین وارن نے مبینہ طور پر ستمبر1994 میں سری لنکا میں جاری سنگر ورلڈ سیریز ٹورنامنٹ میں ایک بھارتی سٹے باز سے پچ اور موسم کی معلومات کے بدلے رقم حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ میں بھارت، سری لنکا، پاکستان اور آسٹریلیا شریک تھے۔ بعد ازاں دونوں کھلاڑی 1994-95 میں اس وقت بھی سٹے باز سے رابطے میں رہے جب انگلستان نے پانچ ٹیسٹ میچز کھیلنے کے لیے آسٹریلیا کا دورہ کیا تھا۔ آسٹریلوی کرکٹ بورڈ نے اس معاملے کو پسِ پردہ رکھنے کی کوشش کی۔ شین وارن پر دس ہزار ڈالر اور مارک واہ پر آٹھ ہزار ڈالر جرمانہ عائد کرتے ہوئے انھیں تنبیہ دے کر چھوڑ دیا، لیکن 1998 کے اواخر میں یہ واقعہ میڈیا کی زینت بن گیا اور خاصا ہنگامہ کھڑا ہوا۔

2۔ مئی2000 میں جسٹس قیوم کمیشن نے اپنی انکوائری میں سلیم ملک کو میچ فکسنگ کا مجرم قرار دیا اور یوں سلیم ملک جدید کرکٹ کے پہلے کھلاڑی ٹھہرے جن پر تاحیات پابندی عائد کی گئی۔ ان پر الزام تھا کہ ان کا سٹے بازوں سے رابطہ رہا ہے۔ شین وارن اور مارک واہ نے بھی کمیشن کو بیان دیا کہ 1994-95 میں کراچی ٹیسٹ کے دوران بحیثیت پاکستانی کپتان سلیم ملک نے انھیں رقم کی پیشکش کی تھی اگر وہ ناقص کارکردگی دکھا کر پاکستان کے خلاف میچ ہار جائیں (جو کہ آسٹریلیا ایک وکٹ سے ہار بھی گیا تھا) سلیم ملک نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے لاہور ہائی کورٹ میں فیصلے کے خلافِ نظرثانی کی اپیل کی تاہم اسے مسترد کردیا گیا۔ سات سال انتظار کے بعد پاکستان سپریم کورٹ نے ان پر عائد پابندی اٹھالی۔

3۔ جسٹس قیوم کمیشن نے (جس کی تحقیقات ستمبر1998 سے اکتوبر1999 تک جاری رہیں) وسیم اکرم کے خلاف کافی ثبوت کی عدم موجودگی کے باعث ان پر پابندی تو عائد نہیں کی لیکن شکوک وشبہات کی بنا پر انھیں کبھی کپتانی نہ دینے کی سفارش کی۔ پاکستانی گیند باز عطاالرحمان پر تاحیات پابندی اور مشتاق احمد کو کرکٹ ٹیم میں کوئی عہدہ یا ذمہ داری نہ دینے کی بھی سفارش کی گئی؛ جب کہ سلیم ملک پر دس لاکھ روپے، وسیم اکرم اور مشتاق احمد پر تین تین لاکھ روپے، عطاالرحمان پر ایک لاکھ روپے اور عدم تعاون پر انضمام الحق، وقار یونس، سعید انور اور اکرم رضا پر ایک ایک لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔

4۔ مارچ2000 میں جنوبی افریقہ کی دور بھارت میں میزبان ٹیم کے خلاف شاندار کامیابی کے بعد نئی دہلی کی پولیس نے ہنسی کرونئے پر سٹے بازوں کو معلومات فراہم کرنے کا الزام عائد کیا۔ جنوبی افریقی کرکٹ بورڈ نے تحقیقات کے لیے کنگ کمیشن تشکیل دیا جس کے روبرو ہنسی کرونئے نے فکسنگ کے کئی اعتراف کیے جن میں جنوری 2000 میں سنچورین میں انگلستان کے خلاف کھیلا گیا تاریخی ٹیسٹ بھی شامل تھا۔ کرونیے پر تاحیات پابندی عائد کردی گئی اور دو سال بعد وہ ایک فضائی حادثے میں انتقال کر گئے۔

5۔ ہنسی کرونئے نے انکوائری کے دوران سٹے بازی کے سیاہ پہلوؤں سے پردہ اٹھایا۔ انھوں نے پاکستان کے سلیم ملک اور بھارت کے محمد اظہر الدین اور اجے جدیجا کا نام بھی لیا۔ بعدازاں محمد اظہر الدین، اجے شرما، منوج پربھاکر اور اجے جدیجا کے خلاف الزامات ثابت ہوگئے۔ اظہر الدین اور اجے شرما کو تاحیات پابندی جب کہ اجے جدیجا کو پانچ سال کی پابندی کا سامنا کرنا پڑا۔ کرونئے نے اپنے ساتھی کھلاڑیوں ہرشل گبز اور ہنری ولیمز کا نام بھی لیا جن پر چھ، چھ ماہ کی پابندی عائد کی گئی۔

6۔ سینٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن، انڈیا کی رپورٹ کے مطابق سٹے باز مکیش گپتا نے اعتراف کیا کہ وہ1993 میں انگلستان کے خلاف ایک روزہ ٹیسٹ سیریز کے دوران پچ کی معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک بھارتی امپائر سے رابطے میں رہا تھا۔

7۔2008 میں ویسٹ انڈیز کے کھلاڑی مارلن سیموئلز پر دو سال کی پابندی عائد کی گئی۔ سیموئلز نے2007 میں دورہء بھارت میں ایک بھارتی سٹے باز کو کچھ معلومات فراہم کی تھیں۔

8۔ حال ہی میں عالمی کرکٹ اور خاص کر پاکستانی کرکٹ کا سب سے افسوس ناک واقعہ پیش آیا جب2010 میں پاکستان کے دورہء انگلستان میں چوتھے ٹیسٹ میچ کے دوران ایک انگریزی اخبار نیوز آف دی ورلڈ نے پاکستانی کھلاڑیوں کی جانب سے اسپاٹ فکسنگ کا انکشاف کیا۔ اخبار کی خفیہ تحقیقات کے مطابق پاکستانی کپتان سلمان بٹ، گیند باز محمد آصف اور محمد عامر نے بک میکر مظہر مجید سے بھاری رقوم کے بدلے اسپاٹ فکسنگ کی۔ محمد آصف اور محمد عامر نے پہلے سے طے شدہ نو بالز کروائیں۔ ایک عرصے تک جاری ہنگامے اور سنسنی خیزی کے بعد نومبر2011 میں برطانوی عدالت نے بدعنوانی اور دھوکا دہی کا الزام ثابت ہونے پر پاکستان کے سابق کپتان سلمان بٹ کو ڈھائی سال، محمد آصف کو ایک سال اور محمد عامر کو 6 ماہ قید کی سزا سنائی۔ اس سے پہلے آئی سی سی تینوں کھلاڑیوں کے کرکٹ کھیلنے پر پانچ پانچ سال کی پابندی عائد کرچکی ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے بڑے بڑے کھلاڑیوں کے اسکینڈلز سامنے آنے کے بعد2000 میں اینٹی کرپشن اینڈ سیکیورٹی یونٹ قائم کیا جس کا مقصد کرکٹ کے مقابلوں کو فکسنگ کی لعنت سے پاک رکھنا اور کسی بھی میچ پر شک کے مقابلے میں اس کی تحقیقات کرنا ہے۔ آئی سی سی کے ضابطہ اخلاق کے مطابق اگر کوئی کھلاڑی میچ فکسنگ یا اس جیسی کسی اور سرگرمی میں ملوث پایا گیا تو اس پر 12 ماہ سے لے کر تاحیات پابندی اور لامحدود جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کے مختلف کرکٹ بورڈز فکسنگ میں ملوث کھلاڑیوں کے حوالے سے قانون سازی کرنے کے خواہاں ہیں تاکہ کرکٹ، جسے شرفا کا کھیل کہا جاتا ہے، کو اس لعنت سے پاک کیا جاسکے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

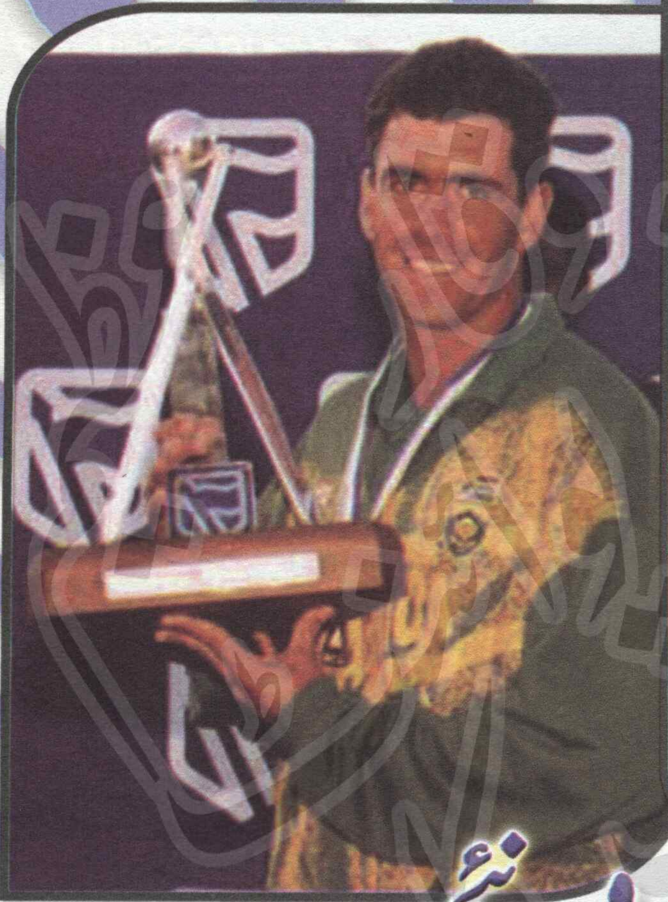

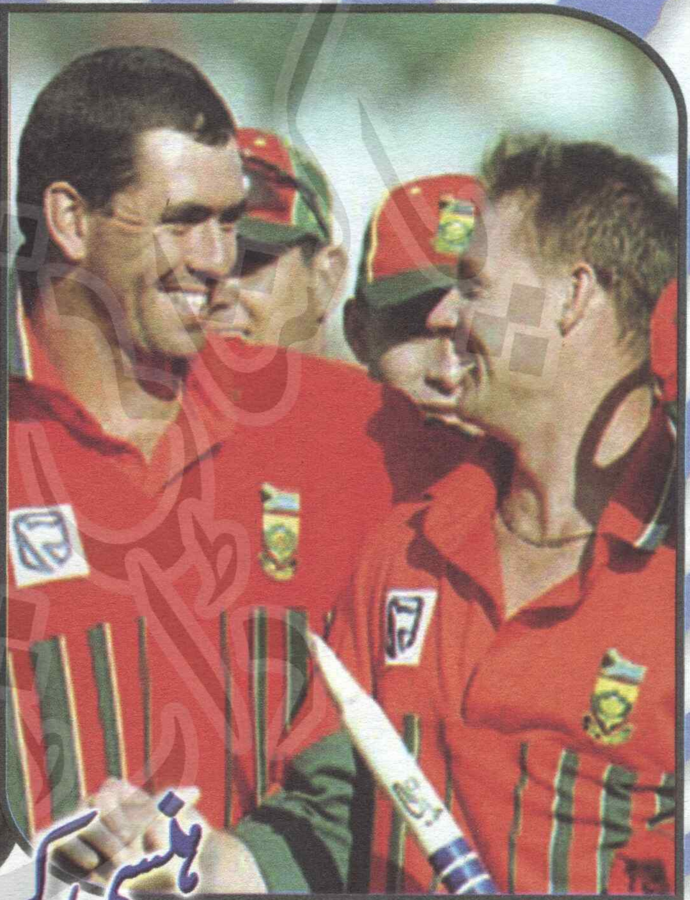

ہنسی کرونئے

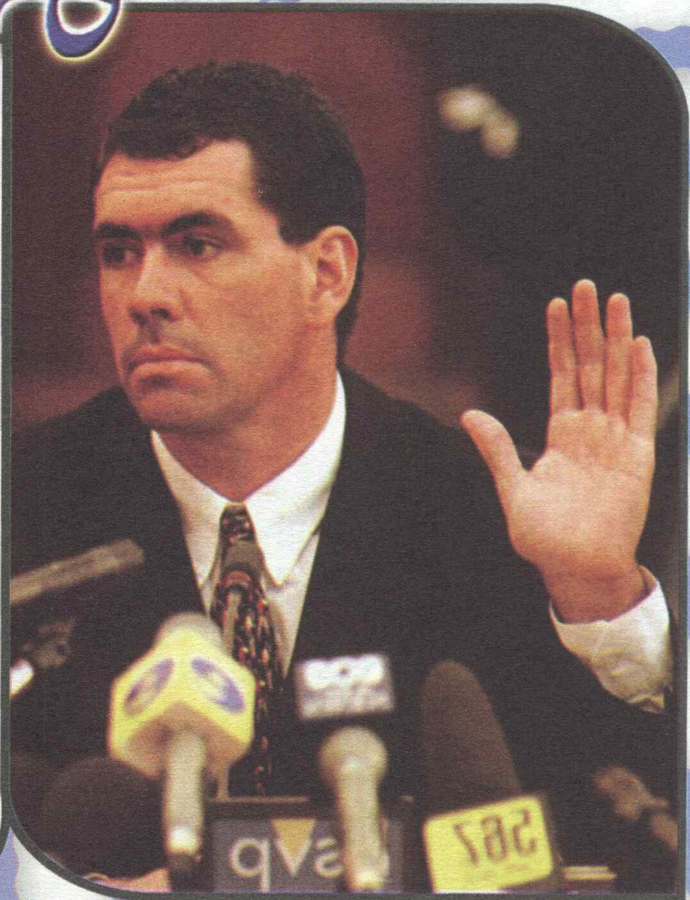

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سابق آسٹریلین وکٹ کیپر بیٹسمین
ایڈم گلکرسٹ نے ہر طرز کی کرکٹ
سے الگ ہونے کا عندیہ دیدیا

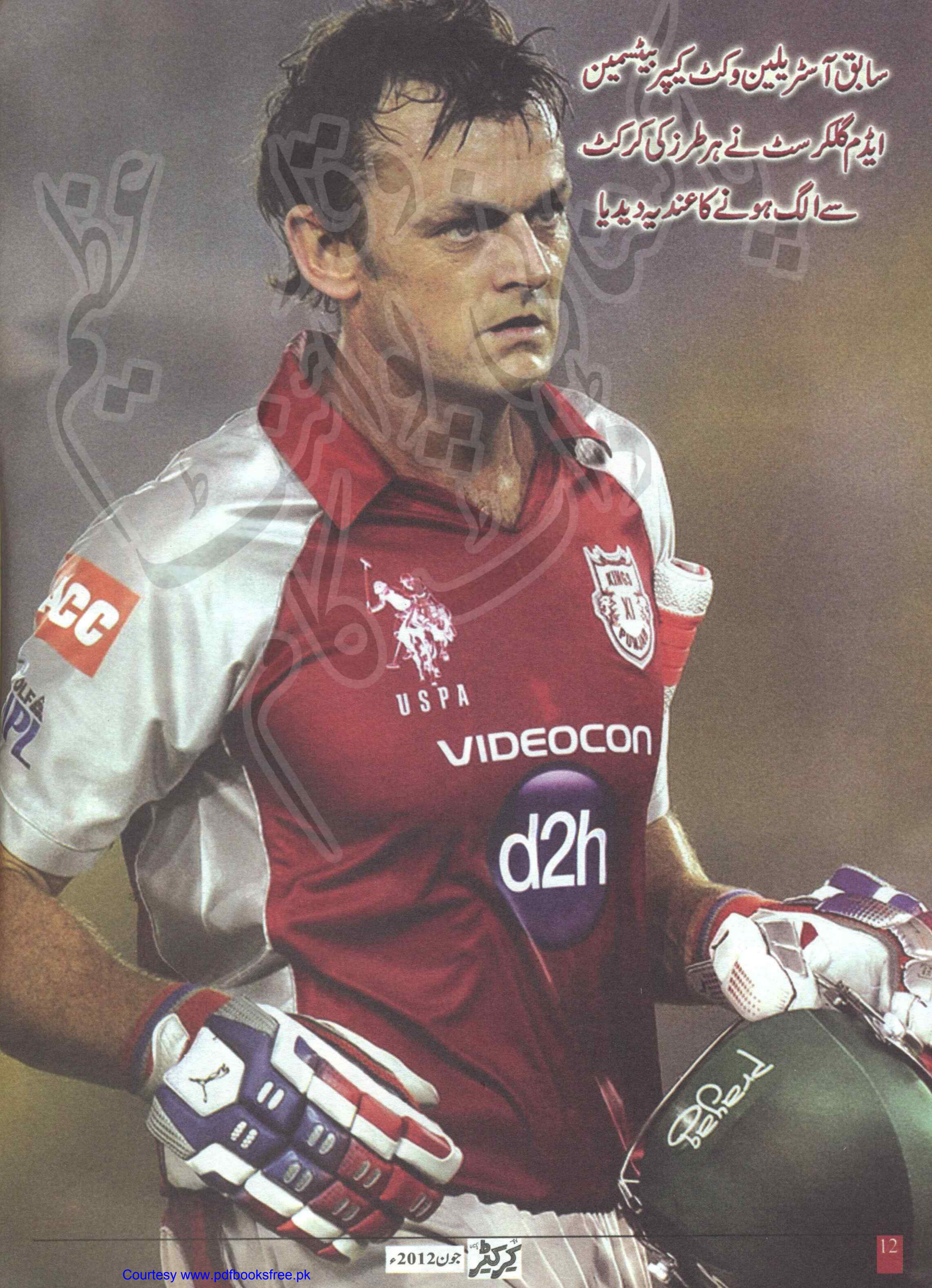

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخرکار جارحانہ مزاجی اور لطف کی فراہمی کا وہ باب بند ہوگیا جس نے ایک عشرے سے زائد مدت تک شائقین کرکٹ کو اپنے سحر میں جتلا رکھا۔ سابق آسٹریلین بیٹسمین ایڈم گلکرسٹ جن کی شہرت کا سبب وکٹ کیپنگ بھی رہی کرکٹ کو عملی طور پر خیرباد کہہ گئے ہیں۔ آئی پی ایل فرنچائز کنگز الیون پنجاب کے قائد نے رواں سیزن کے اختتامی معرکے میں اس بات کا واضح طور پر اعلان کیا کہ وہ آئی پی ایل میں اپنے کیریئر کا آخری میچ کھیل چکے لیکن اگر مستقبل میں کنگز الیون پنجاب کی کوچنگ کی پیش کش کی گئی تو وہ اسے قبول کرلیں گے۔ واضح رہے کہ وہ ان چند کھلاڑیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنا بین الاقوامی کیریئر قربان کرکے آئی پی ایل میں بیش قیمت معاہدہ قبول کیا ورنہ چار سال قبل ان میں اتنی کرکٹ باقی تھی کہ وہ بڑی آسانی کے ساتھ آسٹریلیا کی نمائندگی کرسکتے تھے۔

2008ء میں بین الاقوامی کرکٹ کو خیرباد کہنے کے بعد ایڈم گلکرسٹ نے بھارت کے لئے رخت سفر باندھ لیا جہاں کم وقت میں زیادہ سرمائے کے حصول کے بعد وہ اپنے گھر اور بچوں کو زیادہ وقت دے سکتے تھے۔ آئی پی ایل میں ان کا پہلا پڑاؤ دکن چارجرز کی ٹیم میں تھا جسے انہوں نے اپنی قائدانہ صلاحیت اور زوردار بیٹنگ کے سہارے 2009ء میں ایونٹ کا ٹائٹل ہولڈر بھی بنادیا مگر 2011ء میں ہونے والی نیلامی میں ان کی خدمات کنگز الیون پنجاب نے حاصل کرلیں مگر ان کی قیادت ٹیم کی قسمت نہ بدل سکی جبکہ 40 سال کی عمر میں اب ان کے لئے ٹی 20 کرکٹ میں ماضی کی طرح کارنامے دکھانا بھی ممکن نہیں رہا تھا لہٰذا انہوں نے دہلی ڈیئر ڈیولز کے خلاف دھرم شالہ میں کھیلے گئے میچ کے بعد اعلان کردیا کہ "یہ میرا آخری میچ ہے" وہ رواں سیزن کے دوران اپنی ٹیم کی کوچنگ اور قیادت کا دوہرا بوجھ اٹھاتے رہے اور اسی لئے انہوں نے آنے والے عرصے میں ٹیم کی کوچنگ میں دلچسپی کا اظہار کردیا ہے جو کہ ان کا اگلا کیریئر ہوگی۔

آئی پی ایل میں اپنے تجربات کے حوالے سے ایڈم گلکرسٹ کا کہنا ہے کہ "یہ ٹورنامنٹ کرکٹ کے کھیل کی یادوں میں میرے لئے ہمیشہ اہم رہے گا۔

ایڈم گلکرسٹ کا کہنا ہے کہ "میں یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ میں نے کرکٹ میں اپنا آخر میچ کھیل لیا ہے۔ اب میں وطن واپس جاکر اپنے بارے میں سوچ وبچار کرنے کے بعد فرنچائز سے بات کروں گا۔ اگر فرنچائز نے مجھے کوچ کے طور پر ٹیم سے منسلک رہنے میں دلچسپی کا اظہار کیا تو پھر میں اس کردار کو پوری دلچسپی کے ساتھ نبھاؤں گا کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ کھلاڑیوں کے اس گروپ کے اردگرد رہنا اب بھی مجھے لطف فراہم کرتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اب میں کرکٹ کی کمی بالکل بھی محسوس نہیں کروں گا۔" آخری معرکے کے بعد گلکرسٹ کا کہنا تھا کہ "اس حقیقت سے مجھے پیار ہے کہ میں نے آخری میچ کس طرح کھیلے مگر میرے اندر یہ خوف ناک خواہش نہیں پل رہی کہ مجھے کھیل کی کسی بھی طرح کی کمی محسوس ہوگی۔ میں اب اس چیز کا عادی ہوگیا ہوں اور میرے اندر اب پہلے کی طرح آگ بھڑکنا بند ہوگئی ہے۔ میں کوچنگ کے کردار کے بارے میں تو ضرور سوچوں گا مگر یہ طے ہے کہ مجھے اب کرکٹ نہیں کھیلنا ہے کیونکہ مجھے یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب نہیں کھیلنا چاہئے۔"

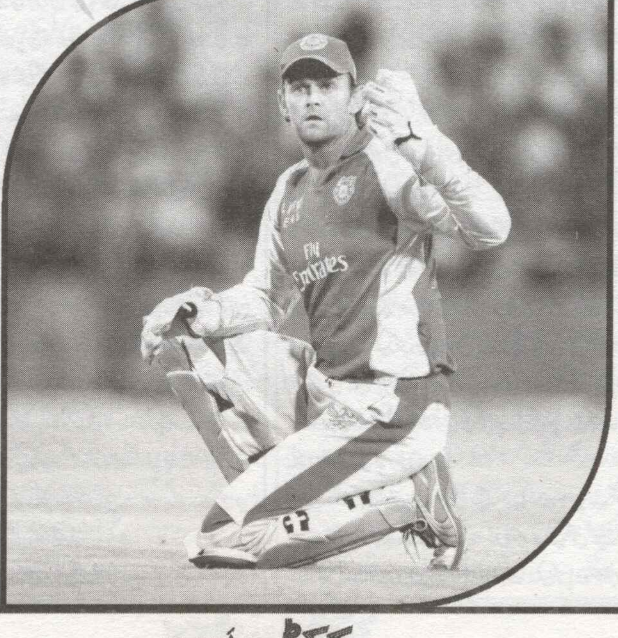

کنگز الیون پنجاب کی ٹیم دہلی ڈیئر ڈیولز کے خلاف آخری میچ میں شکست کے بعد پلے آف تک رسائی کے اعزاز سے محروم ہوگئی تو اس سے قبل ایڈم گلکرسٹ کو ہمیسٹرنگ انجری کے باعث ایک ماہ کے قریب ڈگ آؤٹ میں بیٹھنا پڑا اور وہ میدان میں اترنے سے محروم رہے جو انہیں اس بات کا احساس دلانے میں کافی رہا کہ اب ان کا جسم ساتھ دینے سے انکار کررہا ہے اور وہ مزید سخت محنت کے قابل نہیں رہے ہیں۔ 12 برس کے طویل عرصے تک آسٹریلیا کی نمائندگی کرنے والے وکٹ کیپر بیٹسمین نے محدود اوورز کی سفاکی کو ٹیسٹ کرکٹ میں داخل کرتے ہوئے عمدہ اسٹرائیک ریٹ سے 96 ٹیسٹ میچوں میں اس حکمرانوں کے ساتھ بیٹنگ کی جس کا دوسرے کھلاڑی محض تصور ہی کرسکتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف 149 رنز کی لازوال اننگ گلکرسٹ نے شعیب اختر کے سامنے اس وقت کھیلی جب آسٹریلیا کو شکست کے خطرات میں گھرا دیکھا جاسکتا تھا۔ ویسٹ انڈین بیٹسمین ویوین رچرڈز کی ٹیسٹ کرکٹ میں تیز ترین سنچری کا ریکارڈ برابر کرنے والے آسٹریلین وکٹ کیپر نے نچلے نمبروں پر کھیلتے ہوئے 17 مرتبہ سنچری کا سنگ میل پار کیا جبکہ 26 نصف سنچریاں بھی اسکور کیں۔ ان کا ٹیسٹ اوسط اتنا بہتر تو ضرور تھا کہ جس پر اسپیشلسٹ بیٹسمین بھی فخر کرسکیں جبکہ ان کے وکٹوں کے عقب میں شاندار ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے انہیں "دودھاری" تلوار کہا جاسکتا ہے وہ ایک ایسے بیٹسمین اور وکٹ کیپر تھے جن کی تمنا ٹیمیں برسوں تک کرتی رہتی ہیں مگر انہیں ایسا کھلاڑی میسر نہیں آتا۔

ایڈم گلکرسٹ کی بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدگی کسی طرح بھی قبول نہیں کی جاسکتی جو بڑی خاموشی سے آخری چند ٹیسٹ میچوں میں سات مواقع گنوانے پر اپنی کارکردگی کا تجزیہ کرکے کھیل سے رخصت ہوئے ورنہ انہوں نے اس فیصلے سے ایک روز قبل مارک باؤچر کو سب سے زیادہ شکاروں کی دوڑ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ آئی پی ایل میں چار سال تک کامیابی کے ساتھ کھیلنے والے ایڈم گلکرسٹ نے اگرچہ اپنے کیریئر کا خاتمہ بہت زیادہ کامیابی کے ساتھ نہیں کیا جن کا ٹیم کنگز الیون پنجاب کو پلے آف مرحلے تک رسائی کا موقع بھی نہ مل سکا مگر پرعزم کھلاڑی کا کہنا ہے کہ پلے آف میں نہ پہنچنا بہت بڑی مایوسی ہے مگر کچھ مثبت پہلو بھی سامنے آئے جن میں ڈومیسٹک سطح پر کھیلنے والے کھلاڑیوں کی اچھی کارکردگی تھی جنہوں نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا جبکہ سب سے پرجوش بات یہ ہے کہ ان میں اب بھی بہت کچھ سیکھنے کا جذبہ موجود ہے۔ وہ تمام ہی اپنی بہتری اور تعمیر کے ساتھ اگلے مرحلے میں پہنچنے کے لئے بے تاب ہیں۔

ایڈم گلکرسٹ نے آئی پی ایل کیریئر میں 67 میچز کھیل کر 27.73 کی اوسط سے 1775 رنز اسکور کئے جس میں ان کا اسٹرائیک ریٹ 140.20 رہا جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ گیند پر کس طرح حملہ آور ہوکر کھیلنے کے عادی تھے۔ انہوں نے بھارتی لیگ میں دو سنچریاں اور دس نصف سنچریاں بھی اسکور کیں۔ کسی بھی طرز کے 89 ٹی 20 مقابلوں میں سابق آسٹریلین وکٹ کیپر بیٹسمین نے 27.38 کی اوسط سے 2328 رنز تین سنچریوں اور 12 نصف سنچریوں کی مدد سے بنائے جس میں ان کا اسٹرائیک ریٹ 141.95 تھا۔ اس میں انہوں نے آسٹریلیا کے لئے 13 ٹی 20 میچز بھی کھیلے اور 22.66 کی اوسط اور 141.66 کے طوفانی اسٹرائیک ریٹ سے 272 رنز اسکور کرنے کے ساتھ 17 کھلاڑیوں کو وکٹوں کے عقب میں کیچ بھی کیا جبکہ ٹی 20 کیریئر کے دوران انہوں نے 62 کیچز اور 22 اسٹمپڈ سمیت 84 کھلاڑیوں کو ٹھکانے لگانے میں اپنے بالرز کی مدد کی۔ اپنے ملک کی جانب سے 96 ٹیسٹ میچوں میں 47.60 کی عمدہ اوسط کے ساتھ 5570 رنز بنانے والے گلکرسٹ نے 17 سنچریاں اور 26 نصف سنچریاں بنانے کے ساتھ 416 شکار بھی کئے جس میں 379 کیچ اور 37 اسٹمپڈ شامل تھے جبکہ 204 ناٹ آؤٹ ان کا بہترین اسکور رہا۔

انہوں نے آسٹریلیا کی جانب سے 287 ون ڈے انٹرنیشنل میچز بھی کھیلے اور 35.89 کی اوسط سے 9619 رنز بنائے جس میں 172 رنز کی عمدہ اننگ سمیت ان کی 16 سنچریاں اور 55 نصف سنچریاں بھی شامل تھیں۔ اسی طرز کی کرکٹ میں 1162 چوکے اور 149 چھکے لگانے والے وکٹ کیپر نے 417 کیچز اور 55 اسٹمپڈ سمیت 472 شکار بھی کئے اگر وہ قبل از وقت بین الاقوامی کرکٹ سے علیحدگی اختیار نہ کرلیتے تو یقینی طور پر ون ڈے کرکٹ میں دس ہزار رنز اور 150 چھکوں کا سنگ میل بھی پار کرلیتے۔ ٹیسٹ کرکٹ میں تو انہیں 100 چھکے لگانے والے اولین بیٹسمین کا اعزاز پہلے ہی حاصل ہے۔ ان جیسا وکٹ کیپر بیٹسمین اب شاید ہی کسی ملک کو حاصل ہوسکے کیونکہ وہ اپنی طوفانی بیٹنگ سے پلک جھپکتے ہی کھیل کا رنگ تبدیل کردیتے تھے اور کسی بھی کپتان کے لئے ایک قیمتی کھلاڑی تھے۔

آئی پی ایل میں اپنے تجربات کے حوالے سے ایڈم گلکرسٹ کا کہنا ہے کہ "یہ ٹورنامنٹ کرکٹ کے کھیل کی یادوں میں میرے لئے ہمیشہ اہم رہے گا۔ ایک ایسی ٹیم کے ساتھ ٹائٹل جیتنا جو کہ گزشتہ برس آخری نمبر پر رہی تھی بہت ہی خاص بات تھی۔ میرے کرکٹ کیریئر کی عظیم یادوں میں سے ایک یہ گراؤنڈ (دھرم شالہ) بھی ہے جہاں گزشتہ برس میں نے شان مارش کے ہمراہ رائل چیلنجرز بنگلور کے خلاف 206 رنز کی شراکت قائم کی۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو یہ بہت اچھا اور خوشگوار تجربہ تھا جسے میں کبھی فراموش نہیں کرسکوں گا۔ نیو ساؤتھ ویلز کا کھلاڑی آئی پی ایل میں اپنی خدمات کی فائل بند کرکے وطن واپس لوٹ گیا ہے جہاں وہ اپنی فیملی کے ساتھ وقت گزارنے کے ساتھ کیریئر کی منصوبہ بندی کرسکے گا لیکن یہ امکان بہرحال اب بھی موجود ہے کہ کھیل کے شائقین اسے اگلے برس کوچ کی حیثیت سے ایکشن میں دیکھ سکیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرکٹ میں بدعنوانی کا ہوشربا رقص اور پونے واریئر کا پوسٹ مارٹم

آئی پی ایل پر سابق کھلاڑیوں کی کڑی تنقید مگر سوراو گنگولی ناکامی کے بعد بھی مطمئن!

آئی پی ایل میں میچ فکسنگ اور بدعنوانی کے بھید آہستہ آہستہ کھلتے جا رہے ہیں اور نت نئے انکشافات کا سلسلہ جاری ہے جس نے بھارتی کرکٹ کی ''شفاف'' ناؤ کو بھنور میں پھنسا دیا ہے مگر لگتا یہ ہے کہ ہوگا کچھ بھی نہیں اور ہمیشہ کی طرح چند ''پتلی گردن'' والوں کو اس ''گھٹالے'' میں پھنسا کر اصل ذمے داروں کو بچا لیا جائے گا۔ اس کی ایک معمولی سی مثال ممبئی میں چھاپے کے دوران پکڑے جانے والے سٹے باز بھی ہیں جن کے قبضے سے لیپ ٹاپ، وائس ریکارڈر، کمپیوٹرز اور موبائل فونز کے علاوہ پانچ لاکھ سے زائد کی رقم بھی برآمد ہوئی ہے۔ زیر حراست ملزم نے اپنے بیان میں ایک سری لنکن کرکٹر کا بھی نام لیا ہے جسے میچ فکسڈ کرنے کے لئے دس کروڑ روپے دینے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ مذکورہ ملزمان نے بھارتی کھلاڑیوں کو بھی اس دھندے میں ملوث ہونے کی اطلاع دی ہے تاہم فی الحال ان میں سے کسی کا نام منظر عام پر نہیں لایا گیا ہے اور نہ ہی شاید لایا جائے گا کیونکہ کوئی بھی پونے واریئر کا کردار دیکھنے کی کوشش نہیں کر رہا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ کوٹھاری اور جیلانی سٹے بازی کا نیٹ ورک 500 کروڑ سالانہ کا بھاری سرمایہ اِدھر سے اُدھر کرتا ہے اور اسے انڈر ورلڈ کی بڑی شخصیات کنٹرول کرتی ہیں مگر یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ جس نیٹ ورک کے ذریعے کروڑوں کے کاروبار کا دعویٰ کیا جا رہا ہے اس کی گرفتاری محض پانچ لاکھ روپے کی رقم کے ساتھ ہوئی ہے جسے سٹے بازی کی دنیا میں کوئی حیثیت ہی حاصل نہیں ہے۔ ادھر سری لنکا میں بھی اس خبر کے بعد ہلچل سی مچ گئی ہے اور کرکٹ سری لنکا نے کسی سری لنکن کرکٹر کے ملوث ہونے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس بارے میں قطعی لاعلم ہیں کیونکہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو بھارتی بورڈ انہیں ضرور آگاہ کرتا۔ آئی سی سی حکام کی زبانوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں جنہوں نے آئی پی ایل کی رنگا رنگ دنیا کو کھیل کا فروغ سمجھ کر آنکھیں بند کر رکھی ہیں جہاں نظروں کے سامنے چوکوں اور چھکوں پر بیرون ملک سے آنے والی ''چیئر لیڈرز'' ناچ رہی ہیں جبکہ درپردہ بے ایمانی کا ہوشربا رقص جاری ہے۔

اس بدعنوانی میں پونے واریئر کا ایک کھلاڑی منیش مشرا بھی شامل تھا جسے معطل کر دیا گیا ہے مگر پونے کے کپتان سوراو گنگولی کا یہ کہنا ہے کہ ٹیم کی ناقص کارکردگی کا فوری پوسٹ مارٹم ضروری نہیں ہے۔ کولکتہ نائٹ رائیڈرز کے ہاتھوں سیزن کی مسلسل نویں شکست کے ساتھ آئی پی ایل 2012ء کا خاتمہ کرنے والی یہ ٹیم محض چار میچوں میں کامیابی حاصل کر سکی جیسے کہ 2011ء میں اپنے پہلے ہی سیزن میں بھی اسے نہایت خراب کارکردگی کا سامنا رہا جب وہ آخری نمبر پر رہی تھی۔ گنگولی کا کہنا ہے کہ ''اگر کسی پوسٹ مارٹم کی ضرورت ہے تو یہ کچھ عرصے کے بعد کر لیا جائے کیونکہ فی الحال لڑکوں کو یہاں سے جانے کی ضرورت ہے جو اپنے گھروں کو جانے کے لئے بے چین ہیں۔ ان کے لئے بھی یہ حالات کافی سخت ہیں کیونکہ انہیں میچز جیتنے کے لئے منتخب کیا گیا تھا مگر ایسا نہیں ہو سکا۔''

سابق بھارتی کپتان کا کہنا ہے کہ ''یہ ایک نئی فرنچائز ہے مگر کچھ چیزیں آگے چل کر بہتر ہو جائیں گی۔ ہمیں ٹیم سلیکشن کے ساتھ ہی بہت ساری چیزوں کو دیکھنا پڑے گا۔''

گنگولی کے انداز سے تو یہ لگتا ہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہوا اور وہ اس وقت بھی انتہائی مطمئن ہیں جب انہیں سیزن کے اختتام پر یہ بات کہہ دی گئی ہے کہ وہ آنے والے سیزن میں عملی طور پر کرکٹ کھیلنے کے بجائے کوچنگ کا شعبہ سنبھال لیں۔ اگر ان کے تجربے اور مہارت کے بعد بھی ٹیم سلیکشن سمیت دیگر اہم معاملات درستگی سے نہیں چلائے جا سکے تو پھر کسی اور سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اپنی ٹیم کے کھلاڑی کی میچ فکسنگ کے بارے میں انہوں نے ایک لفظ بھی کہنے کی زحمت نہیں کی حالانکہ اگر قرطاس پر دیکھا جائے تو اس ٹیم میں بھی اسٹار کھلاڑیوں کی کمی نہیں تھی مگر ان میں سے اکثر زخمی یا ان فٹ رہے اور فرنچائز کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔

ٹیم کے جنوبی افریقی فاسٹ بالر وین پارنیل کا کہنا تھا کہ فرنچائز کی ناقص کارکردگی کی بہت بڑی وجہ اہم کھلاڑیوں کی انجریز اور اس کے نتیجے میں ناقص ٹیم سلیکشن تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ ''بہت سارے عناصر نے مل کر خراب کارکردگی کو جنم دیا'' ٹیم کو یوراج سنگھ کی کمی بری طرح محسوس ہوئی جبکہ بہت سارے اہم کھلاڑی پورے سیزن کے دوران انجریز سے جنگ کرتے رہے جس میں گریم اسمتھ بھی شامل تھا۔ اشوک ڈینڈا نے بہت اچھا اسٹارٹ لینے کے بعد انجری کا سامنا کیا اور کچھ عرصے غیر حاضر رہا۔ مرلی کارتھک کی کمر اکڑ گئی تھی جبکہ الفونسو تھامس بھی زخمی تھا۔ ان تمام بدقسمتیوں میں جب خراب ٹیم سلیکشن کا معاملہ بھی آیا تو ظاہر ہے کہ کارکردگی اثر انداز ہوئی۔

پارنیل کے مطابق کچھ وکٹوں پر ماحول کے مطابق سلیکشن نہ ہو سکا حالانکہ پروفیشنل کرکٹرز ہونے کے ناطے یہ معذرت قابل قبول نہیں کیونکہ ہر طرح کی وکٹ پر کوشش کر کے میچ جیتنا چاہئے مگر یہ سیزن پونے واریئر کے لئے بہت زیادہ خراب رہا۔ بائیں ہاتھ کے فاسٹ بالر کا یہ بھی کہنا تھا کہ گزشتہ برس ہمارے مقامی کھلاڑیوں کو انجریز کا سامنا رہا خاص طور پر فاسٹ بالرز کو جس نے ہمیں کافی نقصان پہنچایا مگر سچی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ ہم زیادہ بہتر کارکردگی دکھا سکتے تھے جس کی نشاندہی ہم نے ابتدائی چند میچوں میں کی مگر سخت مقابلے کے رجحان کے ساتھ کھیلے گئے چند میچوں کے بعد نتائج خراب تر ہوتے چلے گئے۔'' ہمارا خیال تو یہ ہے کہ شکستوں کی جو وجوہات بیان کی جا رہی ہیں وہ محض کمزور بہانوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ سیزن کے دوران تین سے چار کھلاڑیوں کا ان فٹ ہونا یا اہم میچوں میں غیر حاضر رہنا کوئی انوکھی بات نہیں۔ ویسے بھی آئی پی ایل کی ہر فرنچائز کے پاس اتنی صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ کسی کھلاڑی کی کمی پوری کی جا سکے مگر شاید پونے واریئر جیسی ٹیمیں نتائج کو اوپر نیچے کرنے کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔

ٹیم کے وکٹ کیپر اور سیزن کے سب سے کامیاب بیٹسمین رابن اتھپا نے پونے کی وکٹ کو بھی موردِ الزام ٹھہرا دیا جن کا کہنا ہے کہ ''ملک بھر میں ہم جہاں بھی کھیلتے ہیں یہ سب سے مشکل وکٹ ہے کیونکہ یہاں رنز اسکور کرنا محال ہوتا ہے۔ امید ہے کہ یہ اگلے برس زیادہ بہتر ہوگی اور ہمیں اگلے سیزن میں بہتر نتائج حاصل ہو سکیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے۔'' اگر یہ بات تسلیم کرلی جائے کہ یہاں رنز کا حصول بہت مشکل ہوتا ہے تو پھر مہمان ٹیمیں کس طرح کامیاب ہوتی رہیں؟ ہوم ٹیم کسی بھی حال میں اپنی وکٹ کا بہتر استعمال کرسکتی ہے مگر پونے کو ایسا کرتے ہوئے کون سی رکاوٹ درپیش رہی کہ اس کے کھلاڑی اپنی ہی وکٹ پر بازیاں ہارتے رہے۔ اگلے سیزن تک ایسا کون سا جادو ہوگا کہ یہ وکٹ اچانک بہتر ہوکر ان کے حق میں نتائج سجا کر رکھ دے گی۔'' دلچسپ پہلو تو یہ ہے کہ پونے کی ٹیم جب تسلسل کے ساتھ جدوجہد میں مبتلا تھی تو اس کے کپتان سورو گنگولی کی کارکردگی بُری طرح تنقید کے نرغے میں رہی جو 15 اننگز میں 268 رنز اسکور کرنے کے دوران اپنے 98.89 کے اسٹرائیک ریٹ میں کسی طرح بھی بہتری کا پہلو نہ ابھار سکے۔ وین پارنیل کا کہنا ہے کہ اگرچہ گنگولی کا تجربہ ٹیم کے لئے بہت اہمیت کا حامل تھا لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کارکردگی دکھاتے ہوئے کوئی کتنی دیر تک کھیلتا رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''اس سے قطعی کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی ٹیم میں کون سا کھلاڑی ہے' خواہ وہ سورو گنگولی ہو یا پھر 20 سال کا کوئی نوجوان بھارتی بیٹسمین اگر وہ رنز اسکور کررہا ہے اور اسے وکٹیں بھی مل رہی ہیں تو پھر آپ اسے منتخب کریں۔'' رابن اتھپا نے بھی گنگولی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ ''آپ کو ان کی عمر کا بھی احترام کرنا چاہئے کیونکہ ان کی عمر کے کسی کھلاڑی کے لئے یہ سب سے مشکل فارمیٹ بھی ہے۔ وہ جس حیثیت سے بھی کھیلے انہوں نے بہترین انداز سے اپنا فرض نبھایا۔'' لگتا ہے کہ کسی نے ''گن پوائنٹ'' پر گنگولی کو ٹیم میں شامل کرایا تھا۔ اگر ان کی عمر ٹی 20 فارمیٹ کے لئے موزوں نہیں تھی اور یہ بات محسوس ہورہی تھی کہ وہ مطلوبہ رفتار سے کھیلنے میں ناکام ہیں تو ان کے بجائے کسی اور کھلاڑی پر بھروسہ کرنا چاہئے تھا خاص کر ایسے حالات میں 15 اننگز کھلانا کہاں کا انصاف ہے جب ٹیم مسلسل شکستوں کی قطار سجا رہی ہو۔''

پونے واریئر کی کارکردگی کا سب سے ''مشکوک'' پہلو یہ تھا کہ اس نے کئی ایسے میچز کھیلے جن میں اسے قریبی فرق سے شکست کا سامنا کرنا پڑا اور وہ ان کو اپنے حق میں ''فنش'' نہ کرسکی۔ رابن اتھپا بھی اس بارے میں کہتے ہیں کہ ''ایسے بہت سارے میچز تھے جن میں 40 اوورز میں سے 35 اوورز میں ہم فاتح نظر آرہے تھے۔ ہم نے کئی کلوز میچز کھیلے مگر مجموعی طور پر کارکردگی ناقص رہی۔ ایک یونٹ کے طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ کھلاڑی اپنی اصل کارکردگی سے دور رہے کیونکہ ہمارے پاس کوالٹی پلیئرز تھے اور ٹیم بھی کافی مضبوط ہے مگر نتائج اس کی نشاندہی نہیں کرتے۔'' ان کا کہنا ہے کہ ڈریسنگ روم کا ماحول مثالی اور مثبت تھا مگر ہماری ٹیم پانچ' سات یہاں تک کہ ایک رن سے بھی میچ ہارتی رہی۔ اسی طرح کی شکستیں ٹیم کو بری طرح متاثر کرتی ہیں اور ہم بھی اس جگہ سے واپس نہیں آسکے۔'' انہوں نے پونے کے تماشائیوں سے خراب کھیل پر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ مسلسل شکستوں کے باوجود کھیل کے چاہنے والے میدانوں میں آتے رہے جنہوں نے دوپہر میں کھیلے جانے والے میچوں میں اس وقت بھی ٹیم کی حمایت کی جب جھلسا دینے والی گرمی پڑ رہی تھی۔ ''اکثر ہمارے دل میں یہ خیال آیا کہ ان لوگوں کے لئے میچ جیتنا چاہئے جو کہ شدید گرمی میں بیٹھے ہمیں سپورٹ کررہے ہیں مگر ایسا نہیں ہوسکا۔'' ہوتا بھی کیسے کیونکہ ایسا کرنے کی سنجیدہ کوشش ہی نہیں کی جارہی تھی۔

جن میچوں کا یہاں تذکرہ رابن اتھپا نے کیا ہے وہی دراصل دوسری ٹیموں کی کامیابی میں ''معاون'' ثابت ہوئے اور ان قریبی فرق والے میچوں کو بدعنوانی اور بے ایمانی کا محور سمجھا جاتا ہے کیونکہ آخری لمحات تک پھنسے ہوئے میچوں پر سٹے بازی کی مارکیٹ میں کھل کر پیسہ لگایا جاتا ہے جہاں کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ کون سی ٹیم جیتنے جارہی ہے اور کچھ لوگوں کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں تو کچھ پیسہ ڈوب جانے پر سر پکڑے بیٹھے ہوتے ہیں۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کو پونے واریئر کے ان میچوں اور اس دوران فیصلہ کن کردار ادا کرنے والے کھلاڑیوں کا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں وہ بھی تو کسی نیٹ ورک کی مدد نہیں کررہے تھے یا انہوں نے بھی تو اپنے ہاتھ کالے نہیں کیئے ہیں۔

اگر کسی غور کے بغیر بھی آئی پی ایل فائیو کا جائزہ لیا جائے تو کسی حد تک نئی سمجھی جانے والی ٹیم پونے واریئر کا کردار بڑا مشکوک دکھائی دیتا ہے جس کی ناقص کارکردگی کا پوسٹ مارٹم نہ جانے مالکان کب کریں گے مگر ٹورنامنٹ کا خاتمہ ہونے تک جو کچھ کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ سابق بھارتی آل راؤنڈر کیرتی آزاد اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل پر آواز اٹھا کر بھارتی بورڈ کی جانب سے ملنے والے چیک سے تو محروم ہوگئے ہیں مگر ان کی آواز میں مزید سختی آگئی ہے جو بھوک ہڑتال سمیت ہر طرح سے بدعنوانی کے خلاف جنگ لڑنے میں مصروف ہیں اور انہوں نے بھی آئی پی ایل کی فرنچائز اور اس کے مالکان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا ٹھوس موقف یہی ہے کہ حکام آئی پی ایل پر پابندی عائد کریں جو کھیلوں میں سیاست اور بدعنوانی کی پرورش میں مصروف ہیں۔ کیرتی آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب کا درجہ رکھنے والے کھیل میں شریک نوجوان ملک کے بجائے اپنی ذات کو اہمیت دے رہے ہیں لہٰذا آئی پی ایل کو فوری بند کیا جائے جس سے کھیل کا حسن داغدار ہورہا ہے اور لوگوں نے سنسنی خیز میچوں پر بھی یقین کرنا چھوڑ دیا ہے جو اسے ملی بھگت سے زیادہ کا درجہ دینے کو تیار نہیں اور ٹی 20 کرکٹ کی دھما چوکڑی سے بے زار ہوچکے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس لیگ کو کارکردگی کا گراف بلند کرنے کا سبب اور نئے کھلاڑیوں کی آمد کا ذریعہ قرار دیا جارہا تھا وہ سابق اور حالیہ کھلاڑیوں کی تنقید کے نشانے پر ہیں اور بھارت میں ہی نہیں ساری دنیا میں آئی پی ایل کے خلاف ''برہمی'' کے جذبات کھل کر سامنے آنے لگے ہیں۔

یہ بھی ایک دلکش اتفاق ہے کہ پونے واریئر میں شامل جنوبی افریقی فاسٹ بالر وین پارنیل جو گزشتہ برس ''قبول اسلام'' کے حوالے سے خبروں میں رہے اب کسی ''مجبوری'' کے باعث اپنا نیا اسلامی نام بھی استعمال کرنے سے گریزاں ہیں جبکہ ان کی آف دی فیلڈ حرکات بھی اس بات کی نشاندہی نہیں کررہی ہیں کہ وہ پہلے کے مقابلے میں ''بدل'' گئے ہیں۔ ٹیم کی ناقص کارکردگی پر انہوں نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ محض ایک گھٹیا سے تحفے کو قیمتی ریپر میں لپیٹنے سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ گنگولی کی ٹیم کئی اعتبار سے نظم وضبط سے عاری اور مختلف مسائل سے دوچار دکھائی دی جس میں دوسالہ پابندی کا سامنا کرنے والے ویسٹ انڈین کھلاڑی مارلن سیموئلز کی موجودگی بھی ایک عجیب اتفاق ہے جو پورے سیزن میں کوئی بڑا کارنامہ انجام نہ دے سکے مگر انگلینڈ پہنچتے ہی ان کی صلاحیتیں بیدار ہوگئیں اور وہ اپنے کیریئر کی بہترین کرکٹ کھیل رہے ہیں۔ اگر اسے کسی قسم کا شک نہ سمجھا جائے تب بھی فارم کا یوں تبدیل ہوجانا بڑا حیرت انگیز لگتا ہے۔ بات ہورہی تھی وین پارنیل کی جو اپنی ٹیم کی ناقص کارکردگی پر اچھائی کے پردے ڈالتے ہوئے خود بھی ایک تنازعہ میں ملوث ہوگئے ہیں۔ جب آئی پی ایل کی ''شان'' میں ہونے والی ایک پارٹی پر چھاپے کے دوران ان کی گرفتاری بھی عمل میں آگئی اور پولیس نے دعویٰ کیا کہ وہاں موجود افراد کے پاس سے ممنوعہ اشیاء اور منشیات بھی برآمد ہوئی ہیں۔ ایک اور ساتھی کھلاڑی کے ہمراہ گرفتار ہونے والے وین پارنیل نے پولیس کی جانب سے ڈرگ ٹیسٹ کے بعد کہا کہ انہوں نے تو آج تک شراب نوشی نہیں کی پھر منشیات کا استعمال تو بہت دور کی بات ہے لیکن بھارت سے آنے والی اطلاعات یہ ہیں کہ آئی پی ایل کو مزید بدنامی سے بچانے کی خاطر اس معاملے کو ''مک مکا'' کرکے جیسے تیسے دبا دیا گیا ہے ورنہ مذکورہ پارٹی میں زیادہ تر افراد نشے میں مدہوش اور ہلڑ بازی میں مصروف تھے۔ ادھر ایم سی اے آفیشلز اور معروف اداکار شاہ رخ خان کے درمیان جھگڑا بھی معافی تلافی پر ختم ہوگیا بلکہ کولکتہ نائٹ رائیڈرز کی ''حیران کن'' فتح کے جشن تلے دب کر رہ گیا۔ مگر رائل چیلنجرز بنگلور کے آسٹریلین کھلاڑی لیوک پومرزباش کی جانب سے ایک خاتون کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا واقعہ بھی کچھ کم نہ تھا جس نے آئی پی ایل کی نہیں بھارت کے معاشرے پر ایک بڑا سوالیہ نشان لگا دیا ہے کہ آخر وہاں ہو کیا رہا ہے؟' آخر ہر بڑا تنازعہ بھارت میں ہی کیوں جنم لیتا ہے جسے بڑی خوبصورتی سے ''مفاہمت'' کے سہارے ختم کرکے وہ فائل بند کردی جاتی ہے اور اس میں ملوث کردار بڑے طمطراق سے ایک مرتبہ پھر ''باعزت'' قرار دیئے جاتے ہیں۔

پونے واریئر کا ایک کھلاڑی منیش مشرا بھی حالیہ اسپاٹ فکسنگ ''گھپلے'' میں شامل تھا جس کے بارے میں کپتان سورو گنگولی سمیت کسی نے کوئی تبصرہ نہیں کیا یہاں تک کہ ٹیم کی کارکردگی کا کمزور دفاع کرنے والے یہ بات بھی فراموش کرگئے کہ ان کا ایک ساتھی یہ اعتراف کرچکا ہے کہ وہ پیسے کے لئے کچھ بھی کرسکتا ہے۔ پونے واریئر سیزن کے دوران قریبی فرق سے ہارے ہوئے میچوں اور اپنے اس کھلاڑی کی ''غلطی کاری'' کا پوسٹ مارٹم کب اور کس طرح کرتی ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مگر آئی پی ایل کے حکام اور بھارتی کرکٹ بورڈ کے لئے لازم ہے کہ وہ بدعنوانی کی اس دلدل میں اتر کر حقائق کا جائزہ لینے کی کوئی کوشش تو کرے کہ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہوسکے۔ یہ بہت ضروری ہوگیا ہے کہ اب آئی پی ایل کے حکام تمام ٹیموں سے ان ''کالی بھیڑوں'' کا صفایا کرکے کھیل کو شفاف بنانے کی سعی کریں ورنہ یہ آزاد بھارت کی ٹی 20 لیگ سے نکل کر ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور یہاں سے تراکیب سیکھ کر جانے والے کھلاڑی انہیں اپنے ممالک میں بھی آزمانے کی کوشش کریں گے۔ پاکستان کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ میچ فکسنگ اور کھیل کی بدعنوانی تنہا اس کی کوششوں سے ختم نہیں ہوسکتی بلکہ ساری دنیا کو مل کر اس کے خلاف جنگ کرنا ہوگی۔

بھارت میں پولیس کی کارروائی جاری ہے اور آئے روز سٹے بازوں کی گرفتاریوں کا علم ہورہا ہے مگر یہ پتہ نہیں چلتا کہ انہیں کیا سزا ملی اور ان سے حاصل شدہ معلومات کیا ہیں؟ بھارتی کرکٹ بورڈ اس تمام قصے کے دوران خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہا ہے جسے مالی مفادات نے زبان بند کرنے پر مجبور کیا ہوا ہے اور بیشتر اہم عہدیدار صرف بیان بازی کی حد تک رہتے ہوئے اس گند کو سمیٹنے میں مصروف ہیں جس کے ذریعے آئی پی ایل کا چہرہ بدنما ہوسکتا ہے۔ ذمے داروں کے خلاف سخت کارروائی کی ''بڑکیں'' تو خوب لگائی جارہی ہیں مگر لگتا نہیں ہے کہ اس حوالے سے کوئی سنجیدہ اقدام ہوسکے گا کیونکہ آئی پی ایل وہ سنہری چڑیا ہے جس کے ''گولڈن انڈوں'' کا سب فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ان فوائد سے محرومی کے لئے تو کوئی بھی تیار نہیں ہوگا۔ یہ بات بھی اب ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ ایونٹ میں جن ٹیموں کا اضافہ کیا گیا ہے وہ کارکردگی کے لحاظ سے تو کچھ نہیں کرسکیں مگر کھیل سے ہٹ کر ان کا کردار خاصا فعل ہے اور ان ٹیموں کے کپتانوں اور آفیشلز تمام کھلاڑیوں کا گہرائی کے ساتھ پوسٹ مارٹم بہت ضروری ہے جس کے بغیر انہیں آئندہ سال ایونٹ میں شریک نہ کرنا ہی بہتر ہوگا۔ شاہ رخ خان کو اسٹیڈیم میں سگریٹ نوشی پر عدالت میں طلب کیا گیا مگر کھیل کے نظام کو گلا کر رکھ دینے والے ''سرطان'' میچ فکسنگ کے بارے میں ایسا کوئی اقدام نہیں اور یہی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ بھارت میں سجایا جانے والا یہ میلہ بھی ''فکسڈ'' ہے جس میں لاقانونیت کو شامل کیئے بغیر چمک پیدا کرنا ممکن نہیں ہے اور پونے واریئر جیسی ٹیمیں اسی چمک کی خاطر سب کچھ کرگزرنے کو تیار ہیں جن کا اپنا پوسٹ مارٹم ''ملی بھگت'' سے زیادہ نہ ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

”جب تک فارم اور فٹنس کا ساتھ رہا میں کرکٹ کھیلتا رہوں گا“...... محمد حفیظ

کسی بھی سطح پر قیادت کھلاڑی کے لئے ایک بڑا اعزاز ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس اعزاز کا خواب وہ کھلاڑی بھی دیکھتے ہیں جو کہ اس فرض کو نبھانے کی اہلیت بھی نہیں رکھتے اور یہی چیز قیادت کو ایک ان دیکھی جنگ میں بدل کر رکھ دیتی ہے۔ اگر محمد حفیظ کی بات کریں تو وہ پاکستان کی ٹیم میں آنے کے بعد سے ہی اس عہدے کا مضبوط ترین امیدوار کہا جانے لگا تھا اور اس کی وجہ ڈومیسٹک سطح پر اس کی حاصل کردہ ٹائٹل کامیابیاں بھی تھیں مگر اس کی عمر اور تجربہ اسے یہ منصب نہ دلا سکا۔ اس کی ایک بڑی وجہ قومی ٹیم میں اس کی ڈانوڈول پوزیشن بھی تھی کیونکہ تسلسل سے عاری کارکردگی کے سبب اسے کافی عرصے تک جدوجہد کرنا پڑی اور 8 سال کے بعد گزشتہ برس ایسا محسوس ہوا کہ محمد حفیظ اپنی اصل فارم کو پانے میں کامیاب ہوگیا ہے اور یہی استحکام اس کی قیادت کی راہیں ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوا اور اسے ٹی 20 فارمیٹ پر کپتانی کا حقدار قرار دیدیا گیا۔

یہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ اس کو یہ عہدہ ”عارضی“ طور پر دے کر ٹیم میں موجود دیگر امیدواروں کے لئے ایک راستہ کھلا رکھا گیا ورنہ ورلڈ کپ تک یہ فرض اسے سونپ دیا جاتا تو حالات ویسے نہ رہتے جن کا آج سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حفیظ کو کپتان کے طور پر سری لنکا میں اپنے پہلے ہی میچ میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تو یہ بات بھی واضح ہوئی کہ اس کی ذاتی کارکردگی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اگرچہ کہ دوسرا میچ جیت کر اس نے سیریز کو برابر کرنے کے ساتھ چیف سلیکٹر اقبال قاسم کو بھی یہ کہنے پر مجبور کیا کہ ”حفیظ اچھے کپتان ثابت ہو سکتے ہیں“ لیکن حقیقت یہی ہے ”پروفیسر“ کے لئے کپتانی کا اعزاز ایک ایسا مسئلہ بن گیا ہے جس نے ذہنی طور پر اسے منتشر کر کے رکھ دیا ہے اور اس کی ”پریشانی“ اس کی کارکردگی میں واضح طور پر جھلک رہی ہے۔

پاکستان میں کرکٹ کا کھیل جس طرح عارضی ستونوں پر کھڑا کیا جاتا رہا ہے اس کی مثال ساری دنیا میں نہیں ملتی مگر یہ بھی ایک سچائی ہے کہ ہماری کرکٹ اسی اونچ نیچ کے ساتھ چلنے کی عادی ہو چکی ہے اور حفیظ کو بھی اپنا ”حق“ لینے کے لئے تالاب میں موجود دیگر بڑے ”مگرمچھوں“ سے جنگ میں مصروف رہنا پڑے گا۔ اسے کامیابی کے لئے وہ ذہنی مضبوطی سامنے لانا ہی ہوگی جو اس کی کپتانی کی اہلیت کو سہارا دے سکے اور اسے ایک موثر کھلاڑیوں کی حیثیت سے بھی نیچے نہ گرنے دے اور وہ آگے بڑھتا رہے۔ سری لنکا روانگی سے قبل محمد حفیظ نے قومی ٹیم کی قیادت کے حوالے سے بات چیت میں کئی اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور یہی بات چیت ہم یہاں قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔

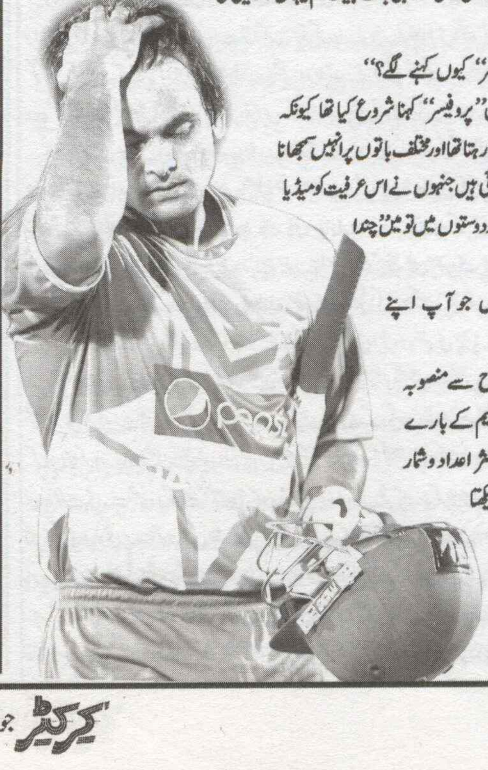

”آپ کو ٹیم کے ساتھی ”پروفیسر“ کیوں کہنے لگے؟“

انہوں نے مجھے محض مذاق میں ”پروفیسر“ کہنا شروع کیا تھا کیونکہ میں انہیں بہت زیادہ فیڈ بیک دیتا رہتا تھا اور مختلف باتوں پر انہیں سمجھانا میری عادت تھی مگر یہ رمیز راجہ بھائی ہیں جنہوں نے اس عرفیت کو میڈیا پر پھیلا دیا ورنہ میرے خاندان اور دوستوں میں تو میں ”چندا“ کے نام سے پکارا جاتا ہوں۔

”کس قسم کی معلومات تھیں جو آپ اپنے ساتھیوں کو فراہم کرتے تھے“

درحقیقت میں ٹیم کی ہر طرح سے منصوبہ بندیوں میں شامل رہتا ہوں اور ٹیم کے بارے میں تخمینہ لگاتے ہوئے میں اکثر اعداد و شمار کے لحاظ سے اس کی پوزیشن کو دیکھتا رہتا ہوں اور یہی باتیں میں اپنے ساتھیوں سے بھی شیئر کرتا ہوں۔

آپ کو پاکستان کی ٹی 20 ٹیم کی قیادت بھی دیدی گئی تو یہ اعزاز آپ کے لئے کیا معنی رکھتا ہے؟

پاکستان کی نمائندگی قومی سطح پر میرے نزدیک بہت بڑا اعزاز ہے جس کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ پھر کھیل کے بلند ترین معیار پر ٹیم کی کپتانی کرنا تو کرکٹر کے طور پر سب سے بڑی کامیابی کہی جاسکتی ہے۔ یہ ایک ایسا منصب ہے جس کے حصول کے بعد میں پی سی بی کا شکر گزار ہوں کہ اس نے یہ اعزاز مجھے بخشا اور میرے اوپر بھروسہ کیا۔ کھلاڑی کے طور پر مجھے بہت زیادہ احترام ملا ہے اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ میں کپتان کی حیثیت سے اس احترام میں اضافہ کروں۔ کھلاڑی کے طور پر تو آپ صرف اپنی کارکردگی پر متوجہ رہتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں مگر کپتان کے طور پر آپ پوری ٹیم کی کارکردگی کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں اور اس کے لئے آپ کو ہمہ وقت اپنے پنجوں کے بل پر کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ میرے لئے تو کپتانی کا عہدہ بہت معنی رکھتا ہے کیونکہ اس طرح سے بھی آپ احترام حاصل کرتے ہیں اور اب میرے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ میں فیلڈ میں اتر کر اچھے نتائج دوں۔

پاکستانی ٹیم کی قیادت کے لئے آپ کا کیا فلسفہ ہے‘ آپ کس طرح اپنے سے پہلے والے کپتانوں کے کام کو آگے لے کر چلیں گے؟

ہر کپتان کے اپنے آئیڈیاز ہوتے ہیں اپروچ ہوتی ہے جس کے بل پر وہ اپنی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ میرے پاس اپنی منصوبہ بندی ہے جس کا کوئی طے شدہ طریقہ کار یا فارمولا نہیں جس کا کپتان تمام طور پر سہارا لیتے ہیں۔ شاید میرا آئیڈیا دوسروں سے قدرے مختلف ہے مگر یہ کچھ بھی ہو ٹیم کی انتظامیہ کی مشاورت سے ہی ہوگا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ کھلاڑیوں کو وہ اعتماد دیا جائے جس کی انہیں ضرورت ہے کیونکہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ کوئی کھلاڑی آپ کو سو فیصدی کارکردگی دے ہی نہیں سکتا جب تک آپ اسے ضروری اعتماد نہ دے دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ٹیم کا ماحول خوشگوار بنایا جائے جس میں ہر کھلاڑی خود کو پراعتماد محسوس کرے۔ باقی میری ذمہ داری ہے کہ میں فیلڈ میں ہر ایک سے کس طرح بہترین کارکردگی حاصل کرتا ہوں۔

کھلاڑیوں کو عام طور پر اپنی خراب کارکردگی کے سبب تنقید کا سامنا رہتا ہے اور کپتان بننے کے بعد تو اس میں اضافی دباؤ شامل ہو جاتا ہے؟

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں کرکٹ کے کھیل سے لوگ محبت کرتے ہیں اور اکثر جذباتی بھی ہو جاتے ہیں جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے بلند توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے یہاں اس کھیل اور اس کے تقاضوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا کھیل ہے جس میں آپ صرف فتوحات کا گراف بنا کر اس پر قائم نہیں رہ سکتے ہیں کیونکہ آپ کے لئے ہر دن ایک جیسا نہیں ہوتا ہے۔ ماحول اور حالات میں تبدیلی رونما ہوتی رہتی ہے جس کا عکس نتائج میں بھی نظر آتا ہے۔ تنقید اچھی اور صحت مندانہ بات ہے اگر اس میں کوئی منطق ہو پھر تنقید کرنے والوں کو یہ بات بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا کا کوئی اسپورٹس مین اس بات کی گارنٹی نہیں دے سکتا کہ وہ جس دن بھی کھیلے گا کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ ہمارے ملک میں لوگ صرف اچھے کی توقع کرتے ہیں۔ بہترین کی طلب کرتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ بعض اوقات آپ غیر معمولی کھیل کا مظاہرہ کر ڈالتے ہیں تو بعض اوقات کوئی پلان آپ کے کسی کام نہیں آتا۔

اگر آپ کرکٹر نہ ہوتے تو پھر کیا کر رہے ہوتے؟

میں ایک انجینئر بن سکتا تھا میں نے سرگودھا کالج سے ایف ایس سی کیا تو میرے ذہن میں یہی بات تھی کہ مجھے انجینئر بننا ہے مگر اس کے بجائے میں کرکٹ کے کھیل سے منسلک ہوگیا اور مجھے بی اے کی ڈگری پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔

ابتدائی سات سے آٹھ برسوں تک آپ خود کو قومی ٹیم میں مستحکم کرنے کی کوشش کرتے رہے‘ پہلے ایسا کیا مختلف ہو رہا تھا کہ آپ خود کو پوری طرح منوانے میں کامیاب نہ ہو سکے؟

آپ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک اپنی غلطیوں سے سیکھنا نہ شروع کر دیں۔ اچھے اور بُرے تجربات کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس کا کوئی اختتام نہیں‘ کوئی حد نہیں‘ یہ ایک جاری عمل ہے مگر آپ کو امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔ میں اس بات پر کامل یقین رکھتا ہوں کہ سخت محنت سے آپ کوئی بھی مقام حاصل کر سکتے ہیں لیکن ہر چیز کے ہونے کا ایک درست وقت ہوتا ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ابتدائی سات برس کے عرصے میں اپنا بہترین تاثر قائم کرنے میں ناکام رہا مگر میری محنت جاری رہی اور میں آج جو کچھ بھی ہوں وہ آپ کے سامنے ہوں۔ میں اپنی اصل صلاحیت کو پانے میں کامیاب ہوگیا ہوں۔

کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ کھلاڑیوں کو 30 سال کی عمر کے بعد کپتانی دینا بہتر ہے جب وہ زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں؟

میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ اس کا عمر سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ کپتانی کے لئے آپ میں قائدانہ صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔ کرکٹ کو سمجھنے والا ہر کھلاڑی اپنے آئیڈیاز رکھتا ہے جس میں لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے اور ان کے ساتھ گھل مل جانے کی اہلیت بھی ہوتی ہے اور ایسا شخص کپتانی کر سکتا ہے۔ یہ بات بھی ضروری نہیں کہ ہر اچھا کھلاڑی کپتان بھی بن سکتا ہے کیونکہ یہ صلاحیت ہر کھلاڑی میں بالکل الگ اور مختلف ہوتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قومی ٹیم کی قیادت کے لئے آپ خود کو کتنا پُر اعتماد محسوس کرتے ہیں؟

میرے لئے یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے کہ میں کسی ٹیم کی قیادت کر رہا ہوں۔ میں علاقائی سطح پر ٹیموں کی کپتانی کر چکا ہوں۔ میں نے اپنی ڈیپارٹمنٹل ٹیموں کے علاوہ پاکستان اے ٹیم کی کپتانی بھی کی ہے اگرچہ کہ ہر سطح پر کپتانی کا بوجھ اور دباؤ مختلف ہوتا ہے مگر میں اس سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں اپنی ٹیم کے اکثر کھلاڑی کو اچھی طرح جانتا ہوں جن کے ساتھ میں کئی برس سے کھیل رہا ہوں۔ میں اپنی قیادت کی اہلیت کے حوالے سے پُر اعتماد اور پُر امید ہوں اور میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک بہتر کھلاڑی کے طور پر ٹیم کی کامیابی میں اپنا حصہ ڈالتا رہوں۔ میں اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ کپتانی ایک اضافی ذمہ داری ہے جس کے لئے مجھے ایک توازن قائم کرنا پڑے گا لیکن یہ بھی میرے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔

سری لنکا میں دو ٹی ٹوئنٹی میچوں کے لئے جو اسکواڈ منتخب کیا گیا ہے اس سے آپ مطمئن تھے؟

آپ کو ہمیشہ ہی بہترین لائن اپ کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ آپ کھیلنا چاہتے ہیں پھر ٹیم کا توازن بھی ایک اہم چیز ہے۔ مجھے ایک اچھا کامبی نیشن دیا گیا اور اس ٹیم کی خاص بات یہ ہے کہ اس کا ہر کھلاڑی باصلاحیت ہے جسے ٹیم میں اپنے کردار کو نبھانے اور فرائض کا اچھی طرح علم ہے۔ مجھے یہ محنت کرنا پڑے گی کہ ہر ایک کو اس کے کردار کے حوالے سے سمجھتا رہوں۔ یہ ایک سیٹ کامبی نیشن ہے جس کو معمولی سی دیکھ بھال اور ایڈجسٹمنٹ کرنا ہوگی جس کا انحصار حالات یا ماحول پر ہے۔ شاہد آفریدی، شعیب ملک، عمر گل اور عمر اکمل جیسے کھلاڑی میرے لئے سب سے بہترین ہیں جو برسوں سے ٹی 20 فارمیٹ پر عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور یہ میرے لئے بھی مددگار ثابت ہوں گے۔

ٹی 20 کرکٹ آپ کے لئے کیا معنی رکھتی ہے؟

سچی بات تو یہ ہے کہ میں ٹیسٹ کرکٹ کا بہت بڑا پرستار ہوں جس کا وقار مجھے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ میں اس طرز کی کرکٹ میں کھیل کر بھرپور لطف محسوس کرتا ہوں کیونکہ اس میں آپ کی اہلیت کا بھرپور امتحان ہوتا ہے اور خود کو منوانے کے لئے آپ کو بھرپور استعداد درکار ہوتی ہے۔ میں ٹیسٹ کرکٹ میں کھیلنا اس لئے بھی پسند کرتا ہوں کہ یہ آپ میں ایک ایسا احساس بیدار کرتی ہے کہ جس سے آپ اپنے پیشے کے لحاظ سے ٹاپ پر پہنچ جاتے ہیں۔ ٹی 20 کرکٹ تو ایک تفریح اور دل خوش کرنے والا معاملہ ہے جن کی تجارتی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ مختصر مگر تیز فارمیٹ لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے اور میں بھی اس میں کھیل کر بھرپور لطف اٹھاتا ہوں۔ یہ آپ کو ہمہ وقت چوکنا رکھتا ہے اور آپ کو بڑی تیزی کے ساتھ خود کو اس کے بہاؤ سے ہم آہنگ کرنا پڑتا ہے۔ آپ کسی ایک منصوبے کے ساتھ میدان میں اتر ہی نہیں سکتے ہیں کیونکہ مسلسل منصوبہ بندی تبدیل کرنا پڑتی ہے کیونکہ یہ کھیل بھی ہر گیند پر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

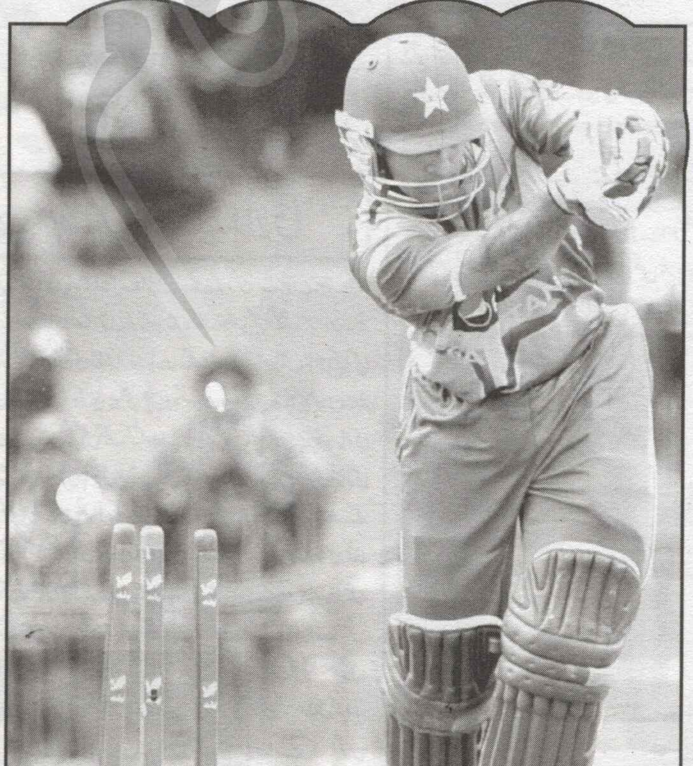

سری لنکن ٹیم سے آپ کسی قسم کی توقعات کر رہے تھے؟

پاکستان اور سری لنکا کے درمیان ہمیشہ سے ہی سخت مقابلے کا رجحان رہا ہے اور میری واحد پریشانی یہ تھی کہ سری لنکن اپنے ملک کے مخصوص ماحول میں کھیلتے ہوئے بڑے سخت حریف ثابت ہوتے ہیں مگر میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ وہ ناقابل تسخیر ہوتی ہیں۔ ان کے خلاف حالیہ برسوں میں ہمارا ریکارڈ بہت اچھا رہا ہے۔ سری لنکا کے پاس اچھے اور تجربہ کار کھلاڑی ہیں جو کہ آئی پی ایل میں کھیل کر وارم اپ ہو چکے مگر ہماری ٹیم بھی بہت اچھی حالت میں ہے جس نے پاکستان میں سخت گرمی کے باوجود بڑی محنت کے ساتھ پریکٹس اور ٹریننگ کی ہے۔

آپ کی عمر 31 برس ہے اور آپ گزشتہ دس سال سے بین الاقوامی کرکٹ کھیل رہے ہیں آخر کب تک کھیلنے کا ارادہ ہے؟

میں یہاں کوئی لگا بندھا بیان نہیں دینا چاہتا مگر یہ ضرور کہوں گا کہ جب میں نے محسوس کیا کہ ٹیم کے لئے مفید ثابت نہیں ہو رہا تو اسے چھوڑ جاؤں گا۔ میں یہ بات اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ ہر کھلاڑی کو ایک دن کھیل سے رخصت ہونا پڑتا ہے مگر میں اس وقت کرکٹ کھیل کر بھرپور لطف حاصل کر رہا ہوں اور میں نے اپنے بہترین فٹنس لیول کو قائم رکھا ہوا ہے۔ میں نے کبھی اس بارے میں نہیں سوچا کہ مجھے کب تک کھیل سے منسلک رہنا ہے مگر ہاں یہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ جب تک فارم اور فٹنس کا ساتھ ہے میں کھیلتا رہوں گا۔

پاکستانی کھلاڑیوں کی آئی پی ایل سے محرومی پر بھی آپ نے حال ہی میں ایک بیان دیا تھا؟

میں دراصل پاکستانی ٹیم کا دنیا کی دیگر ٹیموں سے موازنہ کر رہا تھا زیادہ تر کھلاڑی جن میں سری لنکن بھی شامل ہیں آئی پی ایل میں کھیل رہے ہیں اور سخت ماحول میں کھیل کر انہیں مشق کے نکتہ نظر سے بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ آئی پی ایل میں کھیلنا ایک اچھا موقع ہے کیونکہ ایک مرتبہ آپ وہاں چلے گئے تو بہترین پروفیشنل کھلاڑی بن جاتے ہیں۔ وہاں آپ کو زیادہ کرکٹ کھیلنے کا موقع ملتا ہے تو ظاہر ہے کہ بہتری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ میرے کہنے کا یہ مقصد قطعی نہیں تھا کہ ہم اس موقع سے محروم ہو گئے کیونکہ ہم نے پاکستان میں بھی آپس میں میچز کھیل کر سری لنکا کے خلاف سیریز کے لئے مناسب تیاری کر لی تھی۔

سری لنکا میں پہلا ٹی 20 میچ ہارنے پر آپ کیا کہیں گے' یہ آپ کے لئے اچھا آغاز نہ تھا؟

میرے خیال ہے کہ ہم ایک اچھی ٹیم کے خلاف ہارے ہیں اور اس کی بہت بڑی وجہ وکٹ بھی تھی۔ جس پر دوسری اننگ میں بیٹنگ کرنا آسان نہیں تھا میں اپنی شکست پر کوئی بہانہ نہیں کر رہا کیونکہ اگر ہمیں پہلے بیٹنگ کا موقع مل جاتا تو ہم بھی 140 رنز کا مجموعہ اسکور بورڈ پر سجا سکتے تھے۔ بالنگ کے شعبے میں بہتر کارکردگی کی بدولت ہم نے سری لنکا کو 132 رنز تک محدود رکھا حالانکہ میرا خیال تھا کہ ہم انہیں 110 سے 120 رنز تک آؤٹ کر لیں گے جب ہم نے سات وکٹیں حاصل کر لی تھیں مگر آخر میں پریرا بہت بڑا فرق بن گیا اور اس نے کھیل ہمارے ہاتھ سے چھین لیا۔ ہم اس میچ کا عمدگی سے خاتمہ نہیں کر سکے کیونکہ عام طور پر عمر گل ہمارا میچ ونر بالر ہوتا ہے جو اپنا فرض عمدگی سے نہ نبھا سکا۔ مگر اس کے باوجود میرا خیال ہے کہ 132 رنز ایک ایسا مجموعہ تھا جسے حاصل کیا جا سکتا تھا۔ اگر آپ کے اہم بیٹسمین ناکام ہو جائیں تو پھر ایسے میچز جیتنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ آپ نے بیٹسمینوں کو وکٹ پر رک کر کھیلنے کی ہدایت کی تھی؟

میں نے احمد شہزاد اور خالد لطیف کو ایسی کوئی ہدایت نہیں دی تھی کہ وہ دفاعی انداز اختیار کریں۔ وہ اپنی کوشش کرتے رہے مگر انجیلو میتھیوز کا اسپیل بہت عمدہ تھا۔ میرا خیال ہے کہ بیٹسمین کے طور پر یہ تو ان کی اپنی حکمت عملی تھی کہ حالات کا کس طرح مقابلہ کرنا ہے اور اننگ کی تعمیر کس طرح ممکن ہے۔

پھر دوسرے میچ میں کامیابی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

میرے خیال میں شاہد آفریدی کی اننگ بڑی اہم ثابت ہوئی جس کی وجہ سے ہم ایک اچھا ہدف دینے میں کامیاب رہے اور مجھے اس بات کا بھرپور یقین تھا کہ ہم اس کا دفاع کرنے میں کامیاب رہیں گے۔ خوش قسمتی سے ہمارے پاس میچ جتوانے والے بالرز بھی ہیں اور ہم نے فیلڈنگ کے دوران مواقع بھی ضائع نہیں کئے جس کی بدولت کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ بات کہنا درست نہیں ہے کہ پہلے کھیلنے والی ٹیم کامیاب رہی اور ٹاس کی بہت زیادہ اہمیت تھی کیونکہ ٹاس آپ کو میچ نہیں جتوا سکتا تھا بلکہ فتح کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہی ٹیم ورلڈ کپ ٹی 20 تک قائم رہ سکتی ہے؟

جہاں تک میرا خیال ہے تو یہ ٹیم تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ورلڈ کپ تک جا سکتی ہے اور یہ تبدیلی ظاہر ہے کہ سلیکٹرز کے ہاتھ میں ہے جو دو میچوں میں کھلاڑیوں کی کارکردگی کو دیکھ کر اندازہ کریں گے مگر ہاں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ایک اچھا کامبی نیشن سامنے آیا ہے جس کو وقت لگے گا مگر یہی ٹیم ستمبر میں سری لنکن سرزمین پر اچھی کارکردگی دکھائے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یوراج سنگھ کرکٹ میں واپسی کے لیے پرامید

بھارتی کرکٹ کھلاڑی یوراج سنگھ نے کہا ہے کہ وہ صحتیاب ہو رہے ہیں اور جلد ہی کرکٹ میں اپنی واپسی کے لیے پرامید ہیں۔ یوراج سنگھ کے پھیپھڑے میں کینسر تھا اور اس کے علاج کے لیے وہ گزشتہ جنوری میں امریکہ گئے تھے۔ تین مہینے بعد وہاں سے علاج کروا کر بھارت آئے تھے۔ کیموتھراپی کے سبب ان کے سر پر بال نہیں رہے لیکن انکے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ وہ جلد ہی صحتیاب ہوجائیں گے اور کرکٹ کھیلنے کے لیے فٹ ہوں گے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر یوراج سنگھ نے لکھا آج کا دن اچھا ہے۔ آج مجھے اپنے خون کی رپورٹ اور سکین ملا ہے۔

مجھے نارمل زندگی گزارتے ہوئے بہت اچھا لگ رہا ہے۔ جشن منانے کا وقت آ گیا ہے۔ کرکٹ میں واپسی کوئی چیلنج نہیں ہے۔ بلکہ یہ بتانا ہے کہ کینسر کے باوجود میں یہ کرسکتا ہوں۔

ٹی 20: مقبول بنانا ہے تو تبدیلی ضروری ہے، مرلی دھرن

سری لنکا سے تعلق رکھنے والے تجربہ کار آف سپنر مرلی دھرن کا کہنا ہے کہ انگلینڈ میں مقامی ٹی ٹوئنٹی مقابلوں کی طرز میں تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ انہیں بھی بقیہ دنیا میں ہونے والے مقابلوں جیسی اہمیت ملے۔

چالیس سالہ مرلی دھرن لگاتار دوسرے سال انگلش کاؤنٹی گلوسٹرشائر کی جانب سے ٹی ٹوئنٹی مقابلوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر انگلش لیگ انڈین پریمیئر لیگ کی طرز پر فرنچائز فارمیٹ اپنا لے تو یہ اس کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ مرلی نے کہا کہ انہیں ایک بڑی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کی مقامی لیگ انگلینڈ نے ہی متعارف کروائی تھی لیکن اب وہ پرانی ہوچکی ہے۔

سچن ٹنڈولکر کی راجیہ سبھا میں حلف برداری

بھارت کے معروف کرکٹر سچن ٹنڈولکر نے راجیہ سبھا یعنی پارلیمنٹ کے ایوان بالا کے رکن کے طور پر حلف اٹھا لیا سچن کو راجیہ سبھا کے چیئرمین اور بھارت کے نائب صدر حامد انصاری کے چیمبر میں حلف دلایا گیا انہیں حکومت نے اپریل میں راجیہ سبھا کے لیے نامزد کیا تھا سچن کو اسپورٹس میں ان کی شاندار خدمات کے لیے راجیہ سبھا میں نامزد کیا گیا حلف برداری کے بعد سچن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ وہ آج جو بھی ہیں وہ کرکٹ کی وجہ سے ہیں انہوں نے کہا راجیہ سبھا کی نامزدگی میرے لیے ایک اعزاز ہے لیکن میں یہاں تک کرکٹ کے سبب ہی پہنچا ہوں میری ساری توجہ کرکٹ پر مرکوز ہوگی اور مجھے جب بھی وقت ملے گا میں دوسری باتوں پر توجہ دوں گا لیکن اس مرحلے پر میری ساری توجہ کرکٹ پر مرکوز ہے واضح رہے کہ وہ پہلے ایسے کرکٹر ہیں جنہیں فعال کیریئر کے دوران ہی پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے نامزد کیا گیا ہے حلف برداری کے وقت بھارت کے کرکٹ کنٹرول بورڈ بی سی سی آئی کے نائب صدر اور وزیر راجیو شکلا سمیت دیگر کئی وزرا اور ارکان پارلیمنٹ موجود تھے۔ سچن کا شمار دنیا کے بہترین بلے بازوں میں ہوتا ہے اور بھارت میں انہیں بے پناہ مقبولیت حاصل ہے سچن کو انٹرنیشنل کرکٹ میں سب سے زیادہ سنچریاں اور رنز بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ کئی حلقوں سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ انہیں بھارت کا سب سے بڑا اعزاز بھارت رتن دیا جائے۔

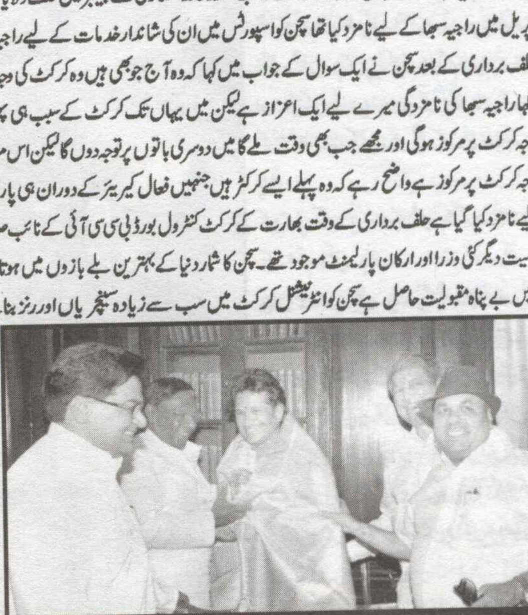

محمد اکرم کو بالنگ کوچ مقرر کیا جائے: باسط علی

پاکستان کے سابق بلے باز باسط علی کا کہنا ہے کہ پاکستان کو ایک بالنگ اور بیٹنگ کوچ کی فوری ضرورت ہے، اور کوچ ڈیو واٹمور کی مدد کے لیے بالنگ کوچ مقرر کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وسیم اکرم سب سے بہترین انتخاب ہیں لیکن کیونکہ وہ مصروف ہیں اس لیے محمد اکرم اس کام کے لیے درست ترین فرد ہیں۔ وہ بین الاقوامی کرکٹ بھی کھیل چکے ہیں اور ایک ماہر کوچ بھی ہیں۔ بیٹنگ کوچ کے لیے اعجاز احمد یا محسن خان کو ذمہ داری دی جانی چاہیے کیونکہ یہی وجہ شعبہ ہے جس میں پاکستان کو بہتری کی کافی ضرورت ہے۔ باسط علی بورڈ کے چیئرمین کی تبدیلی کے بعد اب دیگر عہدیداران کی تبدیلی کے بھی خواہاں ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اعجاز بٹ کے جانے کے باوجود دیگر بورڈ عہدیداران اب تک بدستور اپنا کام کر رہے ہیں جو ایک افسوسناک امر ہے۔ پاکستان کو آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور میرا ماننا ہے کہ بورڈ میں نئے لوگوں کو لانے کا وقت آ چکا ہے۔

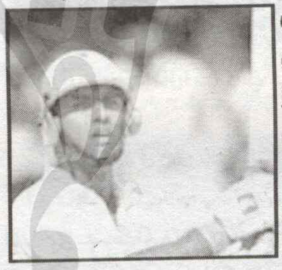

پی سی بی بلائے، بلامعاوضہ کام کرنے کو تیار ہوں، وسیم اکرم

پاکستان کرکٹ بورڈ کو عاقب جاوید کی جگہ نئے بولنگ کوچ کی تلاش ہے۔ پی سی بی نے عہدہ مشتہر کر رکھا ہے، ایسے میں وسیم اکرم نے بلامعاوضہ کام کرنے کی پیشکش کردی ہے۔ وسیم اکرم نے کہا ہے کہ پی سی بی مجھے بلائے تو میں بغیر معاوضے کے اپنی خدمات دینے کو تیار ہوں۔ میں دو تین ہفتے کراچی میں ہوں گا، اس دوران ٹریننگ دے سکتا ہوں آئی پی ایل میں واحد شخص ہوں جو پاکستان کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ دریں اثنا پی سی بی کے ڈائریکٹر انتخاب عالم نے کہا کہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے قبل بولنگ کوچ کی تقرری کردی جائے گی۔

ون ڈے کے بجائے ٹی ٹوئنٹی سیریز کی ٹرافی

پاکستان اور سری لنکا کے درمیان ون ڈے انٹرنیشنل سیریز کے آغاز کے موقع پر ٹرافی کی رونمائی کے وقت پاکستان کے کپتان مصباح الحق اور ان کے سری لنکن ہم منصب جیاوردنے سمیت صحافی یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ ان کا پرانی ٹرافی کے ساتھ فوٹو سیشن کرا دیا گیا۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ ٹی ٹوئنٹی سیریز کے لیے جو ٹرافی بنائی گئی تھی اسے

ون ڈے سیریز کے موقع پر بھی رکھ دیا گیا۔ تاہم ٹرافی میں جس جگہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل سیریز تحریر تھا اسے دوسری جانب کردیا گیا تاکہ وہ تصویر میں نہ آجائے۔ تقریب کے دوران جب میڈیا نے مصباح الحق کی توجہ اس جانب دلائی تو انہوں نے مصلحتاً خاموشی اختیار کرلی۔ ٹرافی کی رونمائی کی تقریب کینڈی کے ٹیم ہوٹل میں ہوئی۔ کینڈی سے پالی کیلے اسٹیڈیم کا فاصلہ بیس کلومیٹر ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا محمد حفیظ قیادت کے بوجھ تلے دب چکے ہیں؟......

پاکستان کرکٹ میں کپتانی کو لے کر بہت سے کرکٹرز نے کڑوے گھونٹ پیے تو کچھ نے اپنے ناپسندیدہ کرکٹرز کو دیوار سے لگانے کے لیے کپتانی کا سہارا لیا تو کبھی چند کرکٹرز نے مخالف کرکٹر کے کپتان بننے پر اپنے ذاتی مفاد کی خاطر پاکستان کرکٹ کو نقصان پہنچایا، پاکستان کرکٹ کا ماضی ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ ستمبر 1995 میں پاکستان کرکٹ بورڈ نے رمیز راجہ کو قیادت کی مسند پر بٹھایا تو سری لنکا کے خلاف پشاور کا پہلا ٹیسٹ 40 رنز سے جیتنے کے باوجود قومی ٹیم 3 ٹیسٹ کی سیریز 1-2 سے ہار گئی۔ سابق کپتان وسیم اکرم اور وقار یونس دوران سیریز فٹنس مسائل سے دوچار ہوئے، لیکن اس سے بھی حیران کن امر یہ تھا کہ پشاور میں سری لنکا کے 5 بیٹسمینوں کو 55 رنز کے بدلے پویلین لوٹانے والے وسیم اکرم نے دوسری اننگز میں ہمیسٹرنگ انجری کے سبب بولنگ نہیں کی، البتہ دوسرے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں انہوں نے 13 اوورز ضرور کرائے لیکن ایک بار پھر وہ دوسری اننگز میں بولنگ کے قابل نہ رہے، اسی سیریز میں سابق کپتان عامر سہیل نے تین ٹیسٹ میچوں میں 116.3 اوورز کرائے، اپریل 1997 میں دورہ سری لنکا جو رمیز راجا کے کیریئر کا بھی آخری دورہ ثابت ہوا، وہاں تو کولمبو میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میں حد ہی ہوگئی، آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ سری لنکا کی دوسری اننگز میں پاکستان کی بولنگ کا آغاز سلیم ملک کے ساتھ اعجاز احمد نے کیا۔ قومی ٹیم کے سابق کوچ وقار یونس جواب آسٹریلوی ٹیم کے بولنگ کوچ بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں، انہوں نے 17 ٹیسٹ پاکستان کے لئے کپتان بن کر کھیلے، لیکن ان میں سے 13 ٹیسٹ میچوں میں راشد لطیف اور 3 ٹیسٹ میچوں میں معن خان وکٹ کیپر رہے، قومی ٹیم کے سابق کپتان عامر سہیل کے بقول ایسا اس لئے ہوا کہ وقار یونس ایک تو راشد لطیف کے ساتھ یو بی ایل میں کھیلا کرتے تھے، دوسرا یہ کہ معین خان کو اپنی کپتانی میں نہ کھلانے کا وقار یونس کا فلسفہ یہ ہوسکتا ہے کہ معین خان سابق کپتان وسیم اکرم سے زیادہ قریب تھے۔ لیکن اس کے برعکس 2000 کے دورہ ویسٹ انڈیز میں معین خان نے اپنی کپتانی میں وقار یونس کو تمام 3 ٹیسٹ میچ کھلائے، حالاں کہ وقار یونس وہاں 6 اننگز میں صرف 5 وکٹ ہی لے پائے تھے۔ پاکستان کرکٹ میں دوستیاں اور لڑائیاں کوئی نئی بات نہیں لیکن ماضی کے برعکس نہ تو ٹیم میں وہ سپر اسٹارز ہیں، نہ اس پائے کے کرکٹرز لیکن افسوس کہ خیالات ماضی جیسے ہی ہیں، حسد، اقربا پروری اور پاور گیم ایک بار پھر پاکستان کرکٹ ٹیم میں جگہ بنا رہا ہے، اور اس کا

نتیجہ کیا ہوگا؟ سیدھا سا جواب ہے کہ اس کی قیمت قومی ٹیم کو ادا کرنا ہوگی، کہیں پاکستان ٹیم اچانک جیت جائے گی اور کہیں ہار کے بعد افسردہ چہرے دکھائی دیں گے۔ عام زندگی کی طرح پیسے کا جھگڑا ہمارے کرکٹرز کا بڑا مسئلہ ہے، جو میچ فیس کی قربانی دینے کے لئے کسی طور پر بھی تیار نہیں ہوتے، لیکن جب اپنے مخالف کرکٹر کو بٹھا کر کسی اور کو موقع دینے کی بات ہو تو بڑی بڑی باتیں کرنے لگتے ہیں، حیران کن بات یہ ہے کہ ہمارے کم عقل اور بھولے کرکٹرز اپنا موازنہ بھارتی کرکٹرز سے کرتے ہیں، بھارت میں کرکٹ اب ایک صنعت بنتی جارہی ہے، وہاں کرکٹ ان کے اپنے ملک میں کھیلی جاتی ہے، وہاں کرکٹ بورڈ نے کھلاڑیوں کے لئے جو ضابطہ اخلاق بنایا ہے، وہ کھلاڑیوں کو دیکھ کر نہیں تبدیل کیا جاتا، شاید یہی وجہ ہے کہ وہاں بورڈ اور کرکٹرز آمنے سامنے نہیں ہوتے لیکن ہمارے پاس تو شخصی جنگ کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ موجودہ ڈائریکٹر انٹرنیشنل کرکٹ انتخاب عالم صاحب کی رپورٹ پر ماضی میں شعیب ملک کپتانی سے گئے، انتخاب عالم سے اصولوں پر لڑنا یونس خان کو مہنگا پڑا اور تو اور شاہد آفریدی بھی تو انتخاب عالم صاحب کی رپورٹ پر زیر عتاب آئے۔ قومی ٹیم دورہ سری لنکا میں ٹی ٹوئنٹی سیریز نئے کپتان کے ساتھ نہ جیت سکی۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم نے چند ہفتے قبل ڈھاکا میں ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ جیتا لیکن 2012 میں پاکستان ٹیم کی اکثر شکستوں میں ان کی بیٹنگ لائن کی ناقص کارکردگی نمایاں ہے پاکستانی بیٹنگ کے بڑے بڑے برج بری طرح ناکام رہے چوتھے میچ میں 244 رنز ہدف کے تعاقب میں پاکستان نے ایک مرحلے پر دو وکٹ پر 166 رنز بنائے تھے پھر 179 رنز پر 9 وکٹ گر گئے پاکستان کے آخری 8 وکٹ 33 رنز پر گرے جن میں سے چھ بیٹسمین صفر پر آؤٹ ہوئے پاکستانی مضبوط بیٹنگ لائن 199 رنز پر زمین بوس ہوگئی پاکستان کے پانچ مستند اور صف اول کے بیٹسمینوں میں محمد حفیظ واحد بیٹسمین ہیں جنہوں نے آخری دس ون ڈے میچوں میں تین سو سے زائد رنز بنائے ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ٹی ٹوئنٹی کے کپتان محمد حفیظ ایک دن کی کرکٹ میں بھی قیادت کرنے کے خواب دیکھنے لگے ہیں، مصباح الحق کے قریبی ذرائع کہہ رہے ہیں کہ مصباح سمیت سینئر کرکٹرز کے لئے ون ڈے کرکٹ کے دروازے بند کرنے کی کوششیں شروع ہو چکی ہیں، گویا مختصر یہ کہ محمد حفیظ کپتانی کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہیں کھلاڑیوں سے اتنا دور نہ ہو جائیں کہ وہ اپنی پرفارمنس پر بھی توجہ نہ دے پائیں، اگر ایسا ہوا تو نتیجہ ٹیم سے ان کی بے دخلی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ (حسام نسیم)

☆☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلی ڈاکٹرو نے امپائرنگ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا..........

ویسٹ انڈیز سے تعلق رکھنے والے معروف امپائر بلی ڈاکٹرو نے بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے ایلیٹ پینل سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ بلی ڈاکٹرو نے بدنام زمانہ پاک، ویسٹ انڈیز اینٹیگا ٹیسٹ 2000 سے اپنے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ پاکستان نے ویسٹ انڈین سرزمین پر کئی یادگار مقابلے کھیلے جن میں سب سے زیادہ شہرت مئی 2000 میں سینٹ جانز، اینٹیگا میں کھیلے گئے سیریز کے آخری و فیصلہ کن ٹیسٹ کو ملی یہ ٹیسٹ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کے بہترین مقابلوں میں سے ایک میں شمار کیا جا سکتا ہے جس میں ویسٹ انڈیز نے انتہائی سنسنی خیز مقابلے کے بعد پاکستان کو محض 1وکٹ سے شکست دے کر سیریز 1-0 سے اپنے نام کی اور پاکستان کی مضبوط ٹیم کو ایک مرتبہ پھر کیریبین سرزمین سے نامراد لوٹنا پڑا آخری روز میچ کا آغاز ہوا تو ویسٹ انڈیز واضح طور پر حاوی تھا پاکستان کو کوئی معجزانہ کارکردگی ہی ایک یادگار فتح تک پہنچا سکتی تھی امپائرز خصوصا بلی ڈاکٹرو ابتدا ہی سے پاکستان کے حق میں فیصلے دیتے دکھائی نہ دیتے تھے جب ویسٹ انڈیز کا اسکور 157 تک پہنچا تو وسیم اکرم کی گیند پر ڈاکٹرو نے رام نریش سروان کا ایک

ایل بی ڈبلیو نہیں دیا وسیم اکرم بہت ناخوش تھے تاہم اسی اوور کی آخری گیند پر وہ امپائر سے اپنے حق میں فیصلہ لینے میں کامیاب ہو گئے اور ویسٹ انڈیز اپنی پانچویں وکٹ کھو بیٹھا وسیم اکرم اپنے عروج پر دکھائی دیتے تھے انہوں نے جمی ایڈمز سمیت تمام ویسٹ انڈین بلے بازوں کو نگنی کا ناچ نچایا اور دوسرے اینڈ سے یہ ذمہ داری ثقلین مشتاق سنبھالے ہوئے تھے دونوں کی شاندار گیند بازی ویسٹ انڈین بلے بازوں کے لیے بہت بڑا امتحان تھی لیکن ناقص امپائرنگ میزبان ٹیم کے ساتھ تھی امپائرز نے ریڈلے جیکبز اور جمی ایڈمز کو متعدد مواقع اور دیے خصوصا ایل بی ڈبلیو کا تو کوئی موقع پاکستان کو حاصل نہ کرنے دیا گیا تناؤ بھرے ماحول میں پاکستان نے رن آؤٹ کے ذریعے ویسٹ انڈیز کی چھٹی وکٹ حاصل کر لی چند اوورز کے بعد وسیم اکرم کی گیند پر فرینکلن روز کا ایک واضح ایل بی ڈبلیو امپائرز کی نذر ہو گیا پاکستانی ٹیم شدید غصے میں نظر آ رہی تھی ایک ایسا میچ جس میں بالرز شکست کے منہ سے فتح کو کھینچ لائے تھے امپائرز کی وجہ سے ایک مرتبہ پھر پاکستان کے ہاتھ سے نکل رہا تھا جب پانچویں دن کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا تو پاکستان کی بالنگ اپنے عروج پر پہنچ گئی وسیم اکرم نے پہلے ہی اوور میں جمی ایڈمز کو تین مرتبہ آؤٹ کیا ایک مرتبہ امپائر بلی ڈاکٹرو نے ایڈمز کو ایل بی ڈبلیو سے بچایا جبکہ اوور کی آخری دونوں گیندوں پر انہیں وکٹوں کے پیچھے کیچ آؤٹ نہیں دیا گیا حالانکہ گیند واضح طور پر ان کو بلے کو چھوتی ہوئی گئی تھی ایک ہی اوور میں تین زندگیاں ملنے کے بعد جمی ایڈمز کو کیا اعتماد حاصل ہوا ہوگا اس کا اندازہ آپ کو بخوبی ہو گیا ہوگا اگلے اوور میں وسیم اکرم نے دوسرے اینڈ سے ریون کنگ کو بولڈ کر دیا یہ وسیم اکرم کی 300 ویں ٹیسٹ وکٹ تھی اب پاکستان فتح سے محض ایک وکٹ کی دوری پر تھا جبکہ ویسٹ انڈیز کو 17 رنز درکار تھے۔ ٹیسٹ کرکٹ میں ریکارڈ مرتبہ صفر پر آؤٹ ہونے والے کورٹنی واش میدان میں اترے۔ اگلے اوور کی آخری گیند پر امپائر نے ثقلین مشتاق کی گیند پر کورٹنی واش کا ایک واضح آؤٹ دینے سے انکار کر دیا ری پلے سے صاف ظاہر تھا کہ گیند ان کے بلے کو چھونے کے بعد پیڈ پر لگی اور ہوا میں اچھلی اور پکڑ لی گئی لیکن امپائر صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔ ڈاکٹرو کو پاکستان اور سری لنکا کے درمیان جاری ایک روزہ اور بعد ازاں ٹیسٹ سیریز میں امپائرنگ کے فرائض انجام دینا تھے لیکن ایک خاندانی صدمے کے باعث وہ اس سیریز میں آخری مرتبہ فرائض بھی انجام نہ دے پائے اور اپنے وطن ڈومینیکا روانہ ہو گئے اور اب اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا یوں رواں سال مارچ میں جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ کے درمیان ہملٹن میں ہونے والا دوسرا ٹیسٹ امپائر کی حیثیت سے ان کا آخری معرکہ مقابلہ قرار پایا۔ 56 سالہ بلی ڈاکٹرو نے 38 ٹیسٹ، 112 ایک روزہ اور 17 ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی مقابلوں میں امپائرنگ کے فرائض انجام دیے جس میں آئی سی سی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2010 کا بارباڈوس میں ہونے والے انگلستان، آسٹریلیا فائنل بھی شامل تھا 3 جولائی 1955 کو ڈومینیکا میں پیدا ہونے والے ڈاکٹرو نے 4 اپریل 1998 کو کنگز ٹاؤن، سینٹ ونسنٹ میں ہونے والے ویسٹ انڈیز، انگلستان ایک روزہ مقابلے سے اپنے بین الاقوامی امپائرنگ کیریئر کا آغاز کیا اور ان کا پہلا ٹیسٹ 2000 کا بدنام زمانہ پاک، ویسٹ انڈیز اینٹیگا ٹیسٹ تھا جو بلی ڈاکٹرو کے ناقص فیصلوں کے باعث ویسٹ انڈیز محض ایک وکٹ سے جیتنے میں کامیاب ہوا تھا اس طرح پاکستانی شائقین کی ڈاکٹرو سے کچھ اچھی یادیں وابستہ نہیں کیونکہ پہلا ہی ٹیسٹ پاکستان ان کی ناقص کارکردگی کے باعث ہار گیا تھا انہیں 2004 میں آئی سی سی کے انٹرنیشنل پینل میں اور 2006 میں ایلیٹ پینل میں ترقی دی گئی ڈاکٹرو نے 14 سالہ کیریئر کے اختتام پر بین الاقوامی کرکٹ کونسل، ویسٹ انڈیز کرکٹ بورڈ اور اپنے اہل خانہ سمیت دیگر تمام دوستوں، ساتھیوں اور کرکٹ کھلاڑیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کیریئر کے دوران ان کی حوصلہ افزائی کی۔ 3 جولائی 1955 کو میریگیٹ ڈومینیکا میں جنم لینے والے بلی ریمنڈ ڈاکٹرو کو ساتھی توشاک کے نام سے پکارتے تھے۔ (کلیم عثمانی)

بلی ڈاکٹرو کے کیریئر ریکارڈز......

ٹیسٹ آغاز۔۔۔ ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان 25 تا 29 مئی 2000
آخری ٹیسٹ۔۔۔ نیوزی لینڈ بمقابلہ جنوبی افریقہ 15 تا 17 مارچ 2012
کیریئر ریکارڈز۔۔۔۔

بمقام	امپائر	ٹی وی امپائر	ریفری	مجموعی
آسٹریلیا	8	2	0	10
بنگلہ دیش	4	0	0	4
انگلینڈ	6	1	0	7
بھارت	4	0	0	4
نیوزی لینڈ	5	2	0	7
جنوبی افریقہ	7	1	0	8
سری لنکا	2	1	0	3
ویسٹ انڈیز	2	15	0	17
مجموعی	38	22	0	60

ون ڈے کیریئر آغاز۔۔۔۔۔ ویسٹ انڈیز بمقابلہ انگلینڈ بمقام کنگسٹن، 4 اپریل 1998
آخری ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔ جنوبی افریقہ بمقابلہ سری لنکا بمقام کمبرلے 20 جنوری 2012
کیریئر ریکارڈز۔۔۔

بمقام	امپائر	ٹی وی امپائر	ریفری	مجموعی
بنگلہ دیش	4	1	0	5
انگلینڈ	19	3	0	22
بھارت	6	2	0	8
جنوبی افریقہ	11	2	0	13
سری لنکا	20	0	0	20
یو اے ای	5	2	0	7
ویسٹ انڈیز	47	27	0	74
مجموعی	112	37	0	149

ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل آغاز۔۔۔ کینیا بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام ڈربن 12 ستمبر 2007
آخری ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل۔۔۔۔ آسٹریلیا بمقابلہ انگلینڈ بمقام برج ٹاؤن 16 مئی 2010

بمقام	امپائر	ٹی وی امپائر	ریفری	مجموعی
انگلینڈ	3	0	0	3
جنوبی افریقہ	6	3	0	9
ویسٹ انڈیز	8	4	0	12
مجموعی	17	7	0	24

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلی ڈاکٹروو

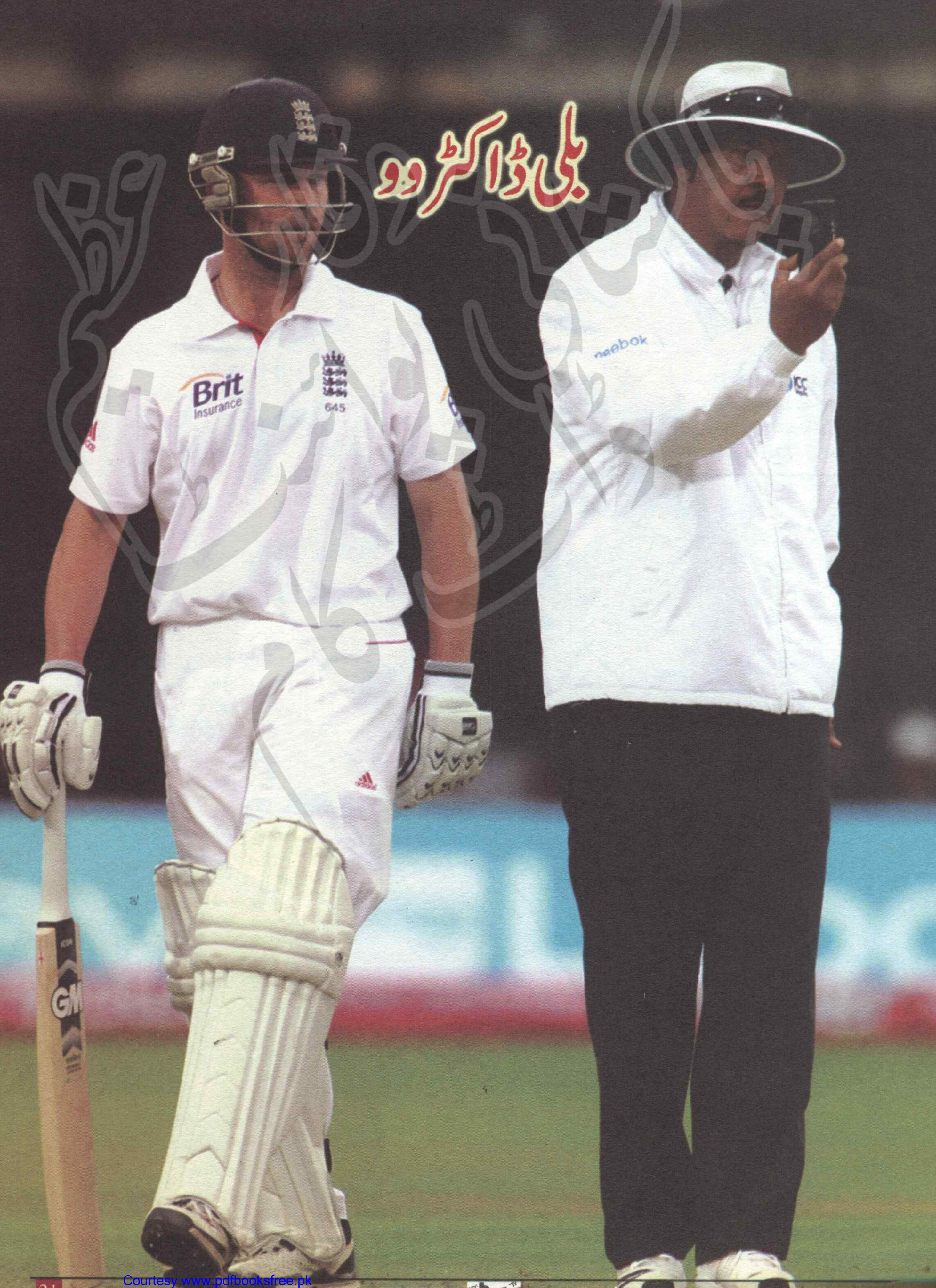

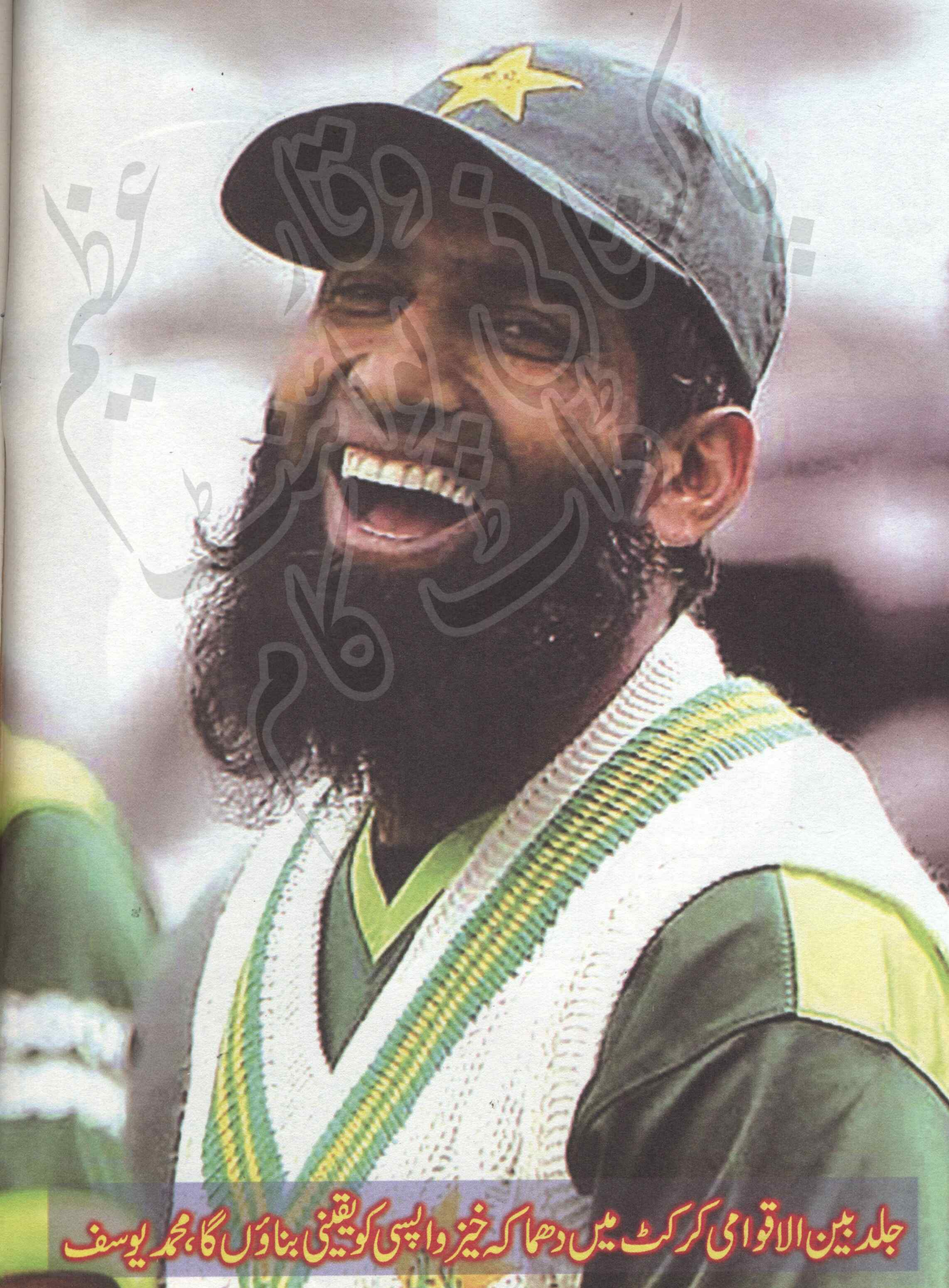

جلد بین الاقوامی کرکٹ میں دھماکہ خیز واپسی کو یقینی بناؤں گا، محمد یوسف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

2010 کے اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل نے پاکستان کرکٹ کے منظرنامے کو بدل کر رکھ دیا، ٹیم کو ازسرِ نو تشکیل دیا گیا اور ناقص فارم سے گزرنے والے چند کھلاڑی بھی اس کے رگڑے میں آ گئے جن میں رنز بنانے کی مشین محمد یوسف بھی شامل تھے۔ یوسف پاکستان کی تاریخ کے کامیاب ترین بلے بازوں میں سے ایک ہیں اور جاوید میانداد اور انضمام الحق کے بعد ملک کی جانب سے سب سے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ آپ اکیسویں صدی کی پہلی دہائی میں پاکستانی بیٹنگ لائن اپ کی ریڑھ کی ہڈی رہے ہیں اور اس دوران انہوں نے محیر العقول کارنامے انجام دیے لیکن مختلف تنازعات کے بعد گزشتہ تقریباً دو سالوں سے تک پاکستان کی نمائندگی سے محروم ہیں، جس کی دو وجوہات سب سے بڑی ہیں ایک تو ان کی ناقص فارم اور دوسری بڑھتی ہوئی عمر، یوسف اس وقت 37 سال کے ہیں۔ محمد یوسف نے آخری مرتبہ لارڈز کے بدنام زمانہ ٹیسٹ میچ میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔ ٹیسٹ میں 52 اور ایک روزہ میں 41 کے شاندار اوسط اور 39 سنچریوں اور 97 نصف سنچریاں، یہ زبردست اعداد و شمار ہیں محمد یوسف کے۔ پاکستان کے آخری ورلڈ کلاس بلے باز جن کے بعد سے پاکستان کی بلے بازی کے ساتھ بااعتبار کا نام لگانا کچھ مناسب نہیں رہا۔ ان کا کیریئر کرکٹ بورڈ کے ساتھ تنازعات، قیادت کے مسائل، دیگر جھگڑوں، ریٹائرمنٹ کے اعلانات اور پھر واپس لینے جیسے واقعات نے ان کے شاندار کیریئر کو دھندلا دیا۔ یہ وہی محمد یوسف ہیں جنہوں نے 2006 میں کلینڈر ایئر میں سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز بنانے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ 2009-10 کے تباہ کن دورِ آسٹریلیا کے بعد وہ پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے پابندی کا شکار ہو گئے۔ جس کے بعد یوسف نے تمام اقسام کی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا لیکن اسی سال کے وسط میں دورِ انگلستان میں پہلے ٹیسٹ میں بدترین کارکردگی کے بعد یوسف کو واپس بلایا گیا اور اس کے بعد مختصر عرصے کے لیے انہوں نے قومی ٹیم کے لیے خدمات انجام دیں اور نومبر 2010 میں جنوبی افریقہ کے خلاف متحدہ عرب امارات میں انہوں نے ایک روزہ مقابلے کی صورت میں اپنا آخری بین الاقوامی میچ کھیلا تاہم پاکستان کے نئے کوچ ڈیو واٹمور نے انہیں قومی کرکٹ ٹیم کے تربیتی کیمپ میں طلب کیا جس سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ محمد یوسف کی ٹیم میں دوبارہ واپسی ممکن ہو سکتی ہے۔ اسی تناظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک غیر ملکی ویب سائٹ نے ان سے لندن میں گفتگو کی جو کہ قارئین کیلئے پیش کی جا رہی ہے جس میں خاص طور پر ان کی قومی کرکٹ ٹیم میں واپسی زیرِ غور رہی۔

* کیا آپ خود کو عالمی کرکٹ میں واپسی کیلئے فٹ تصور کرتے ہیں؟

* میں سو فیصد فٹ ہوں، اور ہیڈ کوچ کے کڑے فٹنس ٹیسٹ پر پورا اترا ہوں اور اب جلد بین الاقوامی کرکٹ میں دھماکہ خیز واپسی کو یقینی بناؤں گا۔ 1998 میں بین الاقوامی کیریئر کا آغاز کرنے والے یوسف کا کہنا تھا کہ انہوں نے ہمیشہ پاکستان کے لیے کرکٹ کھیلی ہے اور اب بھی ملک کے لیے کرکٹ کھیلنے کے خواہاں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ سری لنکا کے خلاف سیریز پاکستان کے لیے کس قدر اہم ہے، اس لیے دو گھنٹے پر محیط فٹنس ٹیسٹ کے بعد کلیئر قرار دیا گیا۔ جسمانی طور پر میں مکمل فٹ اور ذہنی طور پر تو اس سے بھی بہتر ہوں۔ میں پاکستان کی جانب سے کھیلنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوں، اور یہ سلیکٹرز پر منحصر ہے کہ مجھے منتخب کریں۔ پاکستان کے لیے کھیلنے کی خواہش میں اب بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ برطانیہ آمد سے قبول میں لاہور میں تھا جہاں میں نے نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں فٹنس ٹیسٹ دیا اور اسے پاس بھی کیا۔ مجھے یقین ہے کہ مجھے سلیکٹرز کی جانب سے ایک اور موقع دیا گیا تو میں انہیں مایوس نہیں کروں گا۔

*مزید کتنا عرصہ آپ کرکٹ کھیل سکتے ہیں؟

2007 میں وزڈن کرکٹر آف دی ایئر اور آئی سی سی ٹیسٹ کرکٹر آف دی ایئر قرار دیے جانے والے اس عظیم بلے باز کا موقف تھا کہ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ کتنا عرصہ مزید بین الاقوامی کرکٹ کھیل سکتا ہے، لیکن جب تک کسی کھلاڑی کا جسم ساتھ دے اور بلا بھی رنز اگلا رہے، تب تک وہ کیریئر جاری رکھ سکتا ہے، اس میں عمر کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اسی طرح جب تک میں رنز بنا رہا ہوں اور خود کو فٹ محسوس کر رہا ہوں بین الاقوامی کرکٹ میں پاکستان کے لیے اپنی خدمات سرانجام دیتا رہوں گا۔

* کیا خواہش ہے کہ واپسی پر کوئی کارنامہ انجام دینا ہے؟

*محمد یوسف جنہوں نے 2009 میں پاکستان کے آخری دورہ سری لنکا میں بھی سنچری داغی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ بین الاقوامی کرکٹ میں واپسی کے ساتھ ہی ملک کے لیے طویل اننگز کھیلوں۔

*غیر ملکی کوچ کی تقرری ٹیم کیلئے مفید ہو گی؟

*میں تو غیر ملکی کوچ کی تقرری پر بہت خوش ہوں ڈیو واٹمور نے جس طرح پہلے سری لنکا کو 1996 میں ورلڈ چیمپئن بنوایا، اس کے بعد بنگلہ دیش کے ساتھ بھی انہوں نے سخت محنت کی اور اب پاکستان کو ایشین چیمپئن بنوایا ہے، تو مجھے یقین ہے کہ وہ مستقبل میں بھی پاکستان کی بڑی فتوحات میں اہم کردار ادا کریں گے اور جس طرح وہ لڑکوں پر محنت کر رہے ہیں اس سے یقیناً پاکستانی ٹیم اور تمام کھلاڑیوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

*قیادت کی خواہش تو دل میں مچلتی ہو گی؟

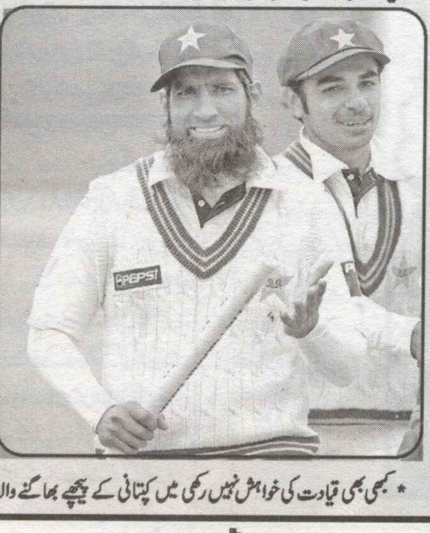

* کبھی بھی قیادت کی خواہش نہیں رکھی میں کپتانی کے پیچھے بھاگنے والا شخص نہیں ہوں بلکہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق بہترین کھیل پیش کرنے کا خواہاں رہا ہوں۔

* کونسا گراؤنڈ آپ کا پسندیدہ رہا ہے؟

*دنیا بھر کے میدانوں میں مجھے اپنا ہوم گراؤنڈ یعنی لاہور کا قذافی اسٹیڈیم پسند ہے کیونکہ یہ میرے لیے خوشگوار یادوں کا حامل ہے اور اس میدان پر میں نے چند یادگار اننگز کھیلیں۔ اس کے علاوہ لارڈز کا میدان مجھے بہت پسند ہے یہ کرکٹ کا گھر ہے اور یہاں میدان میں قدم رکھتے ہی الگ ہی احساسات جنم لیتے ہیں۔

* کیریئر میں سب سے سخت ٹیم کسے سمجھتے ہیں؟

*میں نے اپنے کیریئر میں میں نے آسٹریلیا کو سب سے سخت ٹیم سمجھا ہے۔ کسی بھی طرز کی کرکٹ میں وہ آپ کو رتی برابر بھی موقع نہیں دیتا اور بلاشبہ بہت مشکل حریف ہیں گو کہ بالنگ کے شعبے میں اب وہ کچھ کمزور ہیں کیونکہ شین وارن اور گلین میک گرا جیسے بالرز کا متبادل ملنا ناممکن تھا موجودہ ٹیم میک گرا اور وارن کی سطح کا عشر عشیر بھی نہیں ہے جو اس وقت تمام طرز کی کرکٹ میں ٹیم کی کارکردگی کو ٹھیس پہنچا رہی ہے۔ گو کہ بھارت روایتی حریف ہے اور ان کے خلاف کھیلتے ہوئے الگ ہی احساس ہوتا ہے لیکن آسٹریلیا سخت ترین حریف رہا ہے۔

*سڈنی ٹیسٹ کی تلخ یادیں آپ آج بھی نہیں بھلا سکے ہونگے؟

* 2010 کے بدنام زمانہ سڈنی ٹیسٹ کی تلخ یادیں تازہ کرتے ہوئے محمد یوسف کا کہنا تھا کہ آسٹریلیا کا مقابلہ کرنا اور سڈنی کے میدان میں انہیں اننگز کی شکست کے دہانے پر لاکھڑا کرنا اپنی نہاد میں خود بڑی کامیابی تھی جیت اور ہار کھیل کا حصہ ہے اور شائقین اور ذرائع ابلاغ کو ہمیں سراہنا چاہیے تھا کہ پہلی بار کوئی پاکستانی ٹیم آسٹریلیا کو اس کے میدان میں اس حد تک مجبور کرنے میں کامیاب ہوئی کہ وہ اننگز کی شکست سے دوچار ہو رہا تھا ہماری ٹیم اس وقت آسٹریلیا کے مقابلے میں کافی کمزور تھی ہمارا بالنگ اٹیک تو اچھا تھا لیکن بیٹنگ لائن اپ بہت ناتجربہ کار تھی پوری ٹیم میں صرف میں تجربہ کار بلے باز تھا اور سڈنی میں ٹیسٹ ہارنے کے باوجود میرے خیال میں ہم نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی شائقین اور ذرائع ابلاغ کو صرف حتمی نتیجے کے بجائے دیگر تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر بات کرنی چاہیے تھی کہ ایک بہت ناتجربہ کار ٹیم نے آسٹریلیا کے خلاف اچھی کارکردگی دکھائی ہمارے ارادے فتح کے تھے لیکن ہم ہار گئے یہ کھیل کا حصہ ہے فیلڈنگ میں اچھے اور برے دن آتے ہیں کوئی بھی جان بوجھ کر غلطی نہیں کرتا اور سڈنی ٹیسٹ میں بھی ایسا ہی ہوا 1999 میں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کا میچ دیکھیں ہرشل گبز نے جان بوجھ کر اسٹیو واہ کا کیچ نہیں چھوڑا تھا لیکن جنوبی افریقہ ہار گیا۔

*شین وارن اور مرلی دھرن کا تقابل کیسے کریں گے؟

*ان دونوں کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں ہے وارن الگ سطح کے اسپنر تھے لیکن ان کے پائے کا میں نے ایک ہی اسپنر دیکھا ہے وہ تھا پاکستان کا ثقلین مشتاق ریکارڈز اور اعداد و شمار کو ایک طرف رکھیں تو میں وارن، مرلی اور ثقلین کے خلاف کھیلنے کے تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے وارن کو پہلا درجہ دوں گا اور اس کے بعد ثقلین کو۔

محمد یوسف کے کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	4s	6s	Ct
Tests	90	156	12	7530	223	52.29	14372	52.39	24	33	957	51	5
ODIs	288	273	40	9720	141*	41.71	12942	75.10	15	64	785	90	8
T20Is	3	3	0	50	26	16.66	43	116.27	0	0	5	1	1

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹنڈولکر اور سہواگ کی وکٹ حاصل کرنے کا خواب آنکھوں میں سجا رکھا ہے...... محمد عرفان

کرکٹ کا حسن تیز بالرز ہیں، اور ان میں سے کئی تو بلے بازوں کے لیے دہشت کی علامت بھی رہے ہیں خصوصاً طویل قامت کے حامل بالرز ہمیشہ بلے بازوں کے لیے سخت مشکلات کا باعث بنتے رہے ہیں۔ پاکستان میں وسیم اکرم سے لے کر شبیر احمد اور محمد زاہد اور ویسٹ انڈیز میں جوئیل گارنر سے لے کر میلکم مارشل اور پھر کرٹلی ایمبروز اور کورٹنی واش تک، جہاں جہاں طویل قامت کے تیز بالرز نے قدم رکھا، بلے بازوں کو تگنی کا ناچ نچا کر دکھایا۔ اس وقت دنیائے کرکٹ میں طویل قامت کے دو بالرز ہیں جن کا مستقبل روشن ہے۔ ایک بھارت کے ایشانت شرما اور دوسرے پاکستان کے محمد عرفان۔ محمد عرفان کا تعلق پاکستان کی تاریخ کے تیز ترین گیند بازوں میں سے ایک محمد زاہد کے قصبے گگومنڈی سے ہے اور وہ 'سوئنگ بالنگ کے شہنشاہ 'وسیم اکرم کو اپنا آئیڈیل مانتے ہیں اور ان کی اب بھی خواہش ہے کہ وہ وسیم اکرم سے بالنگ کے گر سیکھیں۔ اس وقت کولکتہ نائٹ رائیڈرز کے بالنگ کوچ کے فرائض انجام دینے والے وسیم اکرم پوری دنیا خصوصاً پاکستان کے تیز بالرز کے لیے ایک مقناطیسی کشش رکھتے ہیں اور تقریباً تمام ہی نوجوان تیز بالرز کا یہ خواب ہوتا ہے کہ وہ اتنے بڑے بالر سے کچھ سیکھ سکیں۔ تقریباً 7 فٹ قد کے حامل محمد عرفان کو انڈین پریمیئر لیگ کی ٹیم کولکتہ نائٹ رائیڈر نے اپنے کیمپ میں شامل کیا تھا اور اس وقت پاکستان ٹیم کے موجود کوچ ڈیو واٹمور، جو اس وقت کولکتہ کے کوچ تھے، محمد عرفان سے کافی متاثر ہوئے تھے اور ان کی خواہش تھی کہ نائٹ رائیڈرز کو عرفان کی خدمات حاصل کرنے کا موقع ملے۔ محمد عرفان جو پاکستان کی جانب سے دو ایک روزہ مقابلے کھیل چکے ہیں نے کرکٹ ویب سائٹ سے گفتگو میں اس عزم کا اظہار کیا کہ ملک کی نمائندگی کا موقع ملنے پر غیر متاثر کن کارکردگی پیش کرنے کے باوجود جلد ہی قومی کرکٹ ٹیم میں مستقل حیثیت حاصل کرلیں گے اور اپنے آئیڈیل وسیم اکرم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کے لیے فتوحات سمیٹنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

کب احساس ہوا کہ تم قومی ٹیم کا حصہ بن سکتے ہو؟

☆ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ستمبر 2010 میں مجھے قومی اسکواڈ کا حصہ بنایا گیا تھا، جس سے چند ماہ قبل میں تربیت کے لیے نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں موجود تھا جب وسیم اکرم پہلی مرتبہ میری موجودگی میں وہاں آئے وہ مجھ سے مل کر کافی خوش ہوئے اور کہا کہ تمہارا قد تو مجھ سے بھی لمبا ہے، تم بیٹسمینوں کے لیے کافی پریشانی کا سبب بن سکتے ہو پھر انہوں نے مجھے چند ٹپس دیں جس سے میری بالنگ میں کافی بہتری آئی جبکہ اس مختصر سی ملاقات میں انہوں نے میرے بالنگ ایکشن میں بھی کچھ بہتری کروائی اس کے علاوہ ابھی پاکستان کرکٹ بورڈ کے زیر اہتمام لگنے والے فاسٹ بالرز کیمپ میں سرفراز نواز نے بھی مجھے کافی مفید مشورے دیئے ہیں جبکہ وقار یونس نے قومی ٹیم کی کوچنگ کے دوران بھی مجھ پر کافی محنت کی۔

ٹیم سے باہر رہنے پر دکھ نہیں ہوتا؟

☆ ٹیم سے باہر ہونے پر افسردہ ضرور ہوں لیکن ہمت نہیں ہاری ہے۔ جانتا ہوں کہ سخت محنت ایک مرتبہ پھر بین الاقوامی کرکٹ میں واپس لے آئے گی۔ حال ہی میں پاکستان کرکٹ ٹیم کے کوچ ڈیو واٹمور کے ساتھ نیشنل کوچنگ سینٹر میں ہونے والے سیشن میں قومی کوچ نے مجھے کہا کہ تمہیں انٹرنیشنل کرکٹ کے لیے جلد میدان میں اتار دیا گیا تھا، تم پر مزید محنت کرنی چاہیے تھی لیکن مجھے آج بھی افسوس ہے کہ میں موقع ملنے کے باوجود کچھ زیادہ اچھی کارکردگی پیش نہیں کر سکا دراصل میں کافی لمبا سفر کر کے انگلستان پہنچا تھا جس کی وجہ سے تھکا ہوا تھا لیکن میں اسے بہانے کے طور پر پیش نہیں کر رہا میں درحقیقت شرمندہ ہوں کہ نہ صرف میں اس وقت کے کپتان شاہد آفریدی اور کوچ وقار یونس اور دیگر کھلاڑیوں کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکا بلکہ میں نے قوم کو بھی مایوس کیا لیکن اب میں فٹنس اور بالنگ پر بھرپور محنت کر رہا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ ڈومیسٹک ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ کے محض چار میچوں میں میں نے 15 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا اب امید ہے کہ جلد پاکستانی ٹیم میں واپس آؤں گا اور میری واپسی قومی ٹیم کے مستقل فاسٹ بالر کی حیثیت سے ہوگی۔

آئی پی ایل میں کھیلنے کا موقع ملا تو قبول کرلیں گے؟

☆ مجھے یاد ہے کہ سری لنکا میں کولکتہ نائٹ رائیڈر کے لگنے والے کیمپ میں مجھے ڈیو واٹمور سمیت متعدد کھلاڑیوں نے میری کارکردگی کو سراہا تھا لیکن وہ ماضی کا قصہ ہے لیکن اب جبکہ ایک مرتبہ پھر پاکستانی کھلاڑیوں کی آئی پی ایل میں شمولیت کے اشارے مل رہے ہیں تو میری کوشش ہوگی کہ اچھی کارکردگی پیش کر کے نہ صرف پاکستانی ٹیم میں جگہ بناؤں بلکہ کولکتہ نائٹ رائیڈرز کی نمائندگی کا جو موقع ضائع ہوگیا تھا اسے بھی حاصل کرسکوں اب بھی کولکتہ نائٹ رائیڈر کی انتظامیہ سے میرے روابط ہیں۔

یارکرز پر آپ نے کوئی خاص توجہ دی ہے؟

☆ تیز بالرز کی یارکرز بلے بازی کی دنیا کے بڑے بڑے بتوں کو زمین چاٹنے پر مجبور کرتے رہے ہیں اور تاریخ کے تمام عظیم تیز بالرز اس گیند پر مکمل عبور رکھتے تھے اور میں نے بھی اس گیند پر خصوصی محنت کی ہے۔ یارکرز کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اور تیز بالرز کے لیے تو یہ گیند خاص ہتھیار ہوتی ہے میں پہلے یارکر کرتا تھا تو درست ترین جگہ پر نہیں پڑتا تھا لیکن ابھی تربیتی کیمپوں میں اور ڈومیسٹک سیزن میں نے اپنی یارکرز اور ان سوئنگ گیندوں پر کافی محنت کی ہے آؤٹ سوئنگ پر مجھے پہلے ہی عبور حاصل تھا جبکہ وسیم اکرم اور وقار یونس سے ملنے والی ریورس سوئنگ کی ٹپس نے میری صلاحیتوں میں مزید اضافہ کردیا ہے۔ اب میں نئے اور پرانے دونوں گیندوں سے حریف بلے بازوں کو پریشان کرسکتا ہوں۔

کسی کھلاڑی کی وکٹ لینے کا خواب دیکھا ہے؟

☆ جس طرح ہر گیند باز کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی خاص کرکٹر کو ضرور آؤٹ کرے، بالکل اسی طرح میں نے بھی آنکھوں میں ایک خواب سجا رکھا ہے کہ کسی میچ میں بھارت کے لٹل ماسٹر سچن ٹنڈولکر اور ماسٹر بلاسٹر وریندر سہواگ کو پویلین واپس بھیجیں۔

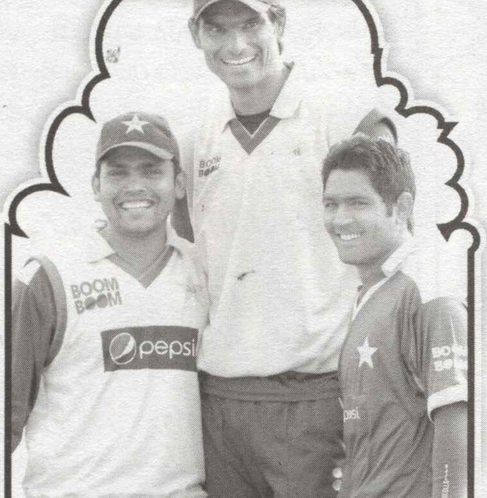

سینٹرل کانٹریکٹ میں آپ کا نام نہیں تھا افسوس تو ہوا ہوگا؟

☆ بورڈ نے جن کھلاڑیوں کو معاہدے سے نوازا ہے، وہ اس کے مستحق تھے۔ میں سخت محنت کروں گا تاکہ اگلی مرتبہ میں کانٹریکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاؤں۔

☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نئی گیند پر والد کے ہمراہ کام کررہا ہوں: عثمان قادر

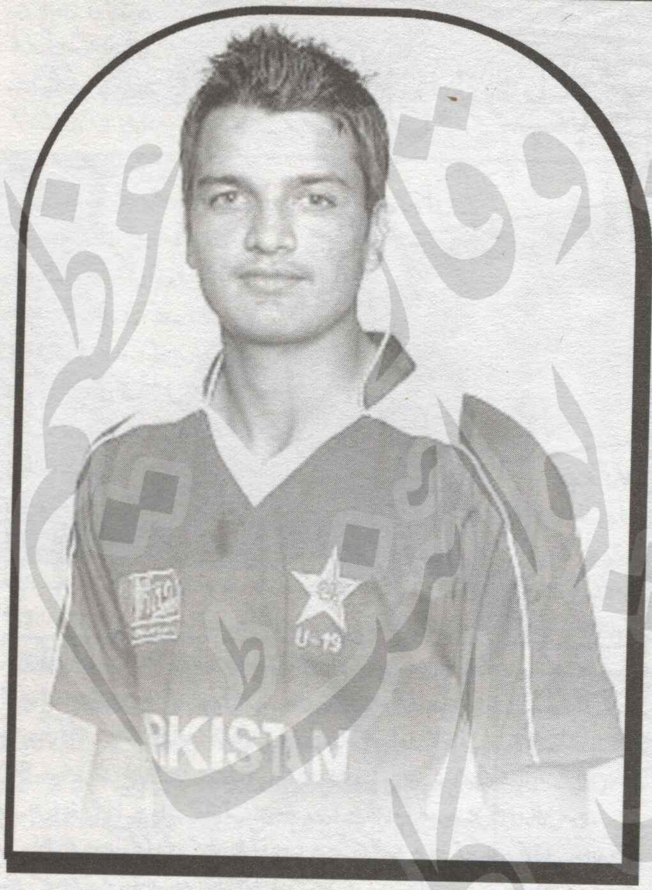

کرکٹ کی تاریخ میں لیگ اسپنرز نے محیر العقول کارنامے انجام دیے ہیں اور ہمیشہ اپنی ٹیموں کی فتوحات میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، پاکستانی لیجنڈرری گگلی ماسٹر عبدالقادر ہوں یا آسٹریلیا کے عظیم شین وارن، سب نے ہی اپنے ادوار میں وکٹوں پر بیٹسمینوں کو عملی طور پر نچایا۔ کچھ ایسا ہی ایک لیگ اسپنر پاکستان کو انڈر 19 کرکٹ میں موجود ہے اور اس اسپنر کو لیگ اسپن بالنگ کا گر موروثی طور پر اپنے والد عبدالقادر سے ملا ہے۔ جی ہاں ! ہم بات کررہے ہیں عثمان قادر کی، جو عبدالقادر کے صاحبزادے ہیں۔ حال ہی میں ان سے خصوصی گفتگو کی گئی جس میں انہوں نے آسٹریلیا میں ہونے والے انڈر 19 عالمی کپ کے حوالے سے تیاریوں اور مستقبل کے ارادوں سے چند باتیں کیں۔

لیگ اسپنر پر عائد ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہوں، اس لیے چاہتا ہوں کہ اس مفروضے کو بھی غلط ثابت کروں کہ 'لیگ اسپنر میچ ونر ضرور ہوتا ہے لیکن رنز زیادہ دیتا ہے

:: ورلد کپ کیلئے آپ کی کیا تیاریاں رہی ہیں؟

:: ورلڈ کپ کھیلنے کے لیے ہم بھرپور تیاری کررہے ہیں لیکن اس سے قبل ہونے والا جونیئر ایشیا کپ ہماری توجہ کا زیادہ بڑا مرکز ہے کیونکہ اس کے ذریعے عالمی کے تیاریوں کے لیے کافی مدد ملے گی اور اس سے ہمیں اہم ٹورنامنٹ سے قبل اپنی خامیوں کا بھی اندازہ ہوسکے گا۔ اس ٹورنامنٹ میں کارکردگی ہی کی بنیاد پر ہم عالمی کپ کے لیے درست ترین حکمت عملی مرتب کرسکیں گے۔

:: لیگ اسپنر پر عائد ذمہ داریوں سے آپ آگاہ ہونگے؟

:: لیگ اسپنر پر عائد ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہوں، اس لیے چاہتا ہوں کہ اس مفروضے کو بھی غلط ثابت کروں کہ 'لیگ اسپنر میچ ونر ضرور ہوتا ہے لیکن رنز زیادہ دیتا ہے' میں اپنی فلائٹڈ گیند اور گگلی پر خصوصاً محنت کررہا ہوں جس کے بعد لائن و لینتھ کے کنٹرول کے باعث نہ صرف حریف بلے بازوں کو آسانی سے رن لینے سے روکیں گی بلکہ ٹیم کے لیے زیادہ سے زیادہ وکٹیں حاصل کریں گی۔

:: کوئی نئی گیند متعارف کرانے کا ارادہ ہے؟

::: انڈر 19 ورلڈ کپ میں لیگ اسپن کی ایک نئی ڈلیوری متعارف کرواؤں گا، فی الحال اس ڈلیوری پر اپنے والد عبدالقادر کے ہمراہ کام کررہا ہوں اور جلد ہی اس کا کوئی نام بھی رکھوں گا۔

:: کوئی خواہش جو پوری ہونے کی تمنا ہو؟

::: دنیائے کرکٹ کے تمام ہی کھلاڑیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی بہتر سے بہتر بنائیں، میں بھی اپنے دل میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ ہر میچ میں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے ذریعے ٹیم کو فتح راہ پر ڈالنے کی کوشش کروں کیونکہ ذاتی ریکارڈز کے بجائے ٹیم کی فتوحات کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔

:: ٹیم کے کمبینیشن کے متعلق کیا کہیں گے؟

::: انڈر 19 ٹیم کے موجودہ کمبی نیشن کے حوالے سے پاکستان کرکٹ بورڈ نے ایک انتہائی متوازن سائیڈ بنائی ہے جس کی بیٹنگ لائن بھی عمدہ ہے اور بالنگ لائن اپ بھی لاجواب، اور سونے پر سہاگہ کہ کوچز نے فیلڈنگ پر سخت محنت کی ہے جس کے نتیجے میں ہماری فیلڈنگ بھی بہتر ہوچکی ہے اور اس کا بھی ہماری فتوحات میں کلیدی کردار ہوگا۔

ہر بیٹے کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے باپ کا نام روشن کرے بالکل اسی طرح عثمان قادر نے بھی خود سے عہد کررکھا ہے کہ وہ اپنے والد عبدالقادر کے نام کو اس طرح آگے لے کر بڑھیں گے کہ کبھی ان کا نام نیچا نہ ہو اور اپنے والد کی طرح وہ پاکستان کے لیے ایک میچ ونر بالر کے طور پر پہچانے جائیں اور اتنا ہی لمبا عرصہ ملک کے لیے کرکٹ کھیل سکیں۔ عثمان قادر نے کہا کہ وہ والد کی طرح بڑے ریکارڈ بنانے کا دعوی تو نہیں کرسکتے البتہ ان کے نقش قدم پر پاکستان کے لیے حریف بلے بازوں کی وکٹیں ضرور اکھاڑتے رہیں گے۔

عثمان قادر کا ماننا ہے کہ انڈر 19 ٹیم کے کپتان بابر اعظم کے علاوہ امام الحق، عمر وحید، محمد نواز، سمیع اسلم اور عرفان عادل جیسے کھلاڑیوں کی موجودگی میں ہمارے امکانات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ ہم ایشیا کپ اور پھر عالمی کپ کے ٹائٹل جیتیں۔

پاکستان کرکٹ ٹیم میں جگہ پانے کے خواب پر عثمان قادر کا کہنا تھا کہ میں نے اس خواب کو اپنا عزم بنالیا ہے اور مجھے اللہ کی ذات سے پورا یقین ہے کہ 2013 یا 2014 تک پاکستان کی قومی ٹیم میں مستقل رکن کی حیثیت سے شامل

دنیائے کرکٹ کے تمام ہی کھلاڑیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی بہتر سے بہتر بنائیں، میں بھی اپنے دل میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ ہر میچ میں اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے ذریعے ٹیم کو فتح راہ پر ڈالنے کی کوشش کروں کیونکہ ذاتی ریکارڈز کے بجائے ٹیم کی فتوحات کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں

کرلیے جائیں گے۔

انہیں ابھی تک انگلستان کی کسی کاؤنٹی کی جانب سے کھیلنے کی پیشکش تو نہیں ہوئی البتہ کرکٹ آسٹریلیا نے انہیں ایمرجنگ پلیئرز کے لیے لگائے جانے والے کیمپ میں طلب کیا ہے۔ اس سلسلے میں عثمان قادر اور کرکٹ آسٹریلیا کے درمیان تمام معاملات طے پاچکے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ عالمی کپ کے بعد وہ اس ایمرجنگ پلیئرز کیمپ میں میں شرکت کے لیے آسٹریلیا روانہ ہوجائیں گے۔ جہاں 9 ماہ کے عرصے میں اپنی بالنگ کو مزید نکھاریں گے۔ عثمان قادر نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ کیمپ میری آسٹریلیا کی بگ بیش ٹی ٹوئنٹی لیگ میں شمولیت کی راہ ہموار کرے گا جبکہ انڈر 19 عالمی کپ میں وہ اچھی کارکردگی دکھا کر انڈین پریمیئر لیگ تک بھی رسائل حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کامران اکمل بطور بلے باز ٹیم میں واپسی کیلئے تیار......

بلے بازوں کی بدترین کارکردگی اور تکنیکی مسائل کے باعث پاکستان کرکٹ کے کرتا دھرتا ایک مرتبہ پھر پرانے مہروں کی جانب دیکھنے پر مجبور دکھائی دے رہے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ وکٹوں کے پیچھے، اور آگے بھی، سنگین مسائل سے دوچار رہنے والے کامران اکمل ایک مرتبہ پھر ٹیم میں واپسی کے امیدوار بن گئے۔ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2012 میں محض دو ماہ رہ گئے ہیں اور پاکستان کی کارکردگی میں ابھی تک تسلسل نہیں آیا بلے باز مسلسل ناکام ہو رہے ہیں اور نچلے آرڈر میں پاکستان کو ایک ایسے باصلاحیت بلے باز کی ضرورت ہے، جو حتمی لمحات میں میچ کو ہاتھ سے نہ نکلنے دے شاید یہی وجہ ہے کہ اتنے مختصر وقت میں کسی نئے مہرے کو آزمانے سے زیادہ موثر ایک آزمودہ کھلاڑی کو شامل کرنا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ کامران اکمل ایک مرتبہ پھر ٹیم میں واپسی کے لیے پر تولتے دکھائی دے رہے ہیں آخری مرتبہ گزشتہ سال بھارت کے خلاف عالمی کپ 2011 کا سیمی فائنل کھیلنے والے کامران اکمل کا لاہور میں معروف ویب سائٹ سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ انہیں امید ہے کہ سلیکٹرز 15 ماہ تک پاکستان کی نمائندگی سے محروم رہنے کے بعد اب اگلے اجلاسوں میں ان کے نام پر ضرور غور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی رات میں کوئی ٹیم اچھی سے بری نہیں بن جاتی، شائقین کو صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے۔ قومی ٹیم میں تجربہ اور صلاحیت کی کمی نہیں ہے لیکن کبھی کبھار صورتحال ایسی ہو جاتی ہے کہ خصوصاً ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ٹیم دباؤ کا شکار ہو جاتی ہے۔ میرا انہیں خیال کہ ہدف کے تعاقب کے حوالے سے پاکستان کے ساتھ کچھ نفسیاتی مسائل ہیں، مسئلہ صرف اس دباؤ کو جھیلنا ہے ہدف کے تعاقب میں ہمارے سامنے انضمام کی صورت میں شاندار مثال موجود ہے اور میرے خیال میں موجودہ ٹیم کو انہی کے طریقے کو اپنانا چاہیے جیسا کہ مخصوص حریف گیند بازوں کو ہدف بنانا اور اسکور بورڈ کو مسلسل حرکت میں رکھنا اپنے عزائم اور آسٹریلیا کے خلاف محدود اوورز کی سیریز اور ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2012 کے حوالے سے کامران اکمل کا کہنا ہے کہ ان کا جارحانہ انداز اور ابتدائی لمحات میں فیلڈرز کے اوپر سے گیند کو اٹھا دینے کی صلاحیت پاکستان کو ایک متبادل آپشن فراہم کر سکتی ہے میں مکمل طور پر فٹ اور تیار ہوں اور نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں بھرپور تربیت کر رہا ہوں میں نے انضمام الحق سے بھی مشورے لیے ہیں البتہ اب یہ سلیکٹرز پر منحصر ہے کہ وہ مجھے ٹیم میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا نہیں لیکن میں ملک کی نمائندگی کا ایک اور موقع ملنے پر بہت خوش ہوں گا کامران اکمل کا کہنا تھا کہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ جیسے بڑے ٹورنامنٹس میں تجربہ بہت اہم کردار ادا کرے گا اور تجربے کی حامل ٹیموں کو دوسروں پر برتری حاصل ہوگی انہوں نے کہا کہ اگر ٹیم میں بطور بلے باز جگہ بنتی ہے تو وہ کوچ، کپتان اور سلیکٹرز کے کہنے پر وکٹ کیپر کا کردار چھوڑ سکتے ہیں پاکستان کے وکٹ کیپر کامران اکمل نے دورہ سری لنکا کے لئے عدم انتخاب پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ مستقل نظر انداز کیوں کیا جا رہا ہے۔ دورہ سری لنکا کے لیے کامران اکمل کو پاکستان کے ٹی ٹوئنٹی، ایک روزہ اور ٹیسٹ کسی بھی دستے کے لیے منتخب نہیں کیا گیا حالانکہ ٹیم میں کئی پرانے نام ایک مرتبہ پھر نظر آئے جیسا کہ محمد سمیع اور فیصل اقبال، بہرحال کامران اکمل نے کہا ہے کہ میں نے ڈومیسٹک سیزن میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور مکمل طور پر فٹ ہوں اور سب سے بڑھ کر اپنے وطن کے لیے کھیلنا چاہتا ہوں لیکن مجھے مستقل قومی کرکٹ ٹیم سے نظر انداز کیا جا رہا ہے جس کی وجہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ پاکستان کے چیف سلیکٹر اقبال قاسم کا کہنا ہے کہ کامران اکمل کو خود کو انتخاب کا اہل ثابت کرنے کے خود کو میچ فکسنگ کے الزامات کے حوالے سے کلیئر ثابت کرنا ہوگا۔ دوسری طرف اکمل کا یہ دعویٰ ہے کہ پی سی بی کی انٹیگریٹی کمیٹی کی جانب سے اس معاملے میں انہیں پہلے ہی کلیئرنس مل چکی ہے۔ اکمل کا کہنا ہے کہ مجھے کلیئرنس مل چکی ہے لیکن اگر میں پھر بھی غلط ہوں تو مجھ پر ہمیشہ کے لئے پابندی لگا دینی چاہیے۔ مگر یہ کوئی انصاف نہیں کہ مجھ پر الزامات لگائے جائیں کیونکہ میں اس حوالے سے آئی سی سی سمیت سب کو مطمئن کر چکا ہوں۔ پچھلے سال کامران اکمل نے پی سی بی کی جانب سے ہر چھ ماہ بعد تمام کھلاڑیوں کے اثاثہ جات اور بینک کھاتوں کی پڑتال پر رضامندی کا اظہار کیا تھا تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ تمام کھلاڑی کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں۔ اپنے کیریئر میں ابتدائی شہرت کے بعد کامران اکمل کو وکٹوں کے پیچھے کافی مشکلات کا سامنا رہا 10-2009 کے دورہ آسٹریلیا اور بعد ازاں عالمی کپ 2011 میں دوسرے درجے کی وکٹ کیپنگ کے باعث وہ کڑی تنقید کا نشانہ بنائے گئے اور بالآخر عالمی کپ کے سیمی فائنل میں بھارت کے ہاتھوں شکست کے ساتھ ہی انہیں ٹیم سے خارج کر دیا گیا اور اسی سال وہ اپنے مرکزی معاہدے (سینٹرل کانٹریکٹ) سے بھی محروم ہو گئے۔

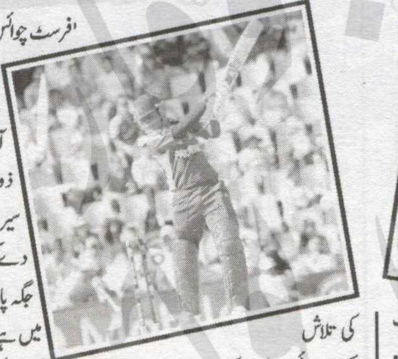

کامران اکمل عالمی کپ 2011 کے بعد سے قومی کرکٹ ٹیم کی نمائندگی سے محروم ہیں بلکہ درحقیقت وہ 2010 میں آسٹریلیا کے بدترین دورے کے بعد سے 'فرسٹ چوائس وکٹ کیپر' نہیں رہے۔ پاکستان ان کی جگہ سرفراز احمد، ذوالقرنین حیدر، محمد سلمان اور عدنان اکمل کو آزما چکا ہے۔ ان کی جگہ ٹیم میں شامل کیے گئے ذوالقرنین حیدر گزشتہ سال جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز کے دوران برطانیہ فرار ہونے کا کارنامہ انجام دے کر اپنی جگہ کھو چکے ہیں تاہم کامران اکمل ٹیم میں کم ہی جگہ پا سکے۔ پاکستان عرصہ دراز سے ایک اچھے وکٹ کیپر کی تلاش میں ہے۔ 90 کی دہائی کے وسط سے لے کر اکیسویں صدی کے ابتدائی سالوں تک یہ وہ وقت تھا جب پاکستان کو راشد لطیف اور معین خان کے اعلیٰ پائے کے وکٹ کیپرز میں سے ایک کو باہر بٹھانا پڑتا تھا لیکن اس کے بعد ایسا قحط الرجال آیا کہ پاکستان کے پاس سوائے کامران اکمل کے وکٹ کیپر کے لیے کوئی اور آپشن ہی نہیں تھا۔ گو کہ کامران کی بیٹنگ کی صلاحیتوں سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، انہوں نے پاکستان کی چند انتہائی یادگار فتوحات میں کلیدی کردار ادا کیا ہے لیکن ان کی وکٹ کیپنگ کی ناقص صلاحیت سب پر آشکار ہے، جس کی وجہ سے پاکستان کو چند تاریخی شکستیں بھی سہنا پڑی ہیں دور جدید کی کرکٹ میں وکٹ کیپرز کا کردار ماضی سے کہیں زیادہ اہم ہے کیونکہ امپائرز کے فیصلوں پر نظر ثانی کے نظام (ڈی آر ایس) کو اپنانے کے بعد وکٹ کیپر ہی وہ سب سے اہم کھلاڑی ہے جو درست ترین فیصلے کی جانب ٹیم کے دیگر کھلاڑیوں کی رہنمائی کر کے ان کے ریویو کو کارآمد بنا سکتا ہے دوسری جانب وکٹ کیپر کی سستی یا کیچ چھوڑنے سے بحیثیت مجموعی ٹیم کے مورال پر جتنا برا اثر پڑتا ہے، وہیں اس کی اچھی کارکردگی بھی پوری ٹیم کے حوصلوں کو بلند کرتی ہے چاہے وہ اپنے بلے سے کچھ رنز بنا پائے یا نہیں لیکن وکٹوں کے پیچھے رنز بچانے اور وکٹیں سمیٹنے کی صلاحیت ہی میچ میں فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ ماضی کے عظیم آسٹریلوی کھلاڑی این چیپل نے یہ تک کہہ ڈالا کہ اگر کامران اکمل ڈان بریڈمین جتنی اچھی بلے بازی کریں تب بھی وہ اتنے رنز نہیں بنا سکتے جتنے کا خسارہ ٹیم کو ان کی وکٹ کیپنگ کی وجہ سے سہنا پڑتا ہے۔

پاکستان کے آخری ماہر وکٹ کیپر راشد لطیف نے بھی بارہا کامران اکمل کو باہر کرنے اور ان کی جگہ سرفراز احمد اور سلمان احمد کو مواقع دینے کا مطالبہ کیا اور خصوصی طور پر انہوں نے ایشیا کپ 2008 کی ٹیم سے سرفراز احمد کے اخراج کی مذمت کی تھی اور کہا تھا کہ سرفراز کو ٹیم سے باہر نکالنا اس کے اعتماد کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ کامران اکمل کے جانشیں کی حیثیت سے ملک میں سب سے پہلے 25 سالہ سرفراز احمد کا نام آتا ہے جن کا تعلق کراچی سے ہے۔ ٹیسٹ میں سرفراز کو موقع اس وقت دیا گیا جب کامران اکمل نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کی بدترین کارکردگی دکھائی یعنی 2010 کے سڈنی ٹیسٹ میں، جہاں کامران اکمل کے مسلسل موقع گنوانے کے باعث پاکستان جیتا ہوا ٹیسٹ ہار بیٹھا۔ کامران پر زبردست تنقید کے باعث پاکستان کو ہوبارٹ ٹیسٹ کے لیے خصوصی طور پر سرفراز احمد کو کراچی سے طلب کرنا پڑا لیکن یہ ان کا واحد ٹیسٹ قرار پایا اور اس کے بعد سے اب تک پاکستان ذوالقرنین حیدر اور سلمان احمد کو تو آزما چکا ہے لیکن سرفراز کو دوبارہ کبھی ٹیسٹ کھیلنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ علاوہ ازیں ایک روزہ کرکٹ میں ذوالقرنین کو آزمانے کے ساتھ ساتھ خود کامران کو واپس ٹیم میں بھی طلب کیا گیا جبکہ کبھی کبھار تو ان کے بھائی عمر اکمل کو متبادل وکٹ کیپر کے طور پر کھلایا گیا لیکن سرفراز کو بہت کم مواقع دیے گئے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ انہیں نظر انداز کیا گیا۔ اگر موجودہ صورتحال کا جائزہ بھی لیا جائے تو پاکستان گزشتہ ایک ڈیڑھ سال سے اسپنرز پر بہت زیادہ بھروسہ کر رہا ہے اور ان کی کارکردگی بھی اس بھروسے کی بہت بڑی وجہ ہے۔ پاکستان کے تین کلیدی اسپنرز سعید اجمل، شاہد آفریدی اور محمد حفیظ حال ہی میں بیک وقت ایک روزہ کرکٹ کے گیند بازوں کی عالمی درجہ بندی میں سرفہرست 10 میں شامل تھے بلکہ سعید اور حفیظ تو اب بھی موجود ہیں۔ اس صورتحال میں پاکستان کو جلد از جلد کسی ایسے مستقل وکٹ کیپر کی تلاش ہے، جو وکٹوں کے پیچھے خوبی کے ساتھ ذمہ داریاں سنبھال سکے۔ اگر اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ ہمیں وکٹ کیپر درکار ہے اور کچھ دیر کے لیے وکٹ کیپر بیٹسمین کو ذہن سے نکال دیا جائے تو سرفہرست سرفراز احمد ہی ہوں گے۔ یہ بات بالکل حقیقت ہے کہ سرفراز کی بلے بازی کی صلاحیتیں کامران اکمل کے برابر نہیں ہوں گی لیکن انہوں نے اب تک وکٹ کیپنگ میں کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا ہے جس کی بنیاد پر انہیں کامران سے کم صلاحیتوں کا حامل وکٹ کیپر قرار دیا جائے۔ اگر کامران اکمل بطور بلے باز ٹیم میں کھیلنے کے خواہاں ہیں تو انہیں ایک دفعہ آزما لیا جائے اور سرفراز احمد کو وکٹوں کے پیچھے موقع دیکر اس کمبینیشن کو آزما کر دیکھ لیا جائے تو شائد نتائج کچھ بہتر سامنے آجائیں۔ (کلیم عثمانی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈیرن سیمی......قیادت کے ساتھ بیٹنگ اور بالنگ کا بوجھ بھی اٹھائے ہوئے ہے

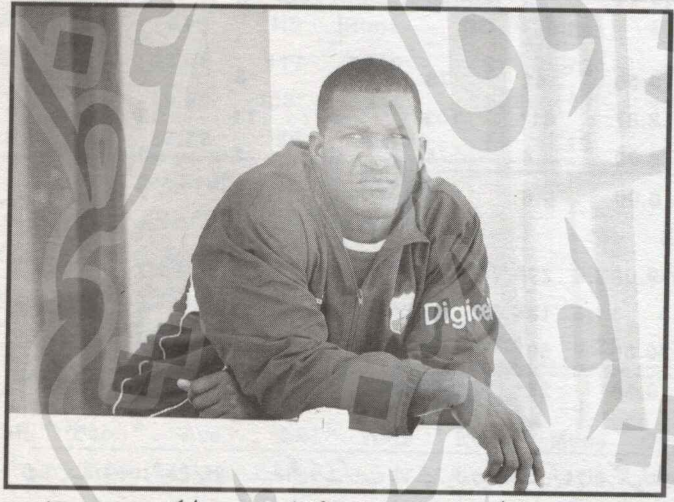

ڈیرن سیمی کے بیٹنگ اور فیلڈنگ اعداد و شمار

فارمیٹ	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	100	50	Ct
Tests	26	46	1	968	106	21.51	1	2	41
ODIs	75	58	17	880	84	21.46	0	3	35
T20Is	26	21	5	171	30	10.68	0	0	13

کیریبین ٹیم کے قائد ڈیرن سیمی نے انگلینڈ کیخلاف دوسرے دوسرے ٹیسٹ میں کیریئر کی پہلی تھری فیگر اننگز کھیل کر ثابت کر دیا کہ اس میں صرف قیادت ہی نہیں بلکہ بیٹنگ اور بالنگ کا بوجھ بھی اٹھانے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ ڈیرن جولیس گاروے سیمی نے 20 دسمبر 1983 کو سینٹ لوشیا میں جنم لیا 28 سالہ کیریبین کپتان ونڈ وارڈز آئی لینڈ، اسٹین فورڈ سپر اسٹار، ہونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز وائس چانسلر الیون، کی نمائندگی کرتا رہا ہے۔ ٹیم میں بطور آلراؤنڈر کھیلنے والا یہ کھلاڑی سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ اور سیدھے ہاتھ سے میڈیم فاسٹ بالنگ بھی کرتا ہے۔ انگلینڈ کے خلاف جون 2007 میں ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کرنے والے ڈیرن سیمی نے پانچ سال میں محض 27 ٹیسٹ کھیلے جو کہ پانچ ٹیسٹ فی سال بنتے ہیں۔ جبکہ 2004 سے تا حال آٹھ سال میں انہیں 75 ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں شرکت کا موقع مل سکا ہے۔ 2007 میں ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کرنے کے بعد وہ تا حال 26 میچوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ آسٹریلیا کے خلاف گذشتہ سیزن میں ان کی ایک اننگز جو کہ سب کو یاد رہیگی جب 17 سال بعد آسٹریلیا کو ایک روزہ سیریز میں شکست دینے کا خواب پورا نہ ہوسکا اور کپتان ڈیرن سیمی کی 84 رنز کی جرات مندانہ اننگز بھی ویسٹ انڈیز کو فتح سے ہمکنار نہ کرسکی۔ یوں ایک یادگار سیریز 2-2 سے برابری کی بنیاد پر ختم ہوئی، ایک ایسا نتیجہ جس سے دونوں ٹیمیں تو شاید مطمئن نہ ہوں لیکن کرکٹ سے محبت کرنے والے شائقین ضرور اطمینان کا اظہار کریں گے کیونکہ دونوں جانب سے جتنی عمدہ کرکٹ کا مظاہرہ کیا گیا تو یہ سیریز اسی امر کی حقدار تھی کہ کوئی مقابلہ برابری کی بنیاد پر ختم ہو۔ ویسے سیریز میں ویسٹ انڈیز کے لیے سب سے مایوس کن لمحہ تیسرے ایک روزہ مقابلے کا برابری کی بنیاد پر ختم ہونا ہوگا لیکن جس طرح انہوں نے عالمی نمبر ایک آسٹریلیا کا جم کر مقابلہ کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ماضی کی کالی آندھی میں اب بھی دم خم باقی ہے۔ ویسے ایک جانب آسٹریلیا کو نمبر 8 ویسٹ انڈیز کے خلاف بھی فتح حاصل نہ کرپانے کا غم ہوگا تو ویسٹ انڈیز کو ایک یادگار موقع ہاتھوں سے گنوانے کا دکھ چین نہیں لینے دے رہا ہوگا۔

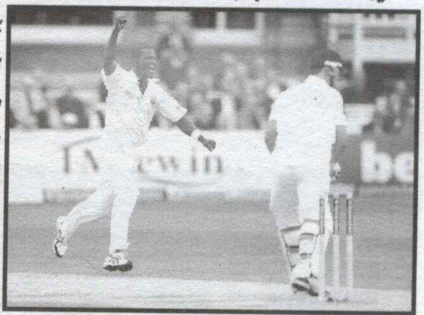

بالنگ اعداد و شمار

فارمیٹ	Mat	Balls	Runs	Wkts	BBI	Ave	4w	5w
Tests	26	4756	2246	69	7/66	32.55	1	4
ODIs	75	3071	2381	53	4/26	44.92	1	0
T20Is	26	460	493	30	5/26	16.43	1	1

لیکن حقیقت یہ ہے کہ کرکٹ شائقین کو ویسٹ انڈین ٹیم کی جانب سے عرصے کے بعد بہت ہی شاندار کھیل دیکھنے کو ملا اور سیریز کے ابتدائی مقابلے کے علاوہ تمام ہی میچز میں انہوں نے آسٹریلیا کو چھٹی کا دودھ یاد دلایا۔ اگر ویسٹ انڈیز تیسرے ایک روزہ میں ہاتھوں میں آیا ہوا مقابلہ غلطی سے ٹائی نہ کر بیٹھتا تو شائقین کو ایک انتہائی غیر متوقع نتیجہ دیکھنے کو ملتا۔ بہر حال، سیریز میں مستقل جدوجہد کا مظاہرہ کرنے والا مہمان آسٹریلیا آخری ایک روزہ میں بھرپور تیاری کے ساتھ میدان میں اترا اور نہ صرف یہ کہ گیند بازی بلکہ بلے بازی میں بھی اپنے مکمل جوہر دکھائے اور ابتدا ہی سے میچ پر چھایا رہا یہاں تک کہ ڈیرن سیمی کے ہاتھوں انہیں ایک ناقابل یقین شکست ہو جاتی لیکن یہ ان کی خوش قسمتی کہیے کہ وہ منزل سے محض 30 قدم کے فاصلے پر ہمت ہار بیٹھے۔ 282 رنز کے مشکل ہدف کے تعاقب میں جب ویسٹ انڈیز کی 7 وکٹیں 118 رنز پر گر گئیں تو کسی کو امید نہ تھی کہ سیمی کی اننگز ناممکن کو ممکن بنانے کی جانب لے جائے گی۔ آخر کپتان کس طرح اپنی ٹیم کی سخت محنت کو رائیگاں جانے دیتے؟ جو طویل عرصے بعد آسٹریلیا کو ہرا کر اپنا نام امر کر سکتی تھی اور یہی بات ان کو ایک زبردست اننگز کھیلنے پر مجبور کرتی رہی۔ سیمی نے محض 50 گیندوں پر 6 چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے 84 رنز بنائے۔ انہوں نے آٹھویں وکٹ پر آندرے رسل کے ساتھ مل کر محض 59 گیندوں پر 101 رنز جوڑے۔ سیمی کی 20 گیندوں پر بنائی گئی نصف سنچری ویسٹ انڈیز کا قومی ریکارڈ ہے۔ آسٹریلیا کے دانتوں پر پسینہ آ گیا لیکن رسل کی وکٹ نکلتے ہی انہوں نے کچھ سکون کا سانس لیا کیونکہ اب ایک اینڈ بالکل غیر محفوظ ہو چکا تھا۔ رسل 33 گیندوں پر 6 چوکوں کی مدد سے 41 رنز بنا کر زاویئر ڈوہرٹی کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے اور امپائر کے فیصلے پر نظر ثانی بھی انہیں باہر جانے سے نہ بچا سکی۔ اس وقت اسکور 219 رنز تھا اور ویسٹ انڈیز اب بھی تاریخی فتح سے 63 رنز کے فاصلے پر تھا۔ یہیں سے آسٹریلیا کو جیت کی بو محسوس ہونے لگی اور ایک اینڈ غیر محفوظ ہونے کی وجہ

(ٹیسٹ بیٹنگ)

بمقابلہ	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	100	50
آسٹریلیا	6	11	1	246	61	24.60	0	1
بنگلہ دیش	4	6	0	149	58	24.83	0	1
انگلینڈ	3	6	0	211	106	35.16	1	0
بھارت	6	12	0	188	42	15.66	0	0
پاکستان	2	4	0	78	41	19.50	0	0
جنوبی افریقہ	2	4	0	86	38	21.50	0	0
سری لنکا	3	3	0	10	8	3.33	0	0

(ٹیسٹ بالنگ)

بمقابلہ	Mat	Overs	Mdns	Runs	Wkts	BBI	Ave	5W
آسٹریلیا	6	175.0	37	508	10	2/65	50.80	0
بنگلہ دیش	4	135.1	33	321	16	5/55	20.06	2
انگلینڈ	3	116.3	14	367	13	7/66	28.23	1
بھارت	6	191.0	37	581	16	4/52	36.31	0
پاکستان	2	80.0	22	179	10	5/29	17.90	1
جنوبی افریقہ	2	36.0	6	139	2	1/29	69.50	0
سری لنکا	3	59.0	13	151	2	2/80	75.50	0

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ون ڈے انٹرنیشنل (بیٹنگ)

50	100	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	بمقابلہ
1	0	34.37	84	275	3	11	13	آسٹریلیا
0	0	31.33	40	94	1	4	7	بنگلہ دیش
-	-	-	-	-	-	-	1	کینیڈا
0	0	19.50	41	78	2	6	7	انگلینڈ
0	0	12.87	41*	103	3	11	12	بھارت
0	0	4.00	4	4	0	1	3	آئرلینڈ
0	0	6.00	6	6	0	1	2	نیدرلینڈ
-	-	-	-	-	-	-	1	نیوزی لینڈ
0	0	19.00	29*	76	1	5	7	پاکستان
0	0	-	18*	18	1	1	1	اسکاٹ لینڈ
2	0	20.00	58*	180	2	11	11	جنوبی افریقہ
0	0	9.66	21*	29	1	4	6	سری لنکا
0	0	-	9*	17	3	3	4	زمبابوے

سے اس نے دبا بڑھانا شروع کر دیا۔ اور اسے اگلی وکٹ گرانے کے لیے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا اور سنیل نرائن اپنے ہاتھوں وکٹ گنوا کر پویلین لوٹ گئے۔ اب آسٹریلیا کے لیے سیریز ہارنے کی ذلت سے بچنا صرف ایک گیند کا معاملہ تھا اور بالآخر سیمی گزشتہ اوور میں بریٹ لی کو لگائے گئے چھکے کی طرز پر ایک اور مرتبہ گیند کو میدان بدر کرنے کی کوشش میں ڈیپ اسکوائر لیگ پر مائیکل ہسی کو کیچ دے بیٹھے۔ سیمی کی اننگز کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، جو آسٹریلیا کے جبڑوں سے فتح تقریباً چھین چکے تھے لیکن اگر ایک دو بلے باز ان کا ساتھ دے جاتے تو سیریز کا نتیجہ بالکل مختلف ہوتا۔ اس سے پچھلے میچ میں ویسٹ انڈیز کے لوئر مڈل آرڈر نے عالمی نمبر ایک آسٹریلیا کے خلاف سیریز میں تقریباً برتری حاصل کر لی تھی لیکن بدقسمتی سے کپتان ڈیرن سیمی اس وقت رن آؤٹ ہو گئے جب فتح کے لیے تین گیندوں پر محض ایک رن درکار تھا، یوں ویسٹ انڈیز اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرا ایک روزہ بین الاقوامی مقابلہ ٹائی ہو گیا۔ آخری 4 اوورز میں اسے فتح کے لیے میزبان ٹیم کو 29 رنز درکار تھے اور اس کی صرف دو وکٹیں باقی تھی۔ اس مرحلے پر سنیل نرائن نے آسٹریلوی کپتان شین واٹسن کو مسلسل دو گیندوں پر دو چوکے جڑ کر گیندوں اور رنز کی تعداد کو برابر کر دیا یعنی 18 گیندوں پر 18 رنز لیکن نرائن بریٹ لی کے اگلے اوور میں ڈیوڈ ہسی کے ایک 'کمال کیچ' کا نشانہ بن گئے اور اب معاملہ آخری سپاہی تک پہنچ گیا لیکن امید کی آخری کرن ڈیرن سیمی کی صورت میں موجود تھی۔ ڈوہرتی کے اگلے اوور میں ایک باؤنڈری حاصل کی اور جب بریٹ لی کے آخری اوور کا آغاز ہوا تو ویسٹ انڈیز کو 6 رنز ہی درکار تھے۔ پہلی دو گیندوں پر ایک، ایک رن بننے کے بعد سیمی نے تیسری گیند کو وائیڈ لانگ آن باؤنڈری کے سفر پر رواں کر دیا اور فیلڈر اپنی سر توڑ کوشش کے باوجود اسے روکنے میں ناکام رہے اور اسکور برابر ہو گیا۔ ویسٹ انڈیز کو سکھ کا سانس لینا چاہیے تھا کیونکہ اسے محض ایک رن بنانے کے لیے تین گیندیں میسر تھیں لیکن دوسرے اینڈ پر کھڑے کیمار روچ ایک ناممکن رن کو لینے کی کوشش میں دوڑ پڑے اور یوں پوائنٹ فیلڈر کی بروقت تھرو نے ڈیرن سیمی کی اننگز اور ویسٹ انڈیز کی واضح جیت کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد حالیہ ٹرینٹ برج، ناٹنگھم میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور ایک مرتبہ پھر اس کا ٹاپ آرڈر دغا دے گیا۔ ایڈرین بارتھ صفر کی ہزیمت کا شکار ہوئے اور 63 کے مجموعے تک پہنچتے پہنچتے اولین چار وکٹیں جمی اینڈرسن اور اسٹورٹ براڈ کے ہتھے چڑھ چکی تھیں۔ عالمی نمبر ایک بلے باز چندر پال، جو گزشتہ میچ میں مزاحمت کی واحد مثال رہے، نے مارلون سیموئلز کے ساتھ مل کر اننگز سنبھالنے کی کوشش کی لیکن 46 کے انفرادی اسکور پر ان کے آؤٹ ہونے کے بعد معاملہ تک ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں سے نکلتا دکھائی دیا جب محض 136 کے مجموعے پر دنیش رام دین بھی پویلین لوٹ گئے۔ اب ویسٹ انڈیز 6 وکٹیں گنوا چکا تھا۔ اس موقع پر کپتان ڈیرن سیمی اور مارلون سیموئلز نے ناقابل یقین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساتویں وکٹ پر 204 رنز کی شاندار شراکت داری قائم کی۔ ڈیرن سیمی نے روایتی تیز رفتار انداز میں بلے بازی کی اور 156 گیندوں پر 17 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے کیریئر کی پہلی سنچری بنائی جبکہ دوسرے اینڈ پر تجربہ کار مارلون سیموئلز نے 261 گیندوں پر 16 چوکوں کی مدد سے 117 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی اور ویسٹ انڈیز کو مکمل تباہی سے بچا لیا۔ لیکن سیمی کی وکٹ گرتے ہی سیموئلز بھی پویلین لوٹ گئے اور آنے والے بلے باز کچھ زیادہ رنز کا اضافہ نہ کر پائے اور پہلی اننگز 370 رنز پر تمام ہوئی۔ ان اننگز سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیرن سیمی قیادت کے بوجھ سے قطعی زیر اثر نہیں اور اپنی بیٹنگ اور بالنگ سے کسی بھی ٹیم کے پرخچے اڑانے کی اہلیت رکھتا ہے۔ (کلیم عثمانی)

ون ڈے انٹرنیشنل (بالنگ)

4w	Ave	BBI	Wkts	Runs	Mdns	Overs	Mat	بمقابلہ
0	30.57	2/31	14	428	1	90.0	13	آسٹریلیا
0	24.22	3/21	9	218	1	52.5	7	بنگلہ دیش
0	7.00	2/14	2	14	2	6.0	1	کینیڈا
0	108.50	1/15	2	217	3	47.0	7	انگلینڈ
0	70.83	2/43	6	425	5	82.4	12	بھارت
0	22.33	3/31	3	67	3	18.0	3	آئرلینڈ
0	11.66	2/2	3	35	1	10.2	2	نیدرلینڈ
-	-	-	-	-	-	-	1	نیوزی لینڈ
0	72.66	3/30	3	218	3	51.0	7	پاکستان
0	-	-	0	23	0	3.0	1	اسکاٹ لینڈ
0	207.00	1/25	1	207	2	44.0	6	سری لنکا
1	12.50	4/26	8	100	6	35.0	4	زمبابوے

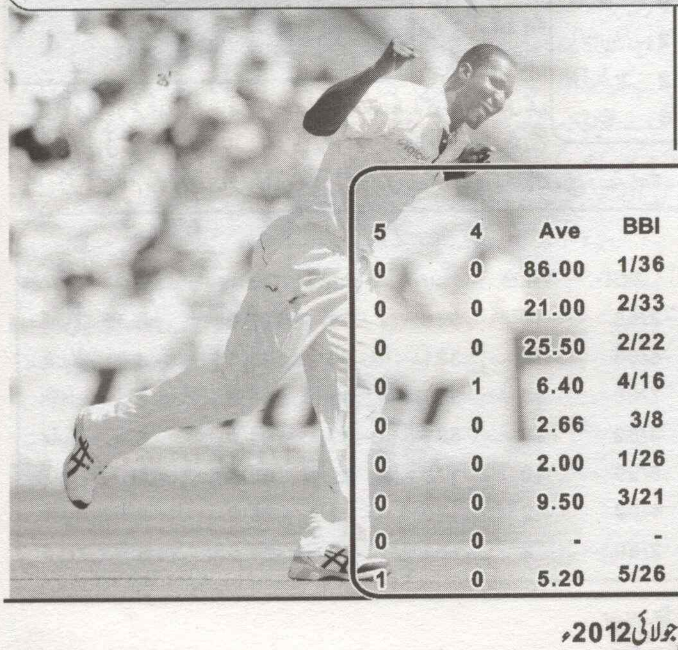

ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل (بالنگ)

5	4	Ave	BBI	Wkts	Runs	Mdns	Overs	Inns	Mat	بمقابلہ
0	0	86.00	1/36	1	86	0	8.1	5	6	آسٹریلیا
0	0	21.00	2/33	3	63	0	8.0	2	2	بنگلہ دیش
0	0	25.50	2/22	6	153	0	25.0	7	7	انگلینڈ
0	1	6.40	4/16	5	32	0	7.0	2	2	بھارت
0	0	2.66	3/8	3	8	0	3.4	1	1	آئرلینڈ
0	0	2.00	1/26	1	26	0	3.0	1	1	پاکستان
0	0	9.50	3/21	6	57	0	12.0	4	4	جنوبی افریقہ
0	0	-	-	0	42	0	6.0	2	2	سری لنکا
1	0	5.20	5/26	5	26	0	3.5	1	1	زمبابوے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارلن سیموئلز کو تنازعات سے دور رہ کر کرکٹ پر توجہ دینا ہوگی......

50	100	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	فارمیٹ
16	3	33.48	117	2210	6	72	40	Tests
22	2	29.81	108*	3041	19	121	130	ODIs
2	0	23.72	58	261	1	12	12	T20Is

مارلن سیموئلز کی تمام میچوں میں کارکردگی

مارلن سیموئلز ویسٹ انڈین جتھے کا ایک مستند نام بن چکا ہے جو کہ اگر تنازعات میں نہ پڑتا تو اس وقت شائد اس کے رنز کے مجموعی تعداد موجودہ مجموعے سے زیادہ ہوتی۔ سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ کرنے والے اس بلے باز میں ٹیلنٹ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے لیکن وہ تنازعات میں گھر کر اپنی صلاحیتوں سے کہیں دور دکھائی دیتا ہے اس کے کیریئر میں ریکارڈز سے زیادہ تنازعات دکھائی دیتے ہیں۔ محض 19 سال کی عمر میں ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کرنے والے کیریبئن بلے باز

بالنگ کارکردگی

SR	Econ	Ave	BBI	Wkts	Runs	Balls	Mat	فارمیٹ
117.6	3.34	65.54	3/74	24	1573	2823	40	Tests
55.2	4.74	43.71	3/25	67	2929	3703	130	ODIs
17.1	8.25	23.57	3/23	7	165	120	12	T20Is

نے اپنے آبائی علاقے جمیکا سے فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلے بغیر ہی ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز کر ڈالا۔ شائد یہ لڑکپن کا تقاضہ تھا کہ 2002 کے بھارتی ٹور میں کرفیو کی خلاف ورزی پر اسے وطن واپس بھیجنے کا ٹیم انتظامیہ نے فیصلہ کرلیا تھا لیکن کولکتہ میں اس کی اسکور کی گئی سینچری نے اسے وطن واپسی سے روک دیا۔ اس کی بیٹنگ کا انداز کچھ کچھ ویوین رچرڈز سے ملتا ہے

مارلن سیموئلز کی کھیل سے غیر ذمہ داری اسے مسلسل تنازعات میں الجھاتی رہی جبکہ 2007 کے ورلڈ کپ کے آغاز سے قبل وہ ایک بڑے تنازع میں الجھا جب ناگپور پولیس نے اسے سٹے بازوں کو میچ سے متعلق معلومات فاہم کرنے کے الزام میں وارنٹ جاری کیئے اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ اسے دو سال کرکٹ سے دوری اختیار کرنا پڑی۔ 2008 میں مارلن پر میچ کی معلومات فراہمی کا الزام ثابت ہونے پر مجرم قرار دیا گیا۔ جس کے بعد اس پر دو سال کی پابندی لگائی گئی۔ اور یہ وہ وقت تھا جبکہ برائن لارا کی ریٹائرمنٹ کے بعد ایک مستند بلے باز کی ضراورت تھی جو کہ مارلن سیموئلز کی صورت میں دور ہوتی دکھائی دی تھی۔ 2011 میں اس کی ٹیم میں واپسی ممکن ہوئی اور اب بظاہر یہ دکھائی دیتا ہے کہ مارلن ٹیم میں اپنے کردار کو دیکھتے ہوئے پچھلی غلطیوں کو بھلاتے ہوئے اپنی بیٹنگ اور بالنگ سے ٹیم کی بہتر کارکردگی میں اپنا حصہ بخوبی ڈال سکے گا۔ مارلن تیتھا نائیل سیموئلز نے 5 جنوری 1981 کو کنگسٹن جمیکا میں جنم لیا۔ آئی پی ایل کرکٹ میں وہ پونے واریئرز کی نمائندگی کرتا ہے جس کی رائٹ آرم آف بریک بالنگ بھی اپنی ٹیم کے لیئے سازگار رہی ہے۔ ایہ اس کی بدقسمتی ہے کہ 12 سال میں اسے صرف 39 ٹیسٹ کھیلنے کو ملے جو کہ فی سال تین ٹیسٹ بنتے ہیں حالانکہ اگر وہ اپنی توجہ کرکٹ پر مرکوز رکھتا تو اس کے ٹیسٹ کی مجموعی تعداد اس سے ڈبل اور رنز کا مجموعہ بھی اس سے کہیں زیادہ ہوتا۔ انگلینڈ کے خلاف حالیہ سیریز میں عمدہ پرفارمنس دینے والے مارلن سیموئلز کا کہنا ہے کہ اب میں تینوں طرز کی کرکٹ کھیل رہا ہوں اور یہ چیز واضح طور پر میرے ذہن میں موجود ہے جب میں انگلینڈ آیا تو انڈور پریکٹس میں بہت زیادہ گیندیں میں نے کھیلیں۔ اس وقت میرے دماغ میں یہ تھا کہ جتنا ممکن ہو سکے خود کو انگلینڈ کے بالرز کے خلاف کھیلنے کیلئے ایڈجسٹ کرلوں اور میں اس کوشش میں کامیاب رہا۔

ون ڈے بالنگ

SR	Econ	Ave	BBI	Wkts	Runs	Mdns	Overs	Mat	بمقابلہ
61.0	4.84	49.29	3/71	17	838	3	173.0	25	آسٹریلیا
33.0	3.63	20.00	2/27	6	120	1	33.0	8	بنگلہ دیش
45.0	4.20	31.50	2/45	2	63	0	215.0	5	انگلینڈ
98.7	4.75	78.33	2/30	9	705	3	148.1	29	بھارت
-	4.60	-	-	0	23	0	5.0	2	آئرلینڈ
36.0	6.33	38.00	1/38	1	38	0	6.0	3	کینیا
-	-	-	-	-	-	-	-	1	نیدرلینڈ
-	-	-	-	-	-	-	-	1	نیوزی لینڈ
68.5	7.05	80.50	1/10	2	161	0	22.5	11	پاکستان
39.8	4.36	29.00	2/14	11	319	3	73.0	12	جنوبی افریقہ
74.6	5.19	64.66	1/29	3	194	0	37.2	12	سری لنکا
38.9	4.50	29.25	3/25	16	468	3	103.5	21	زمبابوے

ٹیسٹ آغاز۔۔۔ بمقابلہ آسٹریلیا 19-15 دسمبر 2000

ون ڈے انٹرنیشنل آغاز۔۔۔ بمقابلہ ویسٹ انڈیز 4 اکتوبر 2000

ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل آغاز۔۔۔ بمقابلہ ویسٹ انڈیز 28 جون 2007

ٹیسٹ میں تمام ممالک کے خلاف کارکردگی

50	100	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	بمقابلہ
2	0	25.33	68	304	2	14	7	آسٹریلیا
1	0	52.25	91	209	1	5	4	بنگلہ دیش
2	1	66.20	117	331	1	6	3	انگلینڈ
4	1	35.64	104	499	1	15	8	بھارت
1	0	31.50	57	63	0	2	1	پاکستان
4	1	37.14	105	520	0	14	7	جنوبی افریقہ
1	0	10.58	54	127	1	13	7	سری لنکا
0	0	40.50	42	81	0	2	2	زمبابوے

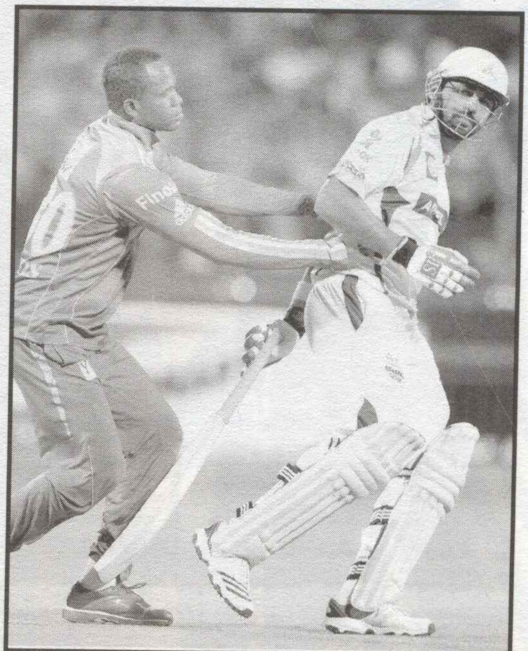

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹیسٹ بالنگ

SR	Econ	Ave	BBI	Wkts	Runs	Mdns	Overs	Mat	بمقابلہ
231.0	3.41	131.50	2/49	4	526	23	154	7	آسٹریلیا
82.8	2.79	38.60	2/73	5	193	11	69	4	بنگلہ دیش
68.2	3.69	42.00	2/14	4	168	5	45.3	3	انگلینڈ
99.7	3.30	55.00	3/74	8	440	7	133	8	بھارت
-	-	-	-	-	-	-	-	1	پاکستان
138.0	3.34	77.00	1/14	2	154	5	46	7	جنوبی افریقہ
4.70	-	-	-	0	47	1	10	7	سری لنکا
4.00	-	-	-	0	16	0	4	2	زمبابوے

ون ڈے بیٹنگ

50	100	SR	BF	Ave	HS	Runs	NO	Mat	بمقابلہ
2	0	61.66	647	17.34	63	399	1	25	آسٹریلیا
4	0	77.56	468	60.50	88*	363	1	8	بنگلہ دیش
2	0	91.50	153	35.00	77	140	1	5	انگلینڈ
6	1	77.50	1000	31.00	108*	775	4	29	بھارت
0	0	87.09	31	-	27*	27	1	2	آئرلینڈ
0	0	78.94	114	30.00	46	90	0	3	کینیا
-	-	-	-	-	-	-	-	1	نیدرلینڈ
	0	0	50.00	18	9.00	9	9	0	نیوزی لینڈ1
	1	1	64.60	452	41.71	100*	292	2	پاکستان11
3	0	79.84	387	30.90	98	309	2	12	جنوبی افریقہ
2	0	87.68	268	29.37	56*	235	4	12	سری لنکا
2	0	71.53	562	26.80	68	402	3	21	زمبابوے

ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل بیٹنگ

50	100	SR	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	بمقابلہ
0	0	66.66	2.00	2	2	0	1	1	آسٹریلیا
1	0	151.78	42.50	58	85	0	2	2	بنگلہ دیش
1	0	150.00	44.00	51	132	1	4	4	انگلینڈ
0	0	93.10	27.00	27	27	0	1	1	بھارت
0	0	33.33	4.00	4	4	0	1	1	پاکستان
0	0	78.57	3.66	6	11	0	3	3	جنوبی افریقہ

ٹی ٹوئنٹی بالنگ

SR	Econ	Ave	BBI	Wkts	Runs	Mdns	Overs	Mat	بمقابلہ
8.0	5.75	7.66	3/23	3	23	0	4.0	1	آسٹریلیا
12.0	3.50	7.00	2/14	2	14	0	4.0	2	بنگلہ دیش
42.0	11.85	83.00	1/31	1	83	0	7.0	4	انگلینڈ
-	-	-	-	-	-	-	-	1	بھارت
-	-	-	-	-	-	-	-	1	پاکستان
30.0	9.00	45.00	1/24	1	45	0	5.0	3	جنوبی افریقہ

(نوٹ ون ڈے انٹرنیشنل ریکارڈز انگلینڈ کے خلاف سیریز سے قبل تک مکمل ہیں)۔ (کلیم عثمانی)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارلن سیموئلز

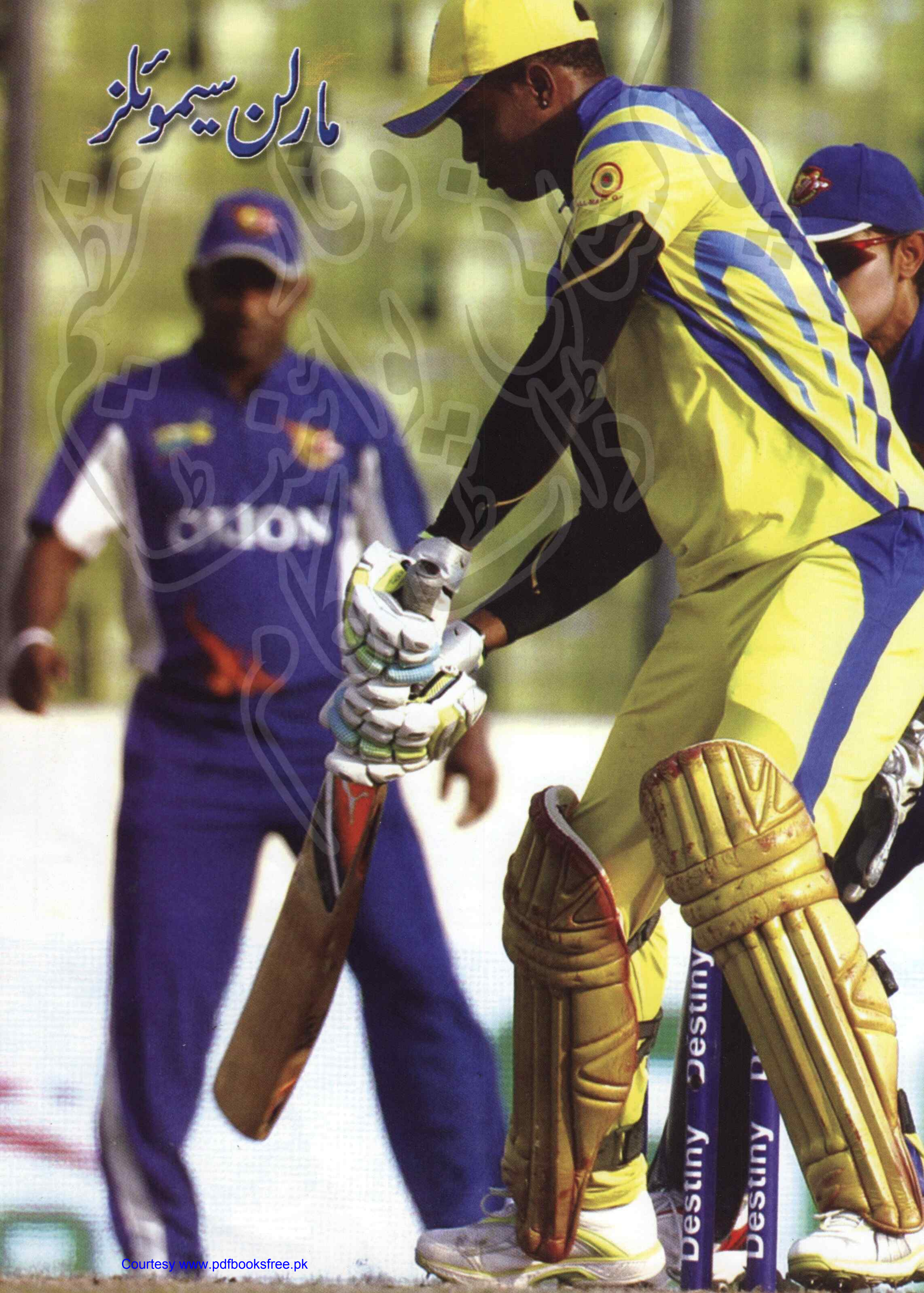

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دنیش رام دین کی سنچری اور جشن کا متنازع انداز......خود انہیں مہنگا پڑ گیا

چوروں کو پڑ گئے مور والا محاورہ تو آپ میں سے بیشتر افراد نے سنا ہوگا، کچھ ایسا ہی انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان سیریز کے تیسرے ٹیسٹ معرکے میں ہوا مقابلہ اولین دو روز کی بارش کے باعث کسی نتیجے کی جانب تو جاتا تو دکھائی نہیں دیتا تھا لیکن ویسٹ انڈین کے وکٹ کیپر بلے باز دنیش رام دین کی سنچری اور اس کے بعد اس کا جشن منانے کے متنازع انداز نے نہ صرف اس ٹیسٹ کو یادگار بنا دیا بلکہ اپنے وقت میں دنیا بھر کے گیند بازوں کے لیے دہشت کی علامت سر ویوین رچرڈز کی بے بسی کو بھی ظاہر کر دیا سر ویوین رچرڈز اپنے عروج کے وقت میں نہ صرف یہ کہ تمام گیند بازوں کو آڑے ہاتھوں لیتے تھے بلکہ بغیر ہیلمٹ کے میدان میں اتر کر اور مزے سے چیونگم چبا کر ان کا مضحکہ اڑاتے تھے لیکن ان کے خلاف دنیش رام دین کے اتنے واضح انداز نے نہ صرف یہ کہ ویوین کو کرارا جواب دیا بلکہ خود دنیش نے اپنے لیے بھی مسائل کھڑے کر لیے کیونکہ وہ 2 سال کے طویل وقفے کے بعد ٹیم میں واپس آئے اور اس طرح کی حرکت ان کے ہمیشہ کے لیے باہر ہونے کی راہ ہموار کرے گی۔ کہانی دراصل کچھ یوں ہے کہ دنیش رام دین نے آخری ٹیسٹ کے تیسرے روز جب اپنی سنچری مکمل کی تو بجائے دور جدید کے دیگر بلے بازوں کے اچھلنے، کودنے، چیخنے، چلانے یا دانت دکھانے کے انتہائی سنجیدہ چہرے کے ساتھ پہلے بلا پھینکا، پھر دستانے اتارے، اور پاجامے کی بائیں جیب میں سے ورق نکال کر میڈیا باکس کی جانب لہرایا جس پر لکھا تھا 'Yea, Viv, talk nah' یعنی ہاں، ویو، بول نا۔ یوں انہوں نے کیریئر کی دوسری سنچری بنا کر ویسٹ انڈیز کے لیجنڈری بلے باز ویوین رچرڈز کی اس تنقید کا جواب دیا جو انہوں نے بی بی سی ریڈیو کے خصوصی پروگرام میں کی تھی اتنے واضح اور براہ راست جواب کا تو ویوین رچرڈز کو اندازہ بھی نہ ہوگا لیکن چند سیکنڈز کی یہ حرکت تہلکہ مچا چکی تھی یہاں تک کہ دنیش رام دین کو خود معاملے میں کود کر کہنا پڑا کہ وہ اور ٹیم کے تمام اراکین سر ویوین رچرڈز اور ویسٹ انڈیز کے دیگر لیجنڈری کھلاڑیوں کی دل سے عزت کرتے ہیں اور اس کا مقصد ان کی تذلیل نہیں تھا سر ویور چرڈز نے میرے بارے میں ذرائع ابلاغ پر کچھ کہا اور میں حد سے زیادہ جذباتی ہوگیا اور یہ حرکت کر بیٹھا۔ رام دین نے کہا کہ ویوین رچرڈز کے تبصرے نے انہیں کافی اذیت پہنچائی تھی لیکن میں نے سخت محنت کی اور تنقید کو غلط ثابت کیا ٹیسٹ کی عالمی نمبر ایک ٹیم کے خلاف اسی کے میدان پر تنقید کا جواب میرے بلے نے دے دیا تھا اور مجھے کاغذ لہرانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اس لیے میں صورتحال واضح کرنے کے لیے سر ویوین رچرڈز سے ملنے کا خواہشمند ہوں۔ سر ویوین رچرڈز کی تنقید کا بر سر عام میں جواب دینے پر بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے ویسٹ انڈیز کے وکٹ کیپر دنیش رام دین پر 20 فیصد میچ فیس کا جرمانہ عائد کیا۔ ایجبسٹن، برمنگھم میں انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان تیسرا ٹیسٹ مکمل ہونے پر آئی سی سی میچ ریفری روشن مہانامانے کہا کہ ہم سنگ میل عبور کرنے پر اس کی خوشی منانے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں لیکن کسی کو بھی اس موقع کو اپنے کسی ناقد پر حملہ کرنے یا دنیا کو کوئی پیغام پہنچانے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے مجھے امید ہے کہ رام دین نے اس واقعے سے سبق سیکھ لیا ہے اور ہم آئندہ بین الاقوامی کرکٹ میں رام دین اور دیگر کھلاڑیوں کی جانب سے بھی خوشی مناتے یا اہم سنگ میل عبور کرتے ہوئے ایسی کوئی حرکت نہیں دیکھیں گے۔ بہرحال رام دین کی اس سنچری اور گیارہویں نمبر پر ریکارڈ 95 رنز بنانے والے ٹینو بیسٹ کی یادگار کارکردگی کی بدولت ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز میں 426 رنز بنائے بے نتیجہ ٹیسٹ رہا لیکن دنیش اور ٹینو کی کارکردگی، اول الذکر کی حرکت، نے اس ٹیسٹ کو امر ضرور کر دیا۔

دنیش رام دین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیون پیٹرسن نے ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا

انگلش بلے باز کیون پیٹرسن انڈین پریمیئر لیگ کی محبت اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ انہوں نے اپنے کیریئر کے بہترین دور میں ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا ہے۔ اس طرح وہ 16 جون سے ویسٹ انڈیز کے خلاف شروع ہونے والی محدود اوورز کی سیریز کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے جبکہ ممکنہ طور پر وہ رواں سال ورلڈ ٹی ٹوئنٹی سے بھی باہر ہوگئے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے کیون پیٹرسن نے کہا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر سخت شیڈول اور اپنے جسم پر پڑنے والے بوجھ کے باعث میں نے سوچا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ میں آنے والی نسلوں کے لیے جگہ خالی کردوں تاکہ وہ عالمی کپ 2015 تک درکار تجربہ حاصل کرلیں۔ میں ایک روزہ کرکٹ میں اپنی کامیابیوں پر تہہ دل سے فخر محسوس کرتا ہوں اور اب بھی خواہش رکھتا ہوں کہ ٹیسٹ میں انگلستان کی نمائندگی کے لیے مجھے زیرغور رکھا جائے گا۔ کیون پیٹرسن نے کہا ہے کہ بین الاقوامی کرکٹ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنا اب ان کے بس کی بات نہیں رہی۔ پیٹرسن کا کہنا ہے کہ بہت غوروخوص کے بعد میں بین الاقوامی ایک روزہ کرکٹ سے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کررہا ہوں۔ میرے خیال میں یہ دوسروں کو راستہ دینے کے لیے صحیح وقت ہے تاکہ کھلاڑیوں کی نئی نسل آگے آئے اور دو ہزار پندرہ کے ورلڈکپ کے لیے تجربہ حاصل کرے۔ جنوبی افریقہ میں پیدا ہونے والے پیٹرسن نے انگلینڈ کے لیے دو ہزار چار میں اپنے کرکٹ کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ انہوں نے آٹھ سالہ کیریئر میں ایک سو ستائیس ایک روزہ میچ کھیل کر تقریباً بیالیس کی اوسط سے چار ہزار ایک سو چوراسی رنز بنائے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ میں ایک روزہ کرکٹ میں اپنی کارکردگی پر نازاں ہوں اور چاہتا ہوں کہ انگلینڈ کی ٹیسٹ ٹیم کی سلیکشن میں میرے نام پر غور کیا جاتا رہے۔ پیٹرسن کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ رواں برس سری لنکا میں ہونے والے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے لیے ٹیم کو دستیاب ہوں گے تاہم انگلش کرکٹ بورڈ کی پالیسی ہے کہ اگر کوئی کھلاڑی پچاس اوور کی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لیتا ہے اور اسے ٹی ٹوئنٹی ٹیم میں شامل کرنے پر غور نہیں کیا جاتا ای سی بی کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیو مورس نے پیٹرسن کے فیصلے پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کیون ایک شاندار کھلاڑی ہے اور ای سی بی کو مایوسی ہوئی ہے کہ انہوں نے آئی سی سی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی سے صرف چار ماہ قبل یہ فیصلہ کیا ہےکیون پیٹرسن، جو حال ہی میں انڈین پریمیئر لیگ میں دہلی ڈیئر ڈیولز کی نمائندگی کرچکے ہیں، گزشتہ ماہ آئی پی ایل محبت میں اس حد تک آگے بڑھ گئے تھے کہ انہوں نے یہ تک کہہ ڈالا کہ انگلستان آئی پی ایل سے حسد کرتا ہے۔ انگلستان کے بیشتر کھلاڑی، اور ذرائع ابلاغ بھی، دنیا کی اس سب سے بڑی لیگ کو اہمیت نہیں دیتے، یہی وجہ ہے کہ رواں سال پیٹرسن کے علاوہ صرف ایک کھلاڑی، ایون مورگن، آئی پی ایل کھیل سکے۔ لیکن یہاں کا ماحول کیوں کو اس قدر بھایا کہ اپنی بین الاقوامی ٹیم ہی سے بپھر گئے۔ ویسے واضح رہے کہ انگلستان کیون پیٹرسن کا آبائی وطن نہیں ہے بلکہ ان کا اصل تعلق جنوبی افریقہ سے ہے، تاہم ان کے اس بیان کے سامنے آتے ہی لگتا تھا کہ پیٹرسن کوکوئی بڑا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ کا عزم ظاہر کیا ہے اور ان کا یہ اعلان اب انگلستان اور بین الاقوامی کرکٹ میں ایک نئی بحث کو جنم دے گا۔ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کے قوانین کے مطابق اگر کوئی کھلاڑی ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتا ہے تو وہ خودکار طور پر ٹی ٹوئنٹی کے لیے بھی نااہل ہوجاتا ہے

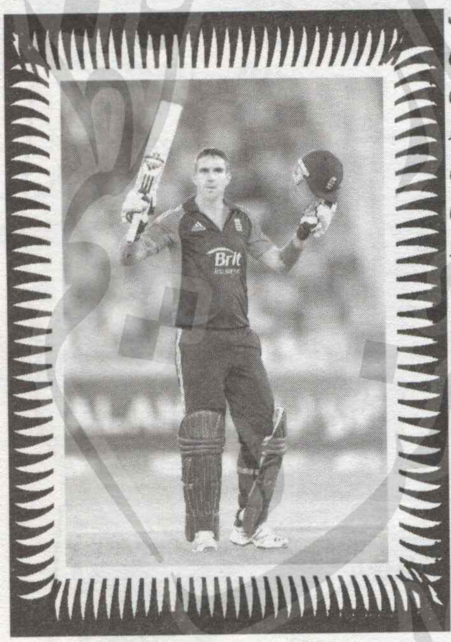

یوں کیون پیٹرسن کا ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان دراصل محدود طرز کے دونوں کرکٹ فارمیٹس کے کیریئر کا اختتام کا پروانہ ہوگا۔ گو کہ کیون پیٹرسن نے اپنے الفاظ میں رواں سال ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے لیے اپنی دستیابی کا اعلان کیا ہے لیکن بورڈ قوانین میں تبدیلی نہ ہونے کی صورت میں وہ ٹورنامنٹ میں انگلستان کی نمائندگی نہیں کرپائیں گے۔ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2012 ستمبر میں سری لنکا میں کھیلا جائے گا جہاں انگلستان اپنے اعزاز کا دفاع کرے گا۔ 2004 میں زمبابوے کے خلاف اپنے بین الاقوامی کیریئر کا بین الاقوامی کیریئر کا آغاز کرنے والے کیون پیٹرسن محض 31 سال کے ہیں اور اب تک 127 ایک روزہ اور 36 ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی مقابلوں میں انگلستان کی نمائندگی کرچکے ہیں۔ انہوں نے ایک روزہ میں 41.84 کے اوسط سے 4184 رنز بنائے ہیں جبکہ ٹی ٹوئنٹی میں ان کا اوسط 37.93 ہے۔ ان کی عمدہ کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے آخری دونوں ایک روزہ مقابلوں میں، جو انہوں نے فروری میں پاکستان کے خلاف کھیلے، سنچریاں داغ کر انگلستان کی فتوحات میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ جبکہ ٹی ٹوئنٹی میں وہ اس وقت بھی عالمی نمبر ایک بلے باز ہیں۔ کیون پیٹرسن کے اچانک اعلان سے انگلستان کو بہت دھچکا پہنچا ہوگا، کیونکہ ٹیسٹ میں نمبر ون پوزیشن کے مزے لوٹنے والا انگلستان پاکستان کے خلاف حالیہ سیریز جیت کر ایک روزہ عالمی درجہ بندی میں بمشکل چوتھی پوزیشن پر آیا ہے، اور مزید آگے بڑھنے کے سفر میں پیٹرسن جیسے کھلاڑی سے محرومی سے اس کی فتوحات کا تسلسل ٹوٹ سکتا ہے۔

کیون پیٹرسن کی ہر ملک کے خلاف کارکردگی (ون ڈے انٹرنیشنل)

بمقابلہ	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	0	4s	6s
آسٹریلیا	23	21	1	690	104	34.50	782	88.23	1	4	2	57	14
بنگلہ دیش	7	5	0	74	23	14.80	119	62.18	0	0	0	5	2
کینیڈا	1	1	0	5	5	5.00	4	125.00	0	0	0	1	0
بھارت	23	23	3	953	111*	47.65	1109	85.93	1	7	1	102	13
آئرلینڈ	2	2	0	107	59	53.50	97	110.30	0	1	0	12	2
کینیا	1	1	1	56	56*	-	72	77.77	0	1	0	5	1
نیدرلینڈ	1	1	0	39	39	39.00	61	63.93	0	0	0	5	0
نیوزی لینڈ	11	11	1	358	110*	35.80	488	73.36	1	2	1	30	6
پاکستان	11	11	2	479	130	53.22	539	88.86	2	1	0	57	6
اسکاٹ لینڈ	2	1	0	17	17	17.00	18	94.44	0	0	0	3	0
جنوبی افریقہ	17	14	4	646	116	64.60	640	100.93	3	2	0	52	18
سری لنکا	14	13	1	344	73	28.66	434	79.26	0	3	0	36	4
ویسٹ انڈیز	10	9	1	312	100	39.00	335	93.13	1	1	1	28	4
زمبابوے	4	3	2	104	77*	104.00	124	83.87	0	1	1	5	3

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوسط کے لحاظ سے انگلینڈ کے سر فہرست بیٹسمین (4000 پلس رنز)

بیٹسمین	میچز	رنز	اوسط	اسٹرائیک ریٹ	100/50
کیون پیٹرسن	125	4166	42.51	86.90	9/23
ایلن لیمب	122	4010	39.31	75.54	4/26
مارکوس ٹریسکوتھک	123	4335	37.37	85.21	12/21
گراہم گوچ	125	4290	36.98	61.88	8/23
اینڈریو اسٹراؤس	127	4205	35.63	80.94	6/27
پال کالنگ ووڈ	197	5092	35.36	76.98	5/26
ایلک اسٹیورٹ	170	4677	31.60	68.36	4/28

کیون پیٹرسن کا ون ڈے انٹرنیشنل کیریئر

بمقام	میچز	رنز	اوسط	اسٹرائیک ریٹ	100/50
مجموعی	127	4184	41.84	86.76	9/23
ہوم	48	1130	32.28	85.60	1/6
بیرون ملک	79	3054	46.98	87.20	8/17
آسٹریلیا	9	285	31.66	87.96	0/2
بھارت	21	935	49.21	89.81	1/7
جنوبی افریقہ	10	506	84.33	101.40	3/1
ورلڈکپ	13	575	47.91	84.06	2/4

محدود اوورز میں کیون پیٹرسن کی بیٹنگ اور فیلڈنگ کار کردگی

فارمیٹ	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	4s	6s	Ct	St
ODIs	127	116	16	4184	130	41.84	4822	86.76	9	23	398	73	39	0
T20Is	36	36	5	1176	79	37.93	831	141.51	0	7	119	32	14	0

ٹی ٹوئنٹی انٹر نیشنل میں ٹاپ اسکورر، اوسط کے لحاظ سے (800 پلس رنز)

بیٹسمین	میچز	رنز	اوسط	اسٹرائیک ریٹ	100/50
کیون پیٹرسن	36	1176	37.93	141.51	0/7
برینڈن میکلم	47	1352	34.66	131.00	1/8
تلکارتنے دلشان	35	894	31.92	126.62	1/5
مہیلا جیاوردنے	35	953	31.76	139.32	1/6
گریم اسمتھ	33	982	31.67	127.53	0/5
کمارسنگاکارا	33	883	31.53	119.64	0/6
ڈیوڈوارنر	33	866	26.24	140.35	0/6

کیون پیٹرسن کا کیریئر (چار دورانئے میں)

دورانیہ	میچز	رنز	اوسط	اسٹرائیک ریٹ	100/50
2004-2012	127	4184	41.84	86.76	9/23
2004-2005	25	888	68.30	100.40	3/5
2006-2008	62	2159	43.18	83.19	4/15
2009-2010	17	285	17.81	76.40	0/0
2011-2012	23	852	40.57	87.83	2/3

محدود اوورز میں کیون پیٹرسن کی بالنگ کار کردگی

فارمیٹ	Mat	Inns	Balls	Runs	Wkts	BBI	BBM	Ave	Econ	SR	4w	5w	10
ODIs	127	23	400	370	7	2/22	2/22	52.85	5.55	57.1	0	0	0
T20Is	36	3	30	53	1	1/27	1/27	53.00	10.60	30.0	0	0	0

کیون پیٹرسن کی ہر ملک کے خلاف کارکردگی (ٹی ٹوئنٹی انٹر نیشنل)

بمقابلہ	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	0	4s	6s
آسٹریلیا	6	6	0	139	47	23.16	88	157.95	0	0	0	14	3
بھارت	4	4	0	171	53	42.75	112	152.67	0	1	0	18	5
آئرلینڈ	1	1	0	9	9	9.00	18	50.00	0	0	0	0	0
نیوزی لینڈ	4	4	1	112	43	37.33	83	134.93	0	0	0	13	2
پاکستان	8	8	3	348	73*	69.60	260	133.84	0	4	1	33	10
جنوبی افریقہ	4	4	0	116	53	29.00	83	139.75	0	1	0	16	3
سری لنکا	3	3	1	100	42*	50.00	69	144.92	0	0	0	7	4
ویسٹ انڈیز	5	5	0	102	31	20.40	81	125.92	0	0	0	11	1
زمبابوے	1	1	0	79	79	79.00	37	213.51	0	1	0	7	4

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک روزہ کرکٹ کی تمام ہیٹ ٹرکس

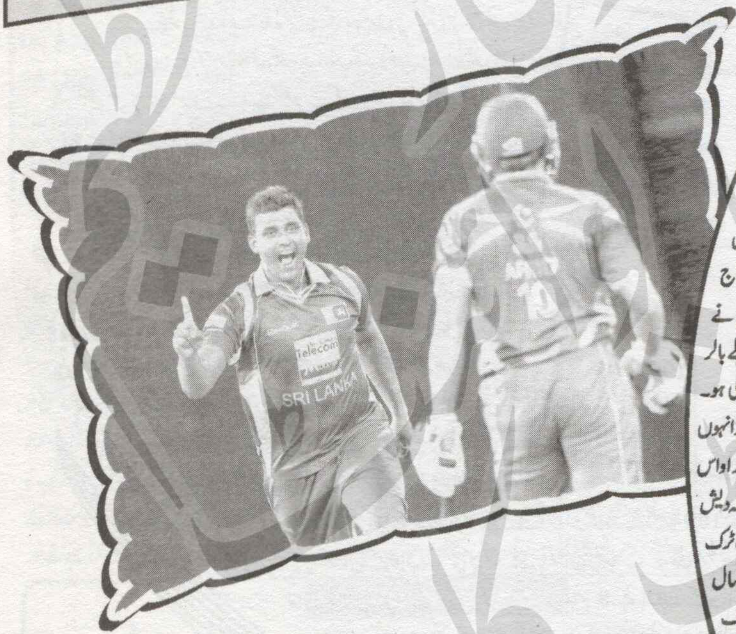

سری لنکا کے نوجوان گیند باز تھیسارا پیریرا نے صرف 38ویں ایک روزہ میں ہیٹ ٹرک کرنے کا کارنامہ انجام دے کے تاریخ کے صفحات میں اپنا نام محفوظ کرالیا ہے۔ وہ سری لنکا کی تاریخ کے چوتھے بالر ہیں جنہیں یہ انوکھا اعزاز حاصل ہوا ہے ان سے قبل چمندا واس دو مرتبہ اور لاستھ مالنگا ریکارڈ تین مرتبہ یہ سنگ میل عبور کرچکے ہیں جبکہ ایک مرتبہ فرویز مہاروف بھی ہیٹ ٹرک کر چکے ہیں۔ یہ سری لنکا کی تاریخ میں مجموعی طور پر ساتواں اور پاکستان کے خلاف پہلا موقع تھا کہ کسی گیند باز نے مسلسل تین گیندوں پر حریف بلے بازوں کی وکٹیں حاصل کی ہوں۔ لاستھ مالنگا ایک روزہ کرکٹ میں تین مرتبہ ہیٹ ٹرک کرنے کا ریکارڈ رکھتے ہیں جو آج تک دنیا کے کسی بالر نے نہیں کیں۔ مالنگا کی پہلی ہیٹ ٹرک ہی ایک لحاظ سے بہت انوکھی تھی جب انہوں نے 2007 کے عالمی کپ کے دوران جنوبی افریقہ کے خلاف 4 گیندوں پر 4 وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے بالر بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کے علاوہ یہ ریکارڈ کسی گیند باز کے پاس نہیں کہ انہوں نے ڈبل ہیٹ ٹرک کی ہو۔ لاستھ مالنگا نے اپنی دوسری ہیٹ ٹرک عالمی کپ 2011 میں کینیا کے خلاف کولمبو میں کی جبکہ اسی میدان پر انہوں نے گزشتہ سال اگست میں آسٹریلیا کے خلاف ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ مالنگا کے ہم وطن چمندا واس نے اپنی پہلی ہیٹ ٹرک دسمبر 2001 میں کولمبو میں زمبابوے کے خلاف کی جبکہ دوسری و آخری ہیٹ ٹرک بنگلہ دیش کے خلاف فروری 2003 میں کی۔ پاکستان کی جانب سے وسیم اکرم اور ثقلین مشتاق کو دو، دو مرتبہ ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ وسیم اکرم نے اکتوبر 1989 میں شارجہ میں ویسٹ انڈیز کے خلاف اور اگلے سال اسی میدان میں آسٹریلیا کے خلاف مسلسل تین گیندوں پر تین حریف بلے بازوں کو ٹھکانے لگایا جبکہ آف اسپنر ثقلین مشتاق نے نومبر 1996 میں زمبابوے کے خلاف پشاور میں ہیٹ ٹرک کی اور اسی حریف کے خلاف 1999 کے عالمی کپ کے دوران اوول کے مقام پر ہیٹ ٹرک کی۔ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ کی پہلی ہیٹ ٹرک پاکستان کے گیند باز جلال الدین نے 1982 میں کی جب انہوں نے حیدر آباد کے نیاز اسٹیڈیم میں آسٹریلیا کے روڈنی مارش، بروس یارڈلے اور جیف لاسن کو آؤٹ کیا۔ ہم قارئین کی دلچسپی کے لیے ایک روزہ کرکٹ میں اب تک ہونے والی تمام 32 ہیٹ ٹرکس پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے معلومات میں اضافے کا باعث بنیں گی۔

ایک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میں ہیٹ ٹرک کرنے والے بالرز......

بالرز	ملک	بمقابلہ	بمقام	بتاریخ
جلال الدین	پاکستان	آسٹریلیا	حیدرآباد	20 ستمبر 1982
بروس ریڈ	آسٹریلیا	نیوزی لینڈ	سڈنی	29 جنوری 1986
چیتن شرما	بھارت	نیوزی لینڈ	ناگپور	31 اکتوبر 1987
وسیم اکرم	پاکستان	ویسٹ انڈیز	شارجہ	14 اکتوبر 1989
وسیم اکرم	پاکستان	آسٹریلیا	شارجہ	4 مئی 1990
کپل دیو	بھارت	سری لنکا	کلکتہ	4 جنوری 1991
عاقب جاوید	پاکستان	بھارت	شارجہ	25 اکتوبر 1991
ڈینی موریسن	نیوزی لینڈ	بھارت	نیپئر	25 مارچ 1994
وقار یونس	پاکستان	نیوزی لینڈ	ایسٹ لندن	19 دسمبر 1994
ثقلین مشتاق	پاکستان	زمبابوے	پشاور	3 نومبر 1996
ایڈو برینڈس	زمبابوے	انگلینڈ	ہرارے	3 جنوری 1997
انتھونی اسٹورٹ	آسٹریلیا	پاکستان	ملبورن	16 جنوری 1997
ثقلین مشتاق	پاکستان	زمبابوے	اوول	11 جون 1999
چمندا واس	سری لنکا	زمبابوے	کولمبو	8 دسمبر 2001
محمد سمیع	پاکستان	ویسٹ انڈیز	شارجہ	15 فروری 2002
چمندا واس	سری لنکا	بنگلہ دیش	پیٹر میرٹزبرگ	14 فروری 2003
بریٹ لی	آسٹریلیا	کینیا	ڈربن	15 مارچ 2003
جیمز اینڈرسن	انگلینڈ	پاکستان	اوول	20 جون 2003
اسٹیو ہارمیسن	انگلینڈ	بھارت	ناٹنگھم	یکم ستمبر 2004
چارل لینگویلٹ	جنوبی افریقہ	ویسٹ انڈیز	بارباڈوس	11 مئی 2005
شہادت حسین	بنگلہ دیش	زمبابوے	ہرارے	2 اگست 2006
جیروم ٹیلر	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	ممبئی	18 اکتوبر 2006
شین بونڈ	نیوزی لینڈ	آسٹریلیا	ہوبارٹ	14 جنوری 2007
لاستھ مالنگا	سری لنکا	جنوبی افریقہ	گیانا	28 مارچ 2007
اینڈریو فلنٹوف	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	سینٹ لوشیا	3 اپریل 2009
فرویز مہاروف	سری لنکا	بھارت	دمبولا	22 جون 2010
عبدالرزاق	بنگلہ دیش	زمبابوے	ڈھاکہ	3 دسمبر 2010
کیمار روچ	ویسٹ انڈیز	نیدرلینڈ	دہلی	28 فروری 2011
لاستھ مالنگا	سری لنکا	کینیا	کولمبو	یکم مارچ 2011
لاستھ مالنگا	سری لنکا	آسٹریلیا	کولمبو	22 اگست 2011
ڈینیل کرسٹیان	آسٹریلیا	سری لنکا	ملبورن	2 مارچ 2012
تھیسارا پیریرا	سری لنکا	پاکستان	کولمبو	16 جون 2012

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک روزہ کرکٹ میں بیٹ کیری کرنے والے بلے باز

کرکٹ میں بیٹ کیری کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ پوری ٹیم آؤٹ ہونے کے باوجود اوپنر کی حیثیت سے جانے والا بلے باز ناقابل شکست میدان سے لوٹے۔ ایک روزہ کرکٹ کی دہائیوں پر مشتمل تاریخ میں صرف 9 اوپننگ بلے باز ایسے ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ وہ ناقابل شکست واپس آئے ہوں اور ان میں تازہ اضافہ پاکستان کے اظہر علی کا ہے جنہوں نے اپنے مختصر سے کیریئر میں یہ کارنامہ بھی انجام دے ڈالا۔ سری لنکا کے خلاف کولمبو کے پریماداسا اسٹیڈیم میں ہونے والے سیریز کو چوتھے ایک روزہ مقابلے میں پاکستان 244 رنز کا ہدف ملا تو میدان میں اترا تو اظہر علی اپنے ساتھی محمد حفیظ کے ساتھ اوپنر کی حیثیت سے میدان میں اترے اور ایک مضبوط پوزیشن پر پہنچنے کے باوجود پاکستان کا ایک اینڈ مکمل طور پر حریف گیند بازوں کے رحم وکرم پر رہا جبکہ دوسرے اینڈ سے اظہر علی اپنی ٹانگ میں تکلیف کے باوجود ڈٹے رہے یہاں تک کہ 45 اوورز میں پوری ٹیم 199 رنز پر ڈھیر ہوگئی اور اظہر علی 81 رنز کے ساتھ ناقابل شکست میدان سے لوٹے۔ اظہر علی عظیم اوپنر سعید انور کے بعد دوسرے پاکستانی بلے باز ہیں جنہوں نے بیٹ کیری کیا ہے اور ویسے بھی یہ 11 سال بعد ایک روزہ کرکٹ میں بیٹ کیری کرنے کا پہلا موقع رہا۔ آخری مرتبہ اپریل 2001 میں بنگلہ دیش کے جاوید عمر نے زمبابوے کے خلاف بیٹ کیری کیا تھا۔ ایک روزہ کرکٹ میں پہلی بار یہ اعزاز زمبابوے کے گرانٹ فلاور نے دسمبر 1994 میں سڈنی کے تاریخی میدان پر انگلستان کے خلاف حاصل کیا تھا۔ جبکہ پاکستان کی جانب سے پہلی بار فروری 1995 میں سعید انور نے زمبابوے کے خلاف ہرارے میں بیٹ کیری کیا تھا۔ ذیل میں تمام 9 بلے بازوں کے بیٹ کیری کرنے کے اعداد وشمار پیش ہیں، امید ہے کہ قارئین کی معلومات میں اضافے کا باعث بنیں گے۔

ایک روزہ کرکٹ میں بیٹ کیری کرنے والے بلے باز

بلے باز	رنز	مجموعی اسکور	ملک	بمقابلہ	بمقام	بتاریخ
گرانٹ فلاور	84*	205	زمبابوے	انگلینڈ	سڈنی	15 دسمبر 1994
سعید انور	103*	219	پاکستان	زمبابوے	ہرارے	22 فروری 1995
نک نائٹ	125*	246	انگلینڈ	پاکستان	ناٹنگھم	یکم ستمبر 1996
رڈلے جیکبز	49*	110	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	مانچسٹر	30 مئی 1999
ڈیمین مارٹن	116*	191	آسٹریلیا	نیوزی لینڈ	آکلینڈ	3 مارچ 2000
ہرشل گبز	59*	101	جنوبی افریقہ	پاکستان	شارجہ	28 مارچ 2000
ایلک اسٹیورٹ	100*	192	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	ناٹنگھم	20 جولائی 2000
جاوید عمر	33*	103	بنگلہ دیش	زمبابوے	ہرارے	8 اپریل 2001
اظہر علی	81*	199	پاکستان	سری لنکا	کولمبو	16 جون 2012

برطانوی کھلاڑی ٹام مینارڈ ٹرین حادثے میں ہلاک

برطانوی کرکٹ کے مستقبل کے لیے امید سمجھے جانے والے 23 سالہ ٹام مینارڈ لندن میں ایک حادثے میں ہلاک ہوگئے۔ ٹام مینارڈ کی موت لندن کی زیر زمین ٹرین کی ٹکر سے ہوئی۔ خیال ہے کہ کارڈف میں پیدا ہونے والے کھلاڑی پولیس سے بچنے کی کوشش کے دوران ہلاک ہوئے ٹام مینارڈ تیز شاٹس کھیلنے کے لیے مشہور تھے انہوں نے پانچ سال قبل اپنی آبائی کاونٹی گلیمورگن سے پیشہ ورانہ طور پر کھیلنا شروع کیا۔ ان کی فرسٹ کلاس بیٹنگ میں اوسط 32.65 تھی۔ انہوں نے انگلینڈ لائنز کے ساتھ بنگلہ دیش کا دورہ کیا خیال تھا کہ وہ اپنے والد میتھیو مینارڈ کے جنہوں نے 18 بین الاقوامی میچ کھیلے تھے نقشِ قدم پر چلیں گے برطانوی ٹرانسپورٹ پولیس کا کہنا ہے کہ ایک شخص جس کا خدوخال مینارڈ سے ملتا تھا اپنی گاڑی چھوڑ کر اس وقت بھاگا جب اس کو پولیس نے روکا یہ شخص نہایت غلط ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ میتھیو مینارڈ نے ایک روز قبل ہی کینٹ کاؤنٹی کے خلاف ٹی ٹوئنٹی کھیلا تھا۔ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کے چیئرمین جائلز کلارک نے ٹام مینارڈ کی موت پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مستقبل کرکٹ کی دنیا میں نہایت تابناک تھا۔ ٹام مینارڈ نے 48 فرسٹ کلاس میچوں میں 2384 رنز چار سنچریوں اور 11 نصف سنچریوں سے اسکور کیے۔ جبکہ 50 ٹی ٹوئنٹی میچوں میں 1034 رنز 6 نصف سنچریوں سے بنائے۔ اپنی موت سے چند گھنٹے قبل ہی انہوں نے سرے کی جانب سے کینٹ کے خلاف میچ میں حصہ لیا اور 7 رنز اسکور کیے۔ 2007 میں انہوں نے فرسٹ کلاس کیریئر کا آغاز کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹینو بیسٹ نے 11 ویں نمبر پر زیادہ رنز بنانے کا ورلڈ ریکارڈ بنا دیا......

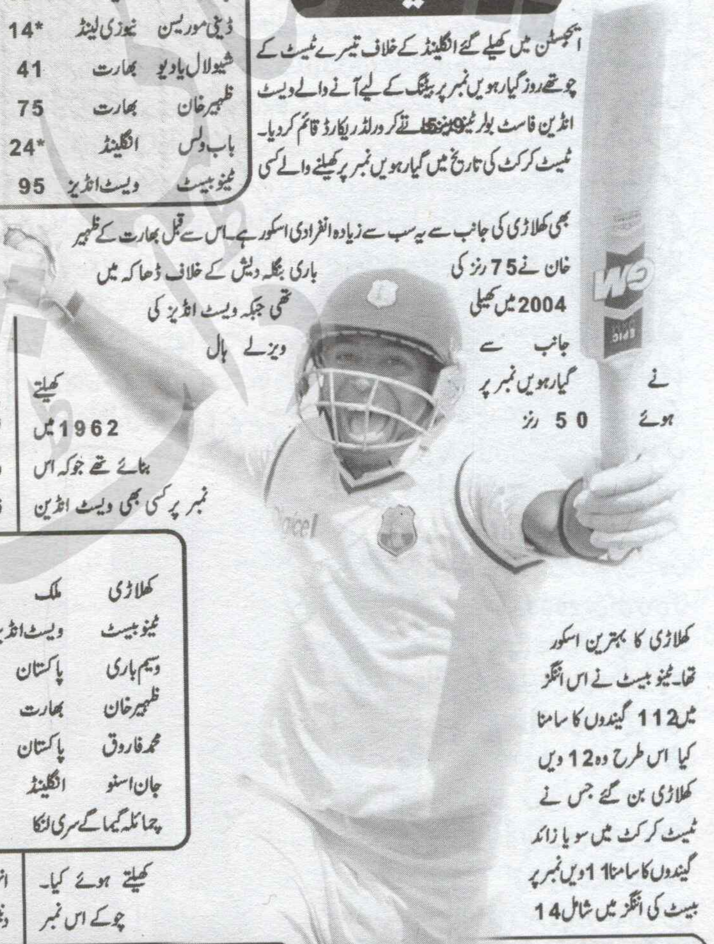

ایجبسٹن میں کھیلے گئے انگلینڈ کے خلاف تیسرے ٹیسٹ کے چوتھے روز گیارہویں نمبر پر بیٹنگ کے لیے آنے والے ویسٹ انڈین فاسٹ بولر ٹینو 95 رنز بنا کر ورلڈ ریکارڈ قائم کردیا۔ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں گیارہویں نمبر پر کھیلنے والے کسی بھی کھلاڑی کی جانب سے یہ سب سے زیادہ انفرادی اسکور ہے۔اس سے قبل بھارت کے ظہیر خان نے 75 رنز کی باری بنگلہ دیش کے خلاف ڈھاکہ میں 2004 میں کھیلی تھی جبکہ ویسٹ انڈیز کی جانب سے ویزلے ہال نے گیارہویں نمبر پر کھیلتے ہوئے 50 رنز 1962 میں بنائے تھے جوکہ اس نمبر پر کسی بھی ویسٹ انڈین کھلاڑی کا بہترین اسکور تھا۔ٹینو بیسٹ نے اس اننگز میں 112 گیندوں کا سامنا کیا اس طرح وہ 12 ویں کھلاڑی بن گئے جس نے ٹیسٹ کرکٹ میں سو یا زائد گیندوں کا سامنا 11 ویں نمبر پر کھیلتے ہوئے کیا۔ بیسٹ کی اننگز میں شامل 14 چوکے اس نمبر پر کھیلنے والے کسی بھی کھلاڑی کی سب سے زیادہ رسید کی گئی باؤنڈریز ہیں جبکہ 84.82 کا اسٹرائیک ریٹ گیارہویں نمبر پر کھیلنے والے بلے بازوں میں دوسرا تیز ترین اسٹرائیک ریٹ ہے جنوبی افریقہ کے پیٹ سمکاکس نے آسٹریلیا کے خلاف 54 رنز 128.57 کے اسٹرائیک ریٹ سے 1998 میں اسکور کیے تھے۔ٹینو بیسٹ نے دسویں وکٹ پر دنیش رام دین کے ساتھ مل کر

11 ویں نمبر پر سو یا زیادہ گیندیں کھیلنے والے کھلاڑی

کھلاڑی	ملک	رنز	گیندیں	چوکے	چھکے	بمقام	بمقابلہ	تاریخ
روڈنی ہاگ	آسٹریلیا	52	160	6	1	جارج ٹاؤن	ویسٹ انڈیز	2 Mar 1984
جان اسنو	انگلینڈ	59*	146	8	0	اوول	ویسٹ انڈیز	18 Aug 1966
ڈینی موریسن	نیوزی لینڈ	14*	133	0	0	آکلینڈ	انگلینڈ	24 Jan 1997
شیولال یادیو	بھارت	41	123	2	0	ایڈیلیڈ	آسٹریلیا	13 Dec 1985
ظہیر خان	بھارت	75	115	10	2	ڈھاکہ	بنگلہ دیش	10 Dec 2004
باب ولس	انگلینڈ	24*	114	3	0	اوول	ویسٹ انڈیز	24 Jul 1980
ٹینو بیسٹ	ویسٹ انڈیز	95	112	14	1	برمنگھم	انگلینڈ	7 Jun 2012

143 رنز کا اضافہ کیا جوکہ اس وکٹ کیلئے تیسری بڑی شراکت رہی اس سے قبل نیوزی لینڈ کے برائن ہیسٹنگز اور رچرڈ کولنج نے پاکستان کے کے خلاف 151 رنز آکلینڈ میں فروری 1973 میں اسکور کیے بعدازاں اس ریکارڈ کو پاکستان کے اظہر محمود اور ثقلین مشتاق نے جنوبی افریقہ کے خلاف 151 کی شراکت سے اکتوبر 1997 میں برابر کیا تھا۔

انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ٹیسٹ سیریز کا آخری معرکہ تو بارش کی نذر ہوگیا جس میں صرف دو روز کا کھیل ہی ممکن ہو پایا لیکن ان دو ایام میں بھی کئی اہم مواقع دیکھنے میں آئے ایک طرف دنیش رام دین کی سنچری اور ان کا خوشی منانے کا متنازع انداز تو دوسری طرف گیارہویں نمبر پر بلے بازی کے لیے آنے والی ٹینو بیسٹ کی شاندار بیٹنگ جنہوں نے آخری نمبر پر بیٹنگ کرنے والے کسی بھی بلے باز کی جانب سے سب سے طویل اننگز کھیلنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا لیکن بدقسمتی سے سنچری سے محض 5 رنز کے فاصلے پر دھر لیے گئے ٹینو بیسٹ تین سال کے طویل عرصے کے بعد کسی ٹیسٹ مقابلے میں ویسٹ انڈیز کی نمائندگی کررہے تھے اور انہوں نے کیا ہی شاندار واپسی کی ایک ایسے موقع پر جب 283 پر ویسٹ انڈیز کی 9 وکٹیں گرچکی تھیں وہ میدان میں آئے اور دنیش رام دین کے ساتھ دسویں وکٹ پر 143 رنز کی زبردست شراکت داری قائم کی۔یہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں آخری وکٹ پر دوسری سب سے بڑی شراکت تھی تاہم اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ جتنی مزیدار شراکت داری ٹینو بیسٹ اور دنیش رام دین کی تھی وہ کسی کی نہیں ہوگی۔ٹینو بیسٹ نے جارحانہ انداز سے بلے بازی کرتے ہوئے محض 112 گیندوں پر 14 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 95 رنز بنائے اور آخری نمبر پر آنے والے کسی بھی بلے بازی کی جانب سے سب سے طویل انفرادی اننگز کا نیا عالمی ریکارڈ بنایا بدقسمتی سے وہ جلد از جلد سنچری تک پہنچنے کی کوشش میں حریف کپتان کو کیچ تھما بیٹھے اور تہرے ہندسے میں نہ پہنچ سکے لیکن ظہیر خان کا 2004 میں بنگلہ دیش کے خلاف قائم کردہ 75 رنز کا ریکارڈ توڑنے میں ضرور کامیاب ہوگئے۔

11 ویں نمبر پر زیادہ باؤنڈریز لگانے کھلاڑی

کھلاڑی	ملک	رنز	چوکے	چھکے	بمقام	بمقابلہ	تاریخ
ٹینو بیسٹ	ویسٹ انڈیز	95	14	1	برمنگھم	انگلینڈ	7 Jun 2012
وسیم باری	پاکستان	60*	10	0	برج ٹاؤن	ویسٹ انڈیز	18 Feb 1977
ظہیر خان	بھارت	75	10	2	ڈھاکہ	بنگلہ دیش	10 Dec 2004
محمد فاروق	پاکستان	47	9	0	راولپنڈی	نیوزی لینڈ	27 Mar 1965
جان اسنو	انگلینڈ	59*	8	0	اوول	ویسٹ انڈیز	18 Aug 1966
چمائلہ گیماگے	سری لنکا	40	8	0	کولمبو	بنگلہ دیش	28 Jul 2002

11 ویں نمبر پر ففٹی پلس اننگز کھیلنے والے کھلاڑی

کھلاڑی	ملک	رنز	گیندیں	چوکے	چھکے	بمقام	بمقابلہ	تاریخ
ٹینو بیسٹ	ویسٹ انڈیز	95	112	14	1	برمنگھم	انگلینڈ	7 Jun 2012
ظہیر خان	بھارت	75	115	10	2	ڈھاکہ	بنگلہ دیش	10 Dec 2004
رچرڈ کولنج	نیوزی لینڈ	68*	-	6	1	آکلینڈ	پاکستان	16 Feb 1973
اے ووگلر	جنوبی افریقہ	62*	-	5	3	کیپ ٹاؤن	انگلینڈ	30 Mar 1906
گلین میگرا	آسٹریلیا	61	92	5	1	برسبین	نیوزی لینڈ	18 Nov 2004
وسیم باری	پاکستان	60*	-	10	0	برج ٹاؤن	ویسٹ انڈیز	18 Feb 1977
جان اسنو	انگلینڈ	59*	146	8	0	اوول	ویسٹ انڈیز	18 Aug 1966
مشتاق احمد	پاکستان	59	106	4	4	راولپنڈی	جنوبی افریقہ	6 Oct 1997
پیٹ سمکاکس	جنوبی افریقہ	54	42	6	0	ایڈیلیڈ	آسٹریلیا	30 Jan 1998
روڈنی ہاگ	آسٹریلیا	52	160	6	1	جارج ٹاؤن	ویسٹ انڈیز	2 Mar 1984
ویزلے ہال	ویسٹ انڈیز	50*	-	-	0	پورٹ آف اسپین	بھارت	4 Apr 1962
فریڈرک اسپوفورتھ	آسٹریلیا	50	-	4	1	میلبورن	انگلینڈ	21 Mar 1885
غلام احمد	بھارت	50	-	2	-	نئی دہلی	پاکستان	16 Oct 1952

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اوور میں دو بانسرز کی اجازت، بالنگ پاور پلے کا خاتمہ
ایک روزہ کرکٹ کے لیے نئی تجاویز

آئی سی سی کی کرکٹ کمیٹی کی جانب سے ایک روزہ مقابلوں میں کچھ تبدیلیوں کی تجاویز پیش کی گئی ہیں جن میں بالر کو ایک اوور میں دو باؤنسرز کروانے کی اجازت اور بالنگ پاور پلے کو ختم کرنا بھی شامل ہیں۔اس کے علاوہ اجلاس میں یہ سفارش بھی کی گئی کہ چھوٹے دائرے سے باہر فیلڈرز کی تعداد پانچ سے گھٹا کر چار کردی جائے۔کوالالمپور میں آئی سی سی بورڈ اجلاس کمیٹی کی ان سفارشات کی توثیق کرے گا۔اگر ان قوانین کا اطلاق ایک روزہ میچوں میں ہوگیا تو ابتدائی 10 اوورز کا پاور پلے تو اپنی جگہ موجود رہے گا مگر اس کے بعد 40اوورز سے پہلے پہلے صرف ایک پاور پلے لیا جاسکے گا جس کا اختیار بیٹنگ کرنے والی ٹیم کے پاس ہوگا۔آئی سی سی کے ایک اعلامیہ کے مطابق ان تبدیلیوں کا مقصد بلے بازی اور گیند بازی کے درمیان توازن قائم کرنا اور ایک روزہ مقابلوں کو ٹیسٹ اور ٹی ٹوئنٹی طرز کی کرکٹ کے مقابلے میں ایک الگ پہچان دینا ہے۔کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ 16 ویں سے 40ویں اوور کے درمیان دو پاور پلے مراحل سے کھیل پر کچھ زیادہ اثر نہیں پڑ سکا البتہ وکٹ کے دونوں اطراف سے نئی گیندوں کا استعمال ایک کامیاب قدم تھا۔دونوں قوانین گزشتہ سال ہونے والے اجلاس میں پیش کیئے گئے تھے۔آئی سی سی کے جنرل منیجر آف کرکٹ ڈیو رچرڈسن کا کہنا تھا کہ یہ تبدیلیاں ون ڈے کرکٹ، جو کہ اب بھی بے پناہ مقبولیت رکھتی ہے، کو مزید نکھارنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔کمیٹی اس بات کو اچھی طرح سمجھتی ہے کہ مسلسل ترامیم نہیں ہونی چاہئیں مگر پچھلے سال سے کھیل کو بہتر بنانے کا جو عمل شروع ہوا تھا اس کو بھی مکمل کرنا چاہتی ہے۔ان کا کہنا تھا یہ تبدیلیاں جو 2011 کے عالمی کپ کے دوران بھی کافی مقبول ہوئی تھیں اور 2015 کے عالمی کپ سے پہلے کھیل کو مزید بہتر بنانے میں مدد فراہم کریں گی۔ویسٹ انڈیز کے سابق کپتان کلائیو لائیڈ کی زیر صدارت اس کمیٹی نے کچھ مزید سفارشات بھی پیش کیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ بارش سے متاثرہ میچوں کے اسکورز کا حساب ڈک ورتھ لوئس طریقے سے کرنے کے فیصلہ کو برقرار رکھا جائے۔ بھارت کے ایک ماہر ریاضی دان وی جے دیوان نے اس سے پہلے اپنا ایک طریقہ وی جے ڈی منتظم متعارف کروایا تھا مگر کمیٹی متفقہ طور پر اس بات پر راضی تھی کہ ڈک ورتھ لوئس طریقہ کار میں کوئی کمی نہیں ہے اور نہ وی جے ڈی منتظم نے اس سے کوئی بہتر تجویز پیش کی ہے۔اس کے علاوہ اوور ریٹس کو بہتر بنانے کے لئے یہ سفارشات بھی پیش کی گئیں کہ پانی کے وقفے کے علاوہ کسی کھلاڑی کے لئے پانی لانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

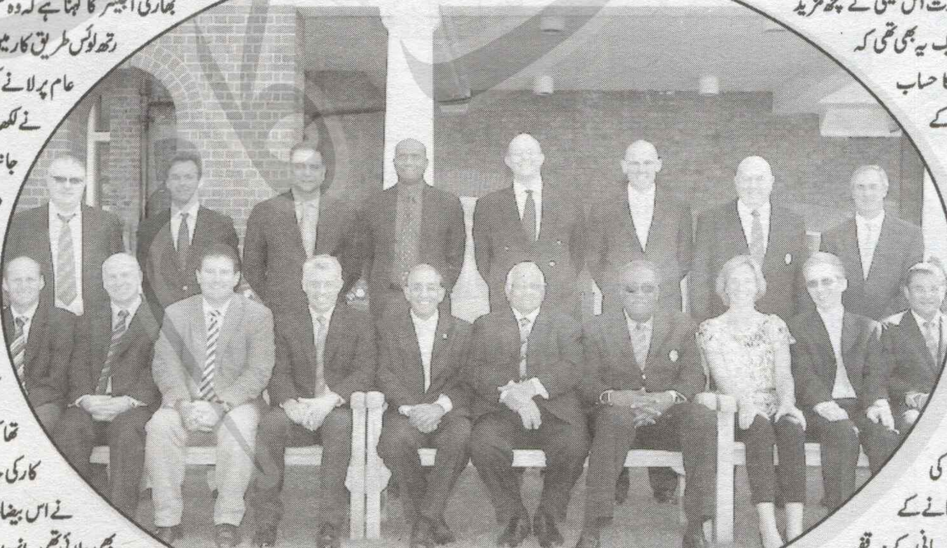

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مردوں اور خواتین کا ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ بیک وقت جاری رہ سکتا ہے جب کہ 2014 سے مینز ورلڈ ٹی ٹوئنٹی میں ٹیموں کی تعداد 12 سے 16 کرنے کے فیصلے کی بھی توثیق کی گئی۔آئی سی سی کے جنرل منیجر ڈیو رچرڈسن نے کہا کہ ون ڈے کرکٹ میں تبدیلیوں کا عمل جلد از جلد مکمل کر لینا چاہئے تاکہ ورلڈ کپ 2015 مزید سنسنی خیز ہو سکے۔میچز میں اوور ریٹ کو بہتر بنانے کے لئے کھلاڑیوں کو صرف وقفے کے دوران پانی پینے کا پابند بنانے کی تجویز دی گئی۔پانی کے وقفے کے علاوہ صرف اس صورت میں پلیئرز پانی منگوا سکتے ہیں، جب کوئی فیصلہ تھرڈ امپائر کے پاس ہوتا ہم فیصلہ آتے ہی کھیل شروع کرنا لازمی ہوگا ورنہ تاخیر کرنے والی سائیڈ پر جرمانہ کیا جائے گا۔اجلاس میں ریفرل سسٹم اور ڈک ورتھ لوئس سسٹم پر اعتماد برقرار رکھا گیا۔کمیٹی نے تمام ٹیسٹ اور ون ڈے میچز میں ریفرل سسٹم کے اسپانسرز سے مشروط نفاذ کے فیصلے کی توثیق کی۔بارش سے متاثرہ میچز کے لئے ڈک ورتھ لوئس سسٹم کو تبدیل کرنے کی سفارش کی گئی اور بھارتی انجینئر جیادیون کے تیار کردہ سسٹم کو مسترد کردیا گیا۔ڈے نائٹ ٹیسٹ میچز کے حوالے سے ابوظہبی، پاکستان، آسٹریلیا اور انگلینڈ کے تجربات کی روشنی میں تیار کردہ رپورٹ کا بھی جائزہ لیا گیا۔کرکٹ کمیٹی اپنی سفارشات منظوری کے لئے چیف ایگزیکٹو کمیٹی اور آئی سی سی بورڈ کو بھیجے گی ادھر ڈک ورتھ لوئس سسٹم کی جگہ بھارتی انجینئر کا سسٹم نہ آزمانے پر سنیل گواسکر آئی سی سی پر برس پڑے۔گواسکر نے اپنے کالم میں لکھا کہ آئی سی سی کو کم از کم ایک مرتبہ محدود اوور کے میچوں میں جائزے کے لیے بھارتی انجینئر کے نظام کو آزمانا چاہیے تھا۔ادھر بھارت کے انجینئر وی جے دیوان، جنہوں نے حال ہی میں بارش سے متاثرہ مقابلوں کے لیے زیر استعمال ڈک ورتھ لوئس طریق کار کے مقابلے میں اپنا ایک سسٹم وی جے ڈی متعارف کروایا تھا اور جسے آئی سی سی کی کرکٹ کمیٹی کی جانب سے رد بھی کردیا گیا تھا، نے بین الاقوامی کرکٹ کونسل پر جانب داری کا الزام لگاتے ہوئے اسکے صدر شرد پوار سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائیں کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر غیر جانبداری سے موازنہ کیا جائے تو وی جے ڈی طریق کار ڈک ورتھ لوئس سے کہیں بہتر ہے۔اگر محدود طرز کی کرکٹ کا کوئی میچ بارش یا کسی اور وجہ سے متاثر ہو جائے تو اسکور کا حساب ڈی-ایل طریق کے ذریعے لگایا جاتا ہے۔یہ نظام 14 سال پہلے 1998 میں متعارف کروایا گیا تھا تاہم جے دیوان کا کہنا ہے کہ ڈی ایل طریق کار اپنی نہاد میں چند خرابیاں رکھتا ہے جس کو بہتر بناتے ہوئے انہوں نے نیا نظام مرتب کیا ہے۔دیوان سمیت متعدد ماہرین کی جانب سے تنقید کے باوجود آئی سی سی نے اس طریق کار کو اب تک برقرار رکھا ہوا ہے۔وی جے ڈی سسٹم کو رد کیے جانے پر نہ صرف خود اس کے خالق برافروختہ ہیں بلکہ بھارت کے سابق کپتان سنیل گاوسکر بھی میدان میں کود پڑے ہیں اور انہوں نے بھارت کے معروف اخبار ٹائمز آف انڈیا میں ایک تحریر میں آئی سی سی کو رگید ڈالا ہے اور یہ تک کہا ہے کہ آئی سی سی کی کرکٹ کمیٹی کے اراکین نے جے دیوان کے خلاف تعصب سے کام لیا ہے۔بہرحال، آئی سی سی کے صدر کو لکھے گئے خط میں بھارتی انجینئر کا کہنا ہے کہ وہ کس طرح 12 سال سے ڈک ورتھ لوئس طریق کار میں پائی جانے والی خامیوں کو منظر عام پر لانے کی کوششیں کررہے ہیں۔انہوں نے لکھا کہ 2005 میں آئی سی سی کی جانب سے مقرر کردہ ایک ماہر نے دونوں طریقوں کا موازنہ کیا تھا اور آخر میں ڈی-ایل طریقے کے حق میں رپورٹ پیش کردی۔ ان کے مطابق رپورٹ میں حقائق سے متعلق کئی غلطیاں تھیں اور صاف ظاہر تھا کہ مبصر کا جھکاؤ ڈی-ایل طریق کار کی جانب تھا وجے کا کہنا تھا کہ انہوں نے اس بیضابطگی کی جانب آئی سی سی کی توجہ بھی دلائی تھی۔انہوں نے مزید کہا کہ آئی سی سی کے جنرل مینیجر ڈیو رچرڈسن نے ان کی بات کو اہمیت دیتے ہوئے انہیں ہانگ کانگ مدعو کیا تاکہ وہ اپنے کام کے بارے میں پریزنٹیشن دے سکیں۔وہاں بھی وہی غیر جانب دار ماہران کے پیش کردہ سسٹم پر تبصرہ کرنے والے ججوں میں سے ایک تھے۔جے دیوان کا کہنا تھا کہ وہ جب ڈی-ایل طریقے کی خامیاں بتارہے تھے تو ان ماہر صاحب کے چہرے سے ناگواری صاف عیاں تھی اور جج کم اور ڈک ورتھ لوئس طریقے کے نمائندے زیادہ لگ رہے تھے۔انہوں نے کہا کے میری پریزینٹیشن کے بعد ان ہی صاحب کو دونوں طریقوں پر تبصرے کی دعوت دی گئی جس پر میں نے اپنی ناگواری کا اظہار کیا، جس پر آئی سی سی کی جانب یہ یقین دہانی کروائی گئی کہ فیصلہ غیر جانب دار ہی ہوگا۔بھارتی ماہر ریاضی کا کہنا تھا کہ افسوس کے ایسا کوئی فیصلہ آج تک سامنے نہیں آیا۔حال ہی میں اپنے سسٹم کو رد کیے جانے پر جے دیوان کا کہنا ہے کہ میں نے جناب رچرڈسن سے یہ گزارش کی تھی کہ مجھے بھی اس پینل کا حصہ بنایا جائے کیونکہ فریق مخالف بھی اپنے طریقے کا دفاع کرنے کے لئے وہاں موجود تھے۔انہوں نے شرد پوار کو مزید لکھا کہ آئی سی سی کی یہ ذمہ داری ہے جو سب سے بہتر سسٹم موجود ہے، اس کا انتخاب کرے۔میں کونسل سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ دونوں طریقوں کا موازنہ کسی غیر جانب دار ماہر سے کروائے، جس کا تعلق نہ بھارت سے ہو نہ انگلستان سے۔(حسام نسیم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میتھیوز کا جادو چل گیا، سمیع کی بھیانک بالنگ نے میچ اور سیریز گنوا دی

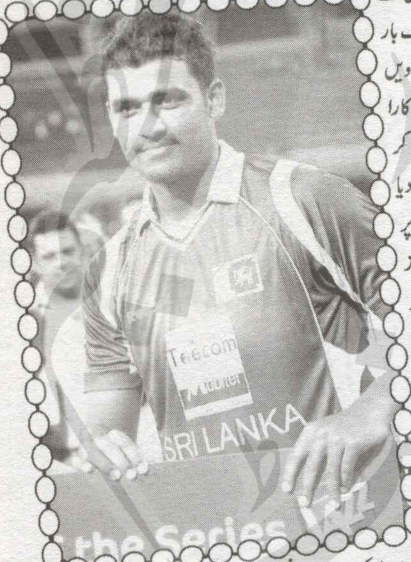

اینجلو میتھیوز کے مضبوط اعصاب نے انتہائی ناقص پوزیشن میں پہنچ جانے کے باوجود سری لنکا کو آخری ایک روزہ میں 2 وکٹوں سے شاندار فتح دلا دی۔ جبکہ پاکستان کو سعید اجمل جیسے عالمی معیار کے بالر کی جگہ محمد سمیع کو کھلانے کا فیصلہ بہت مہنگا پڑ گیا، جنہوں نے اپنی بدترین کارکردگی کے ذریعے پاکستان کو یقینی فتح سےمحروم کر دیا۔ اینجلو میتھیوز کی اننگز کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، 248 رنز کے ہدف کے تعاقب میں جب سری لنکا 138 پر اپنی چھ وکٹیں گنوا بیٹھا تو یہ میتھیوز کی کیریئر بیسٹ 80 رنز کی اننگز ہی تھی جس نے سری لنکا کی امیدوں کو آخری تک برقرار رکھا اور بالآخران کی مرادیں بر لائیں اور وہ پاکستان کے خلاف تاریخ کے کم ترین مارجن یعنی دو وکٹوں سے فتح یاب ٹھہرے اور سیریز 1-3 کے واضح مارجن سے جیت لی۔ سیریز میں پاکستان صرف پہلا ایک روزہ میچ جیت پایا جس کے بعد ہونے والے تمام مقابلے سری لنکا کے نام رہے، درمیان میں ایک میچ بارش کی نذر ہو گیا تھا۔ اس میچ میں شکست کا بہت بڑا سبب پاکستان کی بدترین فیلڈنگ بھی تھی، دو کیچ چھوڑے گئے، رن آؤٹ کے مواقع تو کئی بار ضائع کیے گئے، جبکہ مس فیلڈنگ کے نتیجے میں بھی کئی رنز حریف ٹیم کو ملے۔ رہی سہی کسر 22 فاضل رنز نے پوری کر دی۔ آخری مقابلے میں بدترین فیلڈنگ کے مظاہرے بعد پاکستان کے نئے فیلڈنگ کوچ جولین فاؤنٹین کی اہلیت پر بہت بڑا سوالیہ نشان لگ گیا ہے، جواب چند ماہ گزارنے کے بعد ضرور ٹیم میں نئے نہیں رہے ہوں گے، لیکن جتنی بھیانک فیلڈنگ اس میچ، بلکہ پوری سیریز میں ہوئی، اتنی پاکستان نے شاذ و نادر ہی کی ہوگی۔ پاکستان کی شکست کے ولن محمد سمیع نے 49ویں اوور میں کی گئی سہیل تنویر کی پوری محنت پر پانی پھیر دیا سہیل تنویر نے پاکستانی بالرز کی جانب سے سب سے عمدہ بالنگ کروائی اور اپنے 10 اوورز میں صرف 42 رنز دے تین قیمتی وکٹیں حاصل کیں اور اپنے آخری یعنی اننگز کے مذکورہ 49ویں اوور میں بھی صرف 6 رنز دیئے جس کی بدولت معاملہ آخری اوور میں درکار 15 رنز تک لٹک گیا یہ سمیع کے لیے آسان معاملہ تھا کہ وہ اچھی گیند بازی کر کے پوری اننگز کی کارکردگی کا ازالہ کریں، لیکن انہوں نے موافق صورتحال کا بھی فائدہ نہ اٹھایا اور پہلی سے لے کر آخری گیند تک ایک مرتبہ بھی ان کے حواس قابو میں نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ سمیع نے پہلی گیند ہی وائیڈ پھینکی، دوسری پر عمر اکمل کی ناقص تھرو نے میتھیوز کو رن آؤٹ ہونے سے بچا لیا جبکہ تیسری پر میتھیوز نے بالر کے سر کے اوپر سے گیند کو چھکے کی راہ دکھا دی اور سمیع، جن کے اس وقت تک تو صرف پسینے چھوٹ رہے تھے کے چھکے چھوٹ گئے اگلی گیند پر اینجلو نے دو رنز بنائے اور چوتھی بال پر پوائنٹ پر چوکا رسید کر کے میچ اور سیریز کے ساتھ ساتھ ممکنہ طور پر محمد سمیع کے بین الاقوامی کیریئر کا خاتمہ بھی کر دیا یہ کہنا بالکل بے جا نہ ہوگا کہ سمیع نے آخری چار گیندوں 15 رنز کھا کر میچ سری لنکا کو تھالی میں رکھ کر پیش کر دیا سالوں کے بعد ٹیم میں واپس آنے والے سمیع کے لیے بلاشبہ یہ میچ ایک ڈراؤنا خواب ثابت ہوا جنہوں نے اپنے 9.4 اوورز میں 75 رنز دیے اور ایک وکٹ بھی نہ لے پائے۔ ابتدا میں ناقص فیلڈنگ کے باوجود پاکستان شاہد آفریدی کے میچ پلٹ اوور کے باعث مقابلے میں ایک بار پھر واپس آ گیا تھا شاہد نے اننگز کے 25ویں اوور کی آخری دو گیندوں پر پہلے کمار سنگاکارا اور پھر مہیلا جیا وردنے کو ٹھکانے لگا کر پاکستان کو مضبوط پوزیشن پر پہنچا دیا تھا سنگاکارا 40 اور جیا وردنے صفر پر آؤٹ ہوئے، جب سری لنکا کو 25 اوورز میں 151 رنز درکار تھے اور اس کی چھ وکٹیں باقی تھیں یہیں میتھیوز میدان میں آئے اور آخری تک پاکستان کو میچ پر حاوی نہ ہونے دیا۔ گو کہ پاکستان کی جانب سے محمد حفیظ نے خطرہ بنتے دنیش چندیمال اور پھر اگلے اوور میں رن آؤٹ نے میچ پر گرفت مضبوط کر لی تھی چندیمال 54 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے لیکن سری لنکا کو مسئلہ یہ درپیش تھا کہ اب اسے صرف 15 اوورز میں 110 رنز درکار تھے اور محض 4 وکٹیں باقی تھیں جس کا واضح مطلب تھا کہ اینجلو کو اب نچلے بلے بازوں سے کام چلانا ہوگا پاکستان کے لیے ضروری تھا کہ وہ دباؤ کو مزید بڑھاتا اور میچ کو حاصل کر لیتا لیکن بار بار رن آؤٹ کے مواقع کا ضیاع مقابلے کو پاکستان کی پہنچ سے دور کرتا چلا گیا جب ذرا سا دباؤ بڑھا، لیکن پھر بھی سری لنکا پریشانی کے عالم میں تھا، لیکن انہوں نے ہر مرتبہ محمد سمیع کے اوور کو بخوبی استعمال کیا اور 40ویں اوور میں بھی سمیع سے 15 اوورز لوٹے یوں ایسا لگتا تھا کہ سمیع پاکستان سے نہیں بلکہ سری لنکا کی جانب سے کھیل رہے ہیں آٹھویں وکٹ پر جیون مینڈس اور میتھیوز نے 37 قیمتی رنز کا اضافہ کیا، جیون 19 رنز بنانے کے بعد سہیل تنویر کی تیسری وکٹ بنے۔ آخری تین اوورز میں سری لنکا کو 31 رنز درکار تھے، اور پاکستان نے ان لمحات میں بھی رن آؤٹ کے دو مواقع ضائع کیے اور آخری اوور میں سری لنکا نے اس فیاضی کا خوب فائدہ اٹھایا اور سیریز 1-3 کے بڑے مارجن سے جیت لی۔ قبل ازیں پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تو یونس خان کی جگہ ٹیم میں شامل کیے گئے عمران فرحت نے اپنی شمولیت کا حق ادا کیا اور جارحانہ انداز سے بلے بازی کرتے ہوئے پاکستان کو ایک اچھی بنیاد فراہم کی۔ گو کہ ان کے ساتھ محمد حفیظ ایک مرتبہ پھر دہرے ہندسے میں داخل نہ ہو سکے لیکن دوسری وکٹ پر عمران فرحت اور اظہر علی نے 60 رنز جوڑے جس کے بعد عمران فرحت کی اننگز کا خاتمہ ہوا۔ انہوں نے 63 گیندوں پر 9 چوکوں کی مدد سے 56 رنز بنائے۔ مصباح الحق اور عمر اکمل نے پانچویں وکٹ پر 61 رنز کا اضافہ کیا اور تیز بلے بازی کرنے والے شاہد آفریدی اور آل راؤنڈر سہیل تنویر کو موقع دیا کہ وہ ایک اچھے مجموعے تک پہنچیں لیکن مصباح 32 رنز کے آؤٹ ہونے کے بعد رنز بنانے کی رفتار میں پاکستان اضافہ نہ کر پایا اور آخری اوور میں جب رنز کی اشد ضرورت تھی پاکستان آخری پانچ اوورز میں صرف 22 رنز بنا سکا۔ عمر اکمل جو بہت عمدگی سے کھیل رہے تھے، اپنی آخری 19 گیندوں پر صرف 9 رنز بنا پائے اور یہاں پاکستان جس تکنیک کے استعمال سے نابلد دکھائی دیا، اسی کو سری لنکا نے حتمی اوورز میں بخوبی استعمال کیا اور مقابلہ جیتا عمر اکمل 61 گیندوں پر 2 چھکوں اور 5 چوکوں کی مدد سے 55 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے تاہم وہ حتمی لمحات میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق نہ کھیل پائے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان جو 270 رنز تک پہنچتا دکھائی دیتا تھا، کو محض 247 رنز پر اکتفا کرنا پڑا اور بعد میں یہی رنز میچ میں فرق ثابت ہوئے۔ سری لنکا کی جانب سے نووان کولاسیکرا اور جیون مینڈس نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ خصوصاً مینڈس کی بالنگ قابل

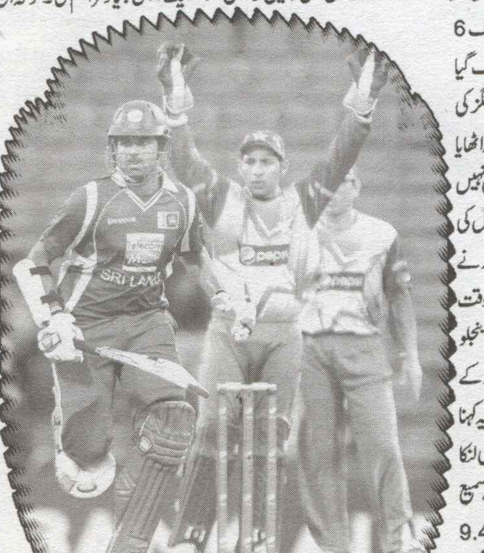

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعریف تھی جنہوں نے 9اوورز میں صرف 30 رنز دے کر 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔تھیسارا پیریرا کے جلوہ گر ہونے کے باعث پس منظر میں چلے جانے والے اینجلو میتھیوز نے اپنی کلاس دکھائی ایک ایسے وقت میں جب ماہرین سمجھ رہے تھے کہ پیریرا اینجلو کا پتہ کاٹ دیں گے، انہوں نے کیریئر کی بہترین اننگز کھیل کر سری لنکا کو ایک یادگار فتح دلائی اینجلو میتھیوز کو میچ کا بہترین اور تھیسارا پیریرا کو سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

تیز گیند بازوں کی بھرپور کارکردگی نے پاکستان کو سری لنکا کے خلاف پہلے ایک روزہ میں آسان فتح سے نواز دیا۔ سری لنکن بلے باز پاکستان کی برق رفتار مثلث؛ عمر گل، محمد سمیع اور سہیل تنویر، کے سامنے بالکل نہ ٹک پائے اور بارہا بارش کی مداخلت کے باعث رکنے والے میچ میں 42اوورز میں صرف 135 رنز ہی بنا پائے اور ان کی آٹھ وکٹیں گریں۔ پاکستان کو ڈک ورتھ اینڈ لوئس طریق کار کے تحت اتنے ہی اوورز میں 135 رنز کا ہدف ملا جو اس نے ابتدا میں دو وکٹیں گر جانے کے باوجود با آسانی حاصل کر لیا اور 6وکٹوں سے پہلا مقابلہ جیت کر سیریز میں 0-1 کی حوصلہ افزا برتری حاصل کر لی۔ پالی کیلے انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں، جہاں متعدد بار بارش کی توقع تھی، سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا جو ابتدا ہی سے بہت غلط ثابت ہوا خصوصاً پاکستان کی جانب سے تین تیز بالرز کھلانے کے فیصلے نے سری لنکن حکمت عملی کو ناقص ثابت کر دیا۔ پاکستان کا یہ فیصلہ ہرگز غلط نہ تھا کیونکہ فضا ابر آلود ہونے کی وجہ سے تیز گیند بازوں کو بہت زیادہ مدد مل رہی تھی اور پچ پر گیند کے اچانک اٹھنے یا بیٹھنے نے میزبان بلے بازوں کے لیے صورتحال اور گمبھیر کر دی اور عین ممکن تھا کہ اگر سری لنکا پہلے بالنگ کا فیصلہ کرتا تو معاملہ الٹ ہو جاتا۔ بہرحال، پہلے عمر گل اور پھر محمد سمیع کی تباہ کن بالنگ کے سامنے سری لنکا کی بیٹنگ لائن اپ ڈھیر ہو گئی اور کپتان مہیلا جے وردھنے، تلکارتنے دلشان اور کمار سنگاکارا جیسے مہان بلے باز بھی دہرے ہندسے میں نہ پہنچ پائے حتیٰ کہ 56 تک پہنچتے پہنچتے اس کی 6وکٹیں گر چکی تھیں۔ اس صورتحال میں بارش کے باعث بار بار کھیل کا تسلسل خراب ہوتا رہا، جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سری لنکن بلے بازوں خصوصاً لاہیرو تھریمانے نے سری لنکا کو ذلت سے بچایا اور پاکستان کے خلاف ٹیم کے کم ترین اسکور کو عبور کر ڈالا۔ سری لنکا کا پاکستان کے خلاف کم ترین اسکور 78 ہے جو اس نے 2002 میں شارجہ کے میدان پر بنایا تھا اور تھریمانے کے 42 رنز ہی کی بدولت سری لنکا اننگز کو تہرے ہندسے میں پہنچا پایا۔ انہوں نے نووان کولاسیکرا کے ساتھ آٹھویں وکٹ پر 50 رنز جوڑے یہاں تک کہ کولاسیکرا 18 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ تھریمانے 73 گیندوں پر 42 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ پاکستان کی جانب سے عمر گل اور محمد سمیع نے 3، 3 جبکہ محمد حفیظ نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ پاکستان کو ایک آسان ہدف ملا تھا اور اب اس کے کمزور ترین شعبے یعنی بلے بازی کا امتحان تھا کہ وہ بغیر کسی مشکل میں پڑے اس منزل کو حاصل کر لے۔ لیکن ابتدائی اوورز ہی میں اظہر علی اور یونس خان کے لوٹ جانے سے تمام تر بوجھ ایک روزہ کپتان مصباح الحق اور ٹی ٹوئنٹی کپتان محمد حفیظ پر کاندھوں پر آن پڑا جنہوں نے بہت مشکل پچ پر سری لنکن بلے بازوں کو سمجھ کر کھیلا اور تیسری وکٹ پر 51 رنز بنا کر پاکستان کے سفر کو آسان تر کر دیا۔ محمد حفیظ رنگانا ہیراتھ کی ایک گیند کو نہ سمجھنے کے باعث گنوا بیٹھے اور وکٹ کیپر کمار سنگاکارا نے پلک جھپکتے میں ان کی بیلز اڑا دیں۔ انہوں نے 57 گیندوں پر 5 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 37 رنز بنائے۔ مصباح الحق نے عمر اکمل کے ساتھ مل کر باقی کا سفر طے کیا اور جب پاکستان فتح سے محض دو قدم کے فاصلے پر تھا تو وہ رن آؤٹ ہو گئے۔ انہوں نے 79 گیندوں پر 30 رنز بنائے جس میں 4 چوکے شامل تھے۔ دوسرے اینڈ پر عمر اکمل ان دونوں کھلاڑیوں کے مقابلے میں زیادہ رنز بنانے کے موڈ میں دکھائی دیے اور 48 گیندوں پر 36 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے اور چھ مرتبہ گیند کو باؤنڈری کی راہ دکھائی۔ پاکستان نے 135 رنز کا ہدف 35ویں اوور کی پہلی گیند پر ہی حاصل کر لیا۔ سری لنکا کی جانب سے لاستھ مالنگا، نووان کولاسیکرا اور رنگانا ہیراتھ نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ عمر گل کو شاندار گیند بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ گو کہ پاکستان نے یہ مقابلہ بہت آسانی سے جیت لیا، لیکن اس کے کھلاڑیوں کو کیچ چھوڑنے کی عادت پر قابو پانا ہوگا، ورنہ سری لنکا کو ذرا سی بھی مددگار صورتحال دستیاب ہوتی تو وہ پاکستان کے لیے بڑی مشکل کھڑی کر سکتا تھا۔ محمد حفیظ نے میچ کے تیسرے اوور میں دلشان کا کیچ چھوڑا جبکہ وکٹ کیپر سرفراز احمد نے لاہیرو تھریمانے کا ایک کیچ گرایا۔ حتمی لمحات میں سہیل تنویر نے عمر گل کی گیند پر نووان کولاسیکرا کا کیچ ہاتھوں میں لے کر گنوا دیا۔

پالی کیلے کے خوبصورت میدان میں کھیلے گئے دوسرے ایک روزہ میں پاکستان کی کمزور بیٹنگ لائن اپ کے لیے 281 رنز کا ہدف پاکستان کے لیے ناممکن دکھائی دیتا تھا، تاہم اظہر علی کی 96 رنز کی اننگز نے ابتدا میں پاکستان کو بہتر پوزیشن میں رکھا لیکن سری لنکا کے ابھرتے ہوئے آل راؤنڈر تھیسارا پیریرا کی گیند بازی کے سامنے پاکستان کے دیگر بلے باز گرتے چلے گئے اور سری لنکا نے مقابلہ با آسانی 76 رنز سے جیت کر سیریز 1-1 سے برابر کر دی۔ سری لنکا دوسرے مقابلے میں ایکدم مختلف روپ میں نظر آیا۔ فیلڈنگ میں تو ان کی برتری پاکستان پر ہمیشہ ہی رہی ہے لیکن انہوں نے بیٹنگ اور بالنگ بھی میں پاکستان کو مکمل طور پر آؤٹ کلاس کیا۔ ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ اور اس کے بعد تلکارتنے دلشان کی شاندار سنچری اننگز نے اسے ایک بڑا مجموعہ حاصل کرنے میں مدد دی۔ اس سفر میں کپتان مہیلا جیاوردھنے کے 53 اور آخری اوورز میں تھیسارا پیریرا کے 14 گیندوں پر 24 رنز نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ دلشان جنہیں خاص طور پر محدود اوورز کا بلے باز سمجھا جاتا ہے، اپنی اس خاصیت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور محمد سمیع کی عدم موجودگی میں پاکستان کے نسبتاً کمتر بالنگ اٹیک کے سامنے ڈٹ گئے۔ انہوں نے ایک یادگار ناقابل شکست اننگز کھیلی اور ایک روزہ کیریئر کی 13ویں سنچری محض 1 2 0 گیندوں پر بنائی۔

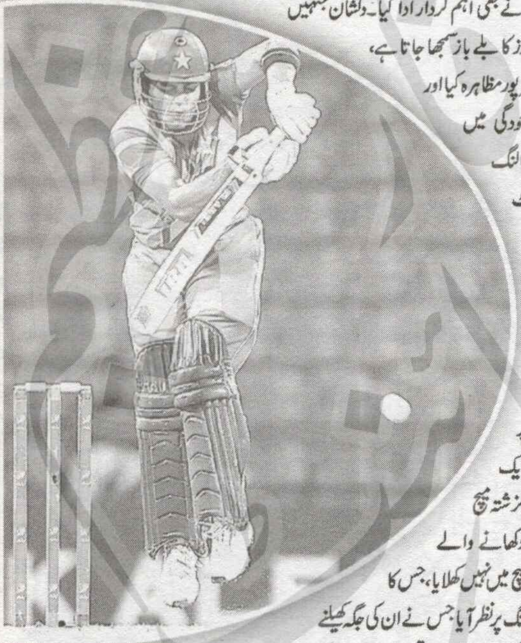

پاکستان نے ایک بہت بڑی غلطی کی کہ گزشتہ میچ میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے تجربہ کار محمد سمیع کو اس میچ میں نہیں کھلایا، جس کا واضح اثر سری لنکا کی بیٹنگ پر نظر آیا جس نے ان کی جگہ کھیلنے والے ناتجربہ راحت علی کو خوب آڑے ہاتھوں لیا اور ان کے چار اوورز میں 34 رنز سمیٹے۔ اس کے بعد راحت کو مزید گیند بازی نہیں دی گئی اور ان کا بوجھ دیگر بالرز کو بانٹنا پڑا۔ صورتحال پھر بھی قابو میں تھی لیکن سری لنکا نے وکٹیں نہ گرنے کا آخر میں خوب فائدہ اٹھایا۔ جب کھیل آخری پانچ اوورز میں داخل ہوا تھا تو سری لنکا 240 رنز تک پہنچنے والا تھا اور اس کی محض 3 وکٹیں ہی گری تھیں اور اسی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے آخری چار اوورز میں مزید 40 رنز جڑ دیے۔ جب 50اوورز مکمل ہوئے تو اسکور بورڈ پر 280 کا ہندسہ جگمگا رہا تھا اور وہ بھی صرف 4وکٹوں کے نقصان پر۔ دلشان 119 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے جنہوں نے 139 گیندوں پر ایک چھکے اور 11 چوکوں کی مدد سے یہ اننگز کھیلی۔ پاکستان کا بالنگ کارڈ محض ایک روز بعد بالکل ہی مختلف کہانی پیش کر رہا تھا۔ عمر گل نے 9اوورز میں 58 رنز کھائے، سہیل تنویر نے 51، شاہد آفریدی اور سعید اجمل نے 10، 10 اوورز میں بالترتیب 50 اور 49 رنز کھائے۔ واحد بالر جنہوں نے کسی حد تک بہتر کارکردگی دکھائی محمد حفیظ تھے جنہوں نے اپنے 8اوورز میں صرف 30 رنز دیے اور ایک وکٹ حاصل کی۔ سہیل تنویر، شاہد آفریدی اور سعید اجمل بھی ایک، ایک وکٹ لینے میں کامیاب ہوئے۔

تھیسارا پیریرا (44 رنز دے کر 6 وکٹیں) نے نہ صرف کیریئر کی بہترین گیند بازی کی بلکہ کسی بھی سری لنکن بالر کی جانب سے پاکستان کے خلاف بہترین بالنگ کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا ایک بڑے ہدف کے تعاقب میں پاکستان کو ایک مستحکم آغاز کی ضرورت تھی۔ اظہر علی، جن کی ایک روزہ ٹیم میں شمولیت پر ناقدین کافی برافروختہ دکھائی دے رہے تھے، کو اپنی اہمیت ثابت کرنا تھی اور انہوں نے کچھ دیر سیٹ ہونے کے بعد بہت ہی کلاسک اسٹروکس کھیل کر پاکستان کا اعتماد بحال کیا۔ گو کہ دوسرے اینڈ سے محمد حفیظ اتنے پراعتماد نہیں دکھائی دیے اور بالآخر پہلا پاور پلے مکمل ہوتے ہی پیریرا کے خوبصورت کیچ کا شکار بن گئے لیکن دوسرے اینڈ سے اظہر کے بلے سے نکلنے والے رنز کو روکنا سری لنکا کے بس کی بات نہ لگتی تھی۔ میچ سے قبل 70 سے بھی کم اسٹرائیک ریٹ رکھنے والے اظہر سے کسی کو توقع نہ تھی کہ وہ 100 کے لگ بھگ کے اسٹرائیک ریٹ سے رنز کو آگے بڑھائیں گے۔ وہ محض اپنے ساتویں ایک روزہ مقابلے میں کیریئر کی پہلی سنچری کے قریب پہنچنے والے تھے لیکن 'دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا' وہ نووان کولاسیکرا کی ایک تند و تیز یارکر پر نہ صرف اپنی وکٹ گنوا بیٹھے بلکہ تہرے ہندسے میں بھی نہ پہنچ پائے۔ میچ پہلے ہی یونس خان، مصباح الحق اور عمر اکمل کے آؤٹ ہونے کے باعث ہاتھ سے نکلتا جا رہا تھا کہ اظہر علی کے آؤٹ ہونے سے آخری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکستان بمقابلہ سری لنکا ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

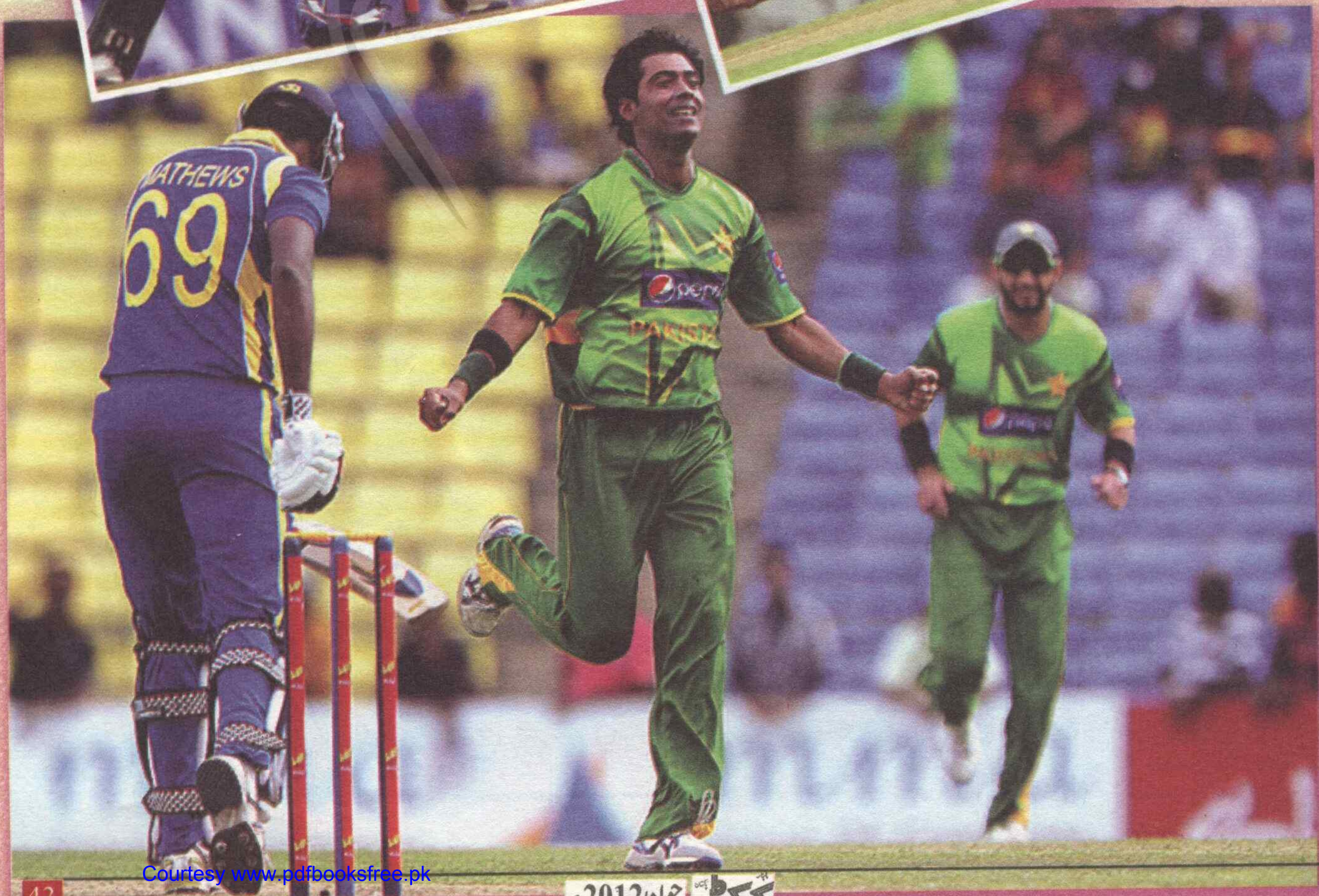

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکستان بمقابلہ سری لنکا ون ڈے سیریز کی تصویری جھلکیاں

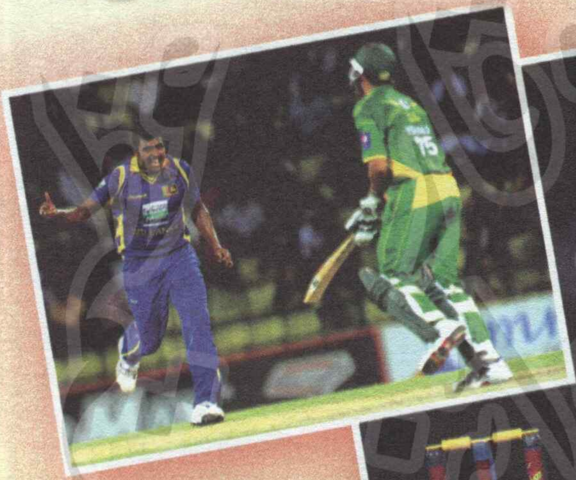

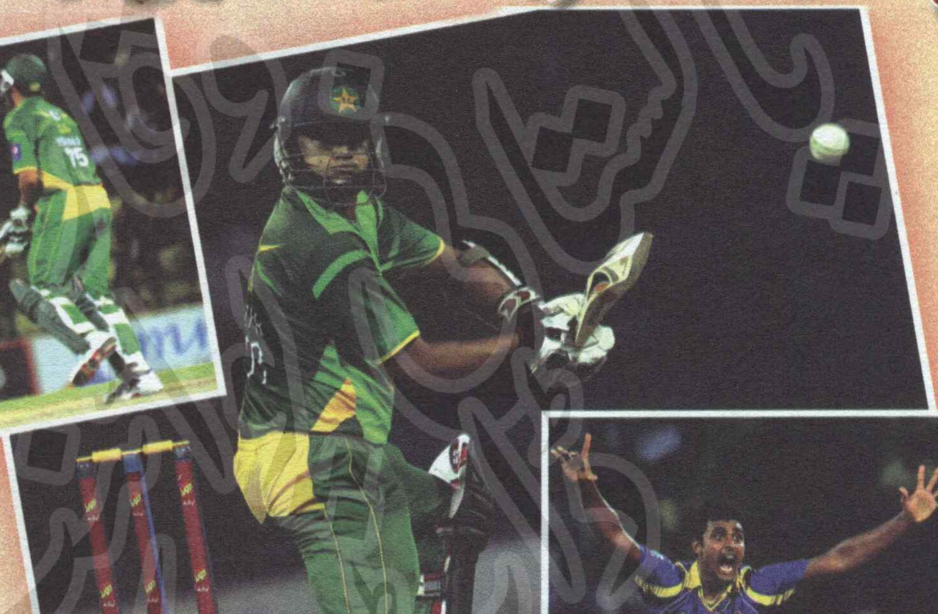

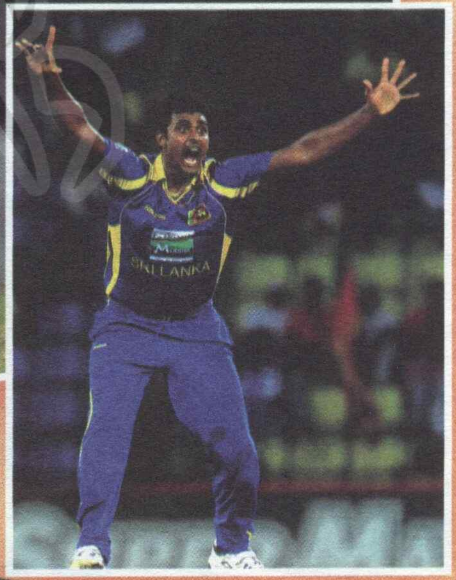

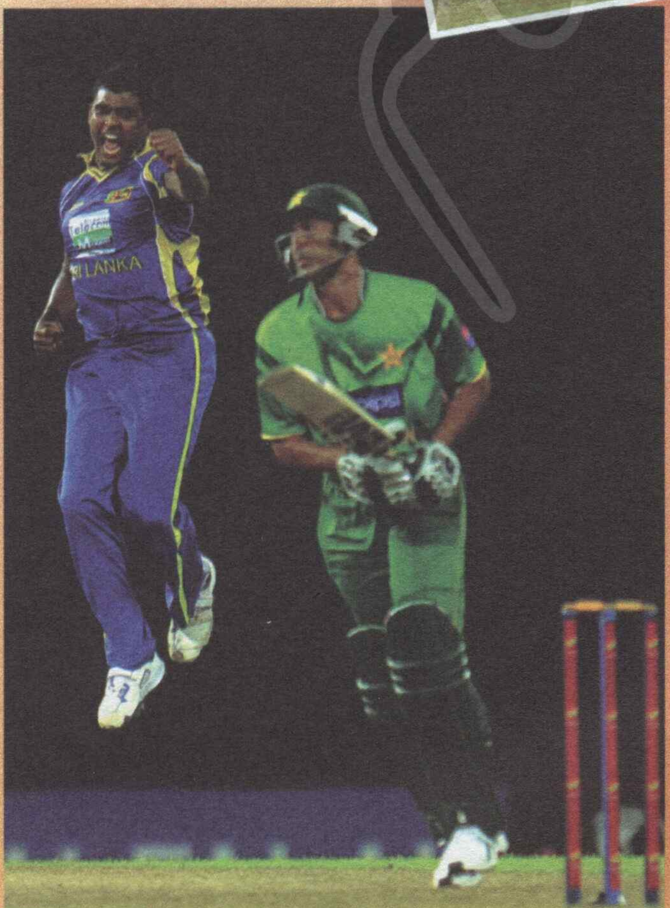

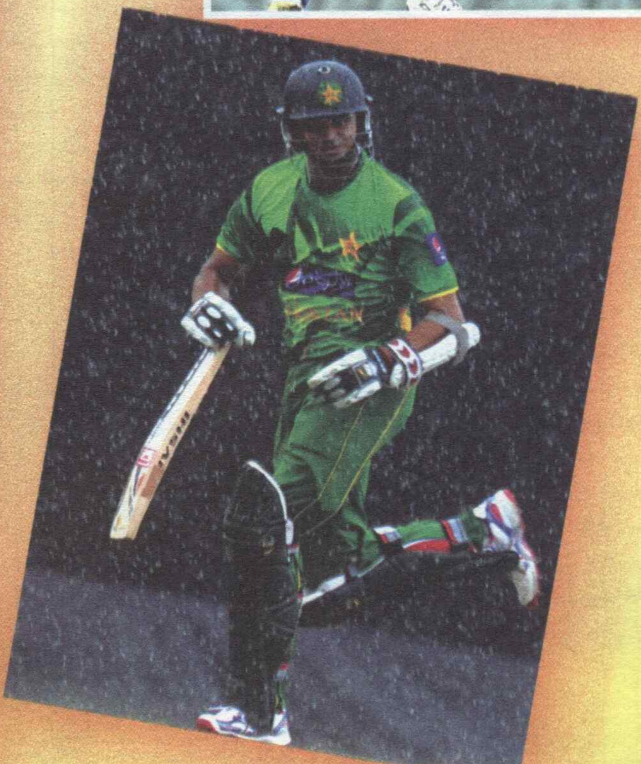

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امید بھی ختم ہوگئی۔ یونس خان مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئے۔ پیریرا کی گیند پر وکٹوں کے پیچھے سنگاکارا نے ایک آسان کیچ چھوڑ کر انہیں نئی زندگی دی لیکن وہ اس کا کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے اور اسی اوور میں سنگاکارا کو غلطی کے ازالے کا آسان موقع دے ڈالا۔ قبل ازیں، مصباح اور اظہر کے درمیان شراکت داری پاکستان کے لیے سب سے اہم تھی اور دونوں نے 49 رنز تو جوڑے لیکن ایک تو رنز بنانے کی رفتار کو برقرار نہ رکھ پائے اور جب اہم ترین موقع پر پیریرا نے مصباح کو وکٹوں کے سامنے جالیا تو میچ دلچسپ مرحلے میں داخل ہوگیا۔ عمر اکمل بہت بہت زیادہ بدقسمت رہے، جو اکثر و بیشتر ان کے ساتھ ہوتا ہے، کہ گیند ان کے بلے کو چھوئے بغیر وکٹوں کے پیچھے گئی لیکن امپائر نے انہیں آؤٹ قرار دے کر پاکستان پر فیصلہ کن ضرب لگادی جو 139 پر اپنی چوتھی وکٹ گنوا بیٹھا۔ اس کے بعد اظہر علی کی باری آئی جو 119 گیندوں پر 12 چوکوں کے ساتھ 96 رنز بنا کر بولڈ ہوئے۔ کولاسیکرا کی گیند نے ان کی لیگ اسٹمپ کے پرخچے اڑا دیے اور ساتھ میں ان کا دل بھی توڑ دیا آنے والے بلے باز شاہد آفریدی، سہیل تنویر اور دیگر کچھ زیادہ مزاحمت نہ کر پائے اور پوری ٹیم 47ویں اوور میں محض 204 پر ڈھیر ہوگئی۔ سری لنکا کی جانب سے تھیسارا پیریرا نے نہ صرف اپنے کیریئر کی بہترین بالنگ کرتے ہوئے 44 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں بلکہ یہ پاکستان کے خلاف کسی بھی سری لنکن بالر کی سب سے عمدہ کارکردگی بھی رہی۔ ان کے علاوہ کولاسیکرا اور لاستھ مالنگا نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ میچ کے بہترین کھلاڑی کے لیے منتظمین کافی پریشانی سے دوچار ہوئے ہوں گے کیونکہ بیک وقت سری لنکا کے دو کھلاڑیوں دلشان اور پیریرا نے فتح گر کارکردگی دکھائی تھی لیکن پاکستان کی ابتدائی عمدہ بلے بازی کے بعد اسے آؤٹ کلاس کرنے میں اہم کردار ادا کرنے پر پیریرا کو میچ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز دیا گیا اور بلاشبہ وہ اس کے درست ترین حقدار تھے۔

پاکستان اور سری لنکا کے پالی کیلے میں ابتدائی دونوں معرکوں میں فتوحات سمیٹ کر برتری حاصل کرنے کے ارادوں کے ساتھ کولمبو پہنچے تو یہاں بارش نے میدان کو اس طرح آلیا کہ تیسرے ایک روزہ میں صرف 6.2 اوورز ہی کا کھیل ممکن ہو پایا اور میچ کا خاتمہ ہوگیا۔ پاکستان نے گزشتہ میچ کے ذریعے اپنے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز کرنے والے راحت علی کی ناقص کارکردگی کے پیش نظر اضافی بلے باز اسد شفیق کو ٹیم میں کھلایا اور شاید بیٹنگ لائن اپ میں اسی مضبوطی کے باعث ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا تاہم اس لائن اپ کا درست طریقے سے امتحان ہی نہ ہوسکا۔ رانا سنگھے پریماداسا اسٹیڈیم میں ٹاس کے بعد ہی سے بارش برسنا شروع ہوگئی تھی لیکن پھر بھی میچ بروقت شروع ہوا اور صرف ایک گیند کے بعد ہی بارش اتنی تیز ہوگئی کہ جاری رکھنا ممکن نہ ہوسکا اور سوا گھنٹے کے لیے دونوں ٹیموں کو میدان سے باہر جانا پڑا۔ اور پھر جیسے ہی مقابلہ دوبارہ شروع ہوا لاستھ مالنگا نے محمد حفیظ کو وکٹوں کے پیچھے آؤٹ کروادیا۔ یوں حفیظ کی ناقص فارم کا سلسلہ بدستور جاری رہا چھٹے اوور میں نووان کولاسیکرا نے گزشتہ میچ کے ہیرو اظہر علی کو ایل بی ڈبلیو کردیا۔ یہ 'مشہور زمانہ' امپائر اشوکا ڈی سلوا کے ناقص فیصلوں کی طویل فہرست میں تازہ اضافہ تھا۔ گیند آف اسٹمپ سے باہر ان کے پیڈ سے ٹکرائی تھی اور مروجہ قوانین کے تحت انہیں کسی بھی طرح ایل بی ڈبلیو قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ لیکن اشوکا کی لغت میں تو ایسے بلے باز کو آؤٹ دینا ہی چاہیے جیسا کہ وہ ماضی میں کئی مرتبہ اسی طرح بیٹسمین کو آؤٹ دے چکے ہیں۔ بہرحال اس کے بعد صرف دو گیندوں ہی کا کھیل ممکن ہوسکا اور سیاہ بادلوں کے آجانے کی وجہ سے امپائروں نے میچ روکنے کا فیصلہ کیا اور پھر وقفے وقفے سے ہونے والی بارش کی وجہ سے مزید ایک گیند بھی نہ پھینکی جاسکی۔

اس حقیقت سے تو کسی کو انکار نہیں کہ ہدف کے تعاقب میں پاکستان دہائیوں سے ایک کمزور ٹیم سمجھی جاتی ہے، جس کی سب سے اہم وجہ ہے کہ بلے بازی کے شعبے میں پاکستان ویسے عظیم کھلاڑی پیدا نہیں کر پایا جیسا کہ بالنگ کے شعبے میں سامنے آئے ہیں اور اب بھی ٹیم کی بالنگ اور بیٹنگ میں زمین آسمان کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ گو کہ کولمبو کے پریماداسا اسٹیڈیم میں چوتھے ڈے انٹرنیشنل میں جب یہ فلسفہ غلط ثابت ہونے جارہا تھا، تو پاکستان نے وہ کر دکھایا، جس کی توقع شاید خود سری لنکا کو بھی نہ ہوگی۔ ایک ایسے میدان پر جہاں پاکستان گزشتہ 10 میں سے کوئی مقابلہ نہیں ہارا تھا اور 244 کے ہدف کے تعاقب میں 166 رنز 2 کھلاڑی آؤٹ تک پہنچنے کے باوجود پاکستان نے ایک ہی اوور میں ہتھیار ڈال دیے اور 199 رنز پر ڈھیر ہوگیا۔ پاکستان نے بین الاقوامی سطح پر ایک اور کھلاڑی کو ہیرو بنانے کے سلسلے کو جاری رکھا جی ہاں، ایک مرتبہ پھر تھیسارا پیریرا مرد میدان قرار پائے جن کے ایک ہی اوور نے میچ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا جس میں ہیٹ ٹرک سمیت گرنے والی چار وکٹوں کے باعث پاکستان کو چوتھے ایک روزہ میں 44 رنز کی ناقابل یقین شکست بھگتنا پڑی اور یوں سری لنکا نے سیریز میں ناقابل شکست برتری حاصل کرلی۔ یہ گزشتہ چند سالوں میں 240 رنز سے زائد کے ہدف کے تعاقب والے 18 مقابلوں میں پاکستان کی 15ویں ناکامی تھی جو اس حوالے سے قومی کرکٹ ٹیم کے بلے بازوں کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ا کے علاوہ کئی دیگر حوالوں سے بھی پاکستان کی یہ شکست بدترین تھی۔ پاکستان کے کل چھ کھلاڑی صفر کی ہزیمت سے دوچار ہوئے۔ جن میں محمد حفیظ، عمر اکمل، شاہد آفریدی، سرفراز احمد، سہیل تنویر اور عمر گل شامل تھے۔ یہ تاریخ میں تیسرا موقع تھا کہ پاکستان کے چھ بلے باز کسی ایک روزہ مقابلے میں صفر پر آؤٹ ہوئے ہوں۔ ریت کی دیوار کی طرح گرنے سے قبل اظہر علی اور مصباح الحق کے درمیان تیسری وکٹ پر 113 رنز کی رفاقت نے پاکستان کو بہت مضبوط پوزیشن پر پہنچا دیا تھا جسے 8 وکٹوں کے ساتھ 76 گیندوں پر 78 رنز کی ضرورت تھی لیکن بیٹنگ پاور پلے لیتے ہی پاکستان مسائل سے دوچار ہوگیا۔ مصباح 57 رنز بنا کر پویلین لوٹے تو پاکستان کی بیٹنگ لائن اپ کی حالت قابل رحم نظر آنے لگی۔ وہ پاور پلے کے دوسرے اور مجموعی طور پر اننگز کے 38ویں اوور میں آؤٹ ہوئے اور ان کے پویلین لوٹتے ہی مقابلے پر پاکستان کی گرفت ڈھیلی پڑتی چلی گئی کیونکہ اگلی ہی گیند پر عمر اکمل وکٹوں کے کیچ تھما بیٹھے۔ اسی اینڈ سے اگلا اوور تھیسارا پیریرا نے پھینکا تو گویا پاکستانی تابوت میں کیل ٹھونک دی انہوں نے تین مسلسل گیندوں پر یونس خان، شاہد آفریدی اور سرفراز احمد کو ٹھکانے لگا کر نہ صرف ہیٹ ٹرک مکمل کی بلکہ اوور کی آخری گیند پر سہیل تنویر کے رن آؤٹ ہوتے ہی 176 پر پاکستان کی آٹھویں وکٹ گر گئی۔ یہ ایک روزہ کرکٹ میں مجموعی طور پر ساتواں اور پاکستان کے خلاف پہلا موقع تھا کہ کسی سری لنکن بالر نے مسلسل تین گیندوں پر تین حریف بلے بازوں کو ٹھکانے لگایا ہو۔ بہرحال، پاکستان کی جانب سے اظہر علی نے سب سے عمدہ بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور ایک روزہ کرکٹ میں اپنی اہلیت ثابت کردی ہے۔ وہ ایک مرتبہ پھر بدقسمتی سے سنچری مکمل نہ کرسکے کیونکہ 45ویں اوور میں سعید اجمل کے آؤٹ ہوتے ہی پاکستان کی اننگز تمام ہوئی اور اظہر علی کو ناقابل شکست 81 رنز کے ساتھ میدان سے لوٹنا پڑا۔ البتہ وہ ایک اعزاز حاصل کرنے میں ضرور کامیاب رہے، یعنی بیٹ کیری۔ وہ ایک دہائی کے بعد ایک روزہ کرکٹ میں بیٹ کیری کرنے والے پہلے بلے باز ہیں۔ سری لنکا کی جانب سے ایک مرتبہ پھر تھیسارا پیریرا کامیاب ترین گیند باز رہے جنہوں نے 4 وکٹیں حاصل کیں اور بعد ازاں میچ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز بھی حاصل کیا جبکہ دو وکٹیں لاستھ مالنگا کو ملیں۔ قبل ازیں سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور ابتدا میں اوپل تھارنگا کی وکٹ گنوانے کے باوجود پاکستان کی طرح بلے بازی نہیں کی۔ اسکور میں سست روی کے باوجود سری لنکا نے اپنی وکٹیں بچا کر رکھیں۔ خصوصاً چوتھی وکٹ پر تجربہ کار کمار سنگاکارا اور کپتان مہیلا جیاوردنے کی 110 رنز کی شراکت نے سری لنکا کو توقعات سے بڑھ کر اسکور تک پہنچنے میں مدد دی۔ خصوصاً دونوں نے جس طرح دوسرے بیٹنگ پاور پلے کا استعمال کیا اس کی مدد سے سری لنکا کو ایک اچھا پلیٹ فارم ملا۔ دونوں نے مذکورہ 5 اوورز میں 49 رنز لوٹے جن میں عمر گل کے دو اوورز میں پڑنے والے 29 رنز بھی شامل تھے جیاوردنے 44ویں اوور میں سہیل تنویر کی گیند پر بولڈ ہوئے۔ انہوں نے 50 گیندوں پر 40 رنز بنائے جبکہ اگلے اوور میں سنگاکارا بدقسمتی سے اپنی سنچری سے محض 3 قدم کے فاصلے پر سعید اجمل کا شکار ہوگئے۔ اظہر علی نے ان کا ایک خوبصورت کیچ لیا۔ سنگا کی اننگز 130 گیندوں پر 3 چھکوں اور 7 چوکوں سے مزین تھی۔ بعد ازاں سری لنکا نے مقررہ 50 اوورز میں 8 وکٹوں پر 243 رنز بنائے۔ پاکستان کی جانب سے سہیل تنویر، سعید اجمل اور محمد حفیظ نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک وکٹ عمر گل کو ملی۔ عمر گل ایک مرتبہ پھر بہت ہی مہنگے گیند باز ثابت ہوئے جن کے 8 اوورز میں سری لنکا نے 51 رنز لوٹے جبکہ سعید اجمل نے بھی 10 اوورز میں 50 رنز دیے۔ صرف شاہد آفریدی اور محمد حفیظ ایسے بالر تھے جنہوں نے حریف ٹیم کے اسکور کو باندھ کر رکھا۔ آفریدی نے 10 اوورز میں صرف 36 اور حفیظ نے 37 رنز دیے۔ بالنگ کے علاوہ پاکستان نے فیلڈنگ بھی بھیانک کی خصوصاً 35 کے انفرادی اسکور پر عمر گل کی جانب سے سنگاکارا کا کیچ چھوڑنا بہت مہنگا ثابت ہوا کیونکہ اس وقت سنگاکارا نے 82 گیندوں پر صرف 35 رنز بنائے تھے اور زندگی ملنے کے بعد انہوں نے اگلی 48 گیندوں پر 62 رنز لوٹے۔

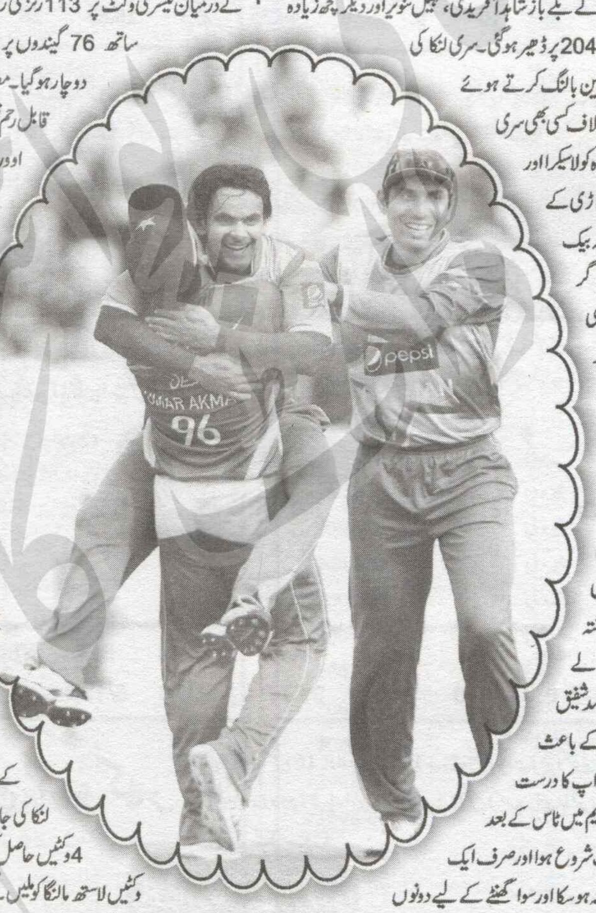

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس ماہ جنم لینے والے پاکستانی کھلاڑی

قارئین اس شمارے سے ہم رواں ماہ جنم لینے والے پاکستانی کرکٹرز کے ریکارڈز پیش کریں گے جو کہ امید ہے کہ قارئین کو ضرور پسند آئیں گے آئیں دیکھتے ہیں کہ اس ماہ جنم لینے والے کونسے پاکستانی کرکٹرز ہیں؟

ساجد علی

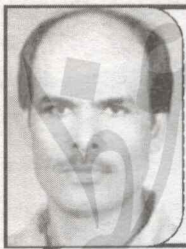

تاریخ پیدائش۔1 جولائی 1963ء۔نمایاں ٹیم (پاکستان ، بہاولپور، کراچی، نیشنل بینک آف پاکستان)، بیٹنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ) بالنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے میڈیم فاسٹ)

بیٹنگ اور فیلڈنگ کارکردگی

St	Ct	6s	4s	50	100	SR	BF	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	
0	1	0	10	0	0	44.36	293	10.83	28	130	0	12	13	ODIs

شاہد انور

تاریخ پیدائش۔ 5 جولائی 1968 نمایاں ٹیم (پاکستان، بہاولپور، لاہور پاکو پی این سی نیشنل بینک آف پاکستان)، بیٹنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ) بالنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے میڈیم فاسٹ)

بیٹنگ اور فیلڈنگ کارکردگی

St	Ct	6s	4s	50	100	SR	BF	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	
0	0	0	6	0	0	84.09	44	37.00	37	37	0	1	1	ODIs

منیر ملک

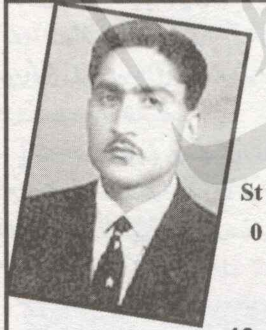

تاریخ پیدائش 10 جولائی 1934ء......نمایاں ٹیم (پاکستان، کراچی، پنجاب، راولپنڈی، سروسز پاکستان) بیٹنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ) بالنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے میڈیم فاسٹ)

بیٹنگ اور فیلڈنگ کارکردگی

St	Ct	6s	50	100	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	
0	1	0	0	0	2.33	4	7	1	4	3	Tests

بالنگ کارکردگی

10	5w	4w	SR	Econ	Ave	BBM	BBI	Wkts	Runs	Balls	Inns	Mat	
0	1	0	76.0	3.14	39.77	5/128	5/128	9	358	684	4	3	Tests

انور حسین کھوکھر

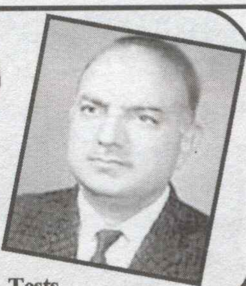

تاریخ پیدائش 16 جولائی 1920ء۔تاریخ وفات (9 اکتوبر 2002) نمایاں ٹیم (پاکستان، کراچی، ممبئی، ناردرن انڈیا، سندھ) بیٹنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ) بالنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے میڈیم فاسٹ)

بیٹنگ اور فیلڈنگ کارکردگی

St	Ct	6s	50	100	Ave	HS	Runs	NO	Inns	MAT	
0	0	0	0	0	7.00	17	42	0	6	4	Tests

نوید انجم

تاریخ پیدائش.. 27 جولائی 1963۔نمایاں ٹیم (پاکستان حبیب بینک، لاہور، پاکستان ریلویز، یو بی ایل)۔ بیٹنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے بیٹنگ) بالنگ اسٹائل (سیدھے ہاتھ سے میڈیم فاسٹ)

بیٹنگ اور فیلڈنگ کارکردگی......

St	Ct	6s	4s	50	100	SR	BF	Ave	HS	Runs	NO	Inns	Mat	
0	0	0	5	0	0	61.97	71	14.66	22	44	0	3	2	Tests
0	0	1	7	0	0	73.37	154	12.55	30	113	3	12	13	ODIs

بالنگ کارکردگی

10	5w	4w	SR	Econ	Ave	BBM	BBI	Wkts	Runs	Balls	Inns	Mat	
0	0	0	85.5	2.84	40.50	4/149	2/57	4	162	342	3	2	Tests
0	0	0	59.0	4.37	43.00	2/27	2/27	8	344	472	12	13	ODIs

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ کھیلنے والے پاکستانی کھلاڑی......

کھلاڑی	بمقابلہ	بمقام	سیزن
عبدالرزاق	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
انضمام الحق	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
کامران اکمل	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
محمد آصف	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
محمد حفیظ	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
محمد یوسف	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
نوید الحسن	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
شاہد آفریدی	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
شعیب اختر	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
شعیب ملک	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
یونس خان	انگلینڈ	برسٹل	2006ء
عبدالرحمن	جنوبی افریقہ	جوہانسبرگ	2006/07ء
عمران نذیر	جنوبی افریقہ	جوہانسبرگ	2006/07ء
شبیر احمد	جنوبی افریقہ	جوہانسبرگ	2006/07ء
ذوالقرنین حیدر	جنوبی افریقہ	جوہانسبرگ	2006/07ء
افتخار انجم	بنگلہ دیش	نیروبی	2007/08ء
مصباح الحق	بنگلہ دیش	نیروبی	2007/08ء
سلمان بٹ	بنگلہ دیش	نیروبی	2007/08ء
یاسر عرفات	بنگلہ دیش	نیروبی	2007/08ء
فواد عالم	کینیا	نیروبی	2007/08ء
عمر گل	کینیا	نیروبی	2007/08ء
سہیل تنویر	بھارت	ڈربن	2007/08ء
منصور امجد	بنگلہ دیش	کراچی	2007/08ء
وہاب ریاض	بنگلہ دیش	کراچی	2007/08ء
شعیب خان	جونیئر	کینیڈا کنگ سٹی	2008/09ء
سہیل خان	کینیڈا	کنگ سٹی	2008/09ء
عبدالرؤف	زمبابوے	کنگ سٹی	2008/09ء
انور علی	زمبابوے	کنگ سٹی	2008/09ء
خالد لطیف	زمبابوے	کنگ سٹی	2008/09ء
احمد شہزاد	آسٹریلیا	دبئی	2009ء
سعید اجمل	انگلینڈ	اوول	2009ء
محمد عامر	انگلینڈ	اوول	2009ء
شاہ زیب حسن	نیوزی لینڈ	اوول	2009ء
عمر اکمل	سری لنکا	کولمبو	2009ء
عمران فرحت	آسٹریلیا	میلبورن	2009/10ء
سرفراز احمد	انگلینڈ	دبئی	2009/10ء
محمد سمیع	بنگلہ دیش	گروس آئیلیٹ	2010ء
اسد شفیق	نیوزی لینڈ	ہملٹن	2010/11ء
تنویر احمد	نیوزی لینڈ	کرائسٹ چرچ	2010/11ء
جنید خان	ویسٹ انڈیز	گروس آئیلیٹ	2011ء
محمد سلمان	ویسٹ انڈیز	گروس آئیلیٹ	2011ء
اعزاز چیمہ	زمبابوے	ہرارے	2011ء
رمیز راجہ (ج)	زمبابوے	ہرارے	2011ء
یاسر شاہ	زمبابوے	ہرارے	2011ء
اویس ضیا	انگلینڈ	دبئی	2011/12ء
حماد اعظم	انگلینڈ	دبئی	2011/12ء

ون ڈے انٹرنیشنل میچ کھیلنے والے پاکستانی کرکٹرز......

کھلاڑی	بمقابلہ	بمقام	سیزن
آصف اقبال	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
آصف مسعود	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
انتخاب عالم	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
ماجد خان	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
مشتاق محمد	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
نسیم الغنی	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
صادق محمد	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
سلیم الطاف	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
سرفراز نواز	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
وسیم باری	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
وسیم راجہ	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	کرائسٹ چرچ	1972/73ء
عمران خان	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ناٹنگھم	1974ء
ظہیر عباس	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ناٹنگھم	1974ء
نصیر ملک	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	لیڈز	1975ء
جاوید میانداد	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	برمنگھم	1975ء
پرویز میر	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	برمنگھم	1975ء
محسن حسن خان	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	البائن	1976/77ء
عامر حمید	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ساہیوال	1977/78ء
حسن جمیل	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ساہیوال	1977/78ء
لیاقت علی	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ساہیوال	1977/78ء
مدثر نذر	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ساہیوال	1977/78ء
شفیق احمد	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	ساہیوال	1977/78ء
ہارون رشید	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	سیالکوٹ	1977/78ء
اقبال قاسم	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	سیالکوٹ	1977/78ء
سکندر بخت	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	سیالکوٹ	1977/78ء
ارشد پرویز	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	لاہور	1977/78ء
نعیم احمد	انگلینڈ بمقابلہ پاکستان	اوول	1978ء
عظمت رانا	بھارت بمقابلہ پاکستان	سیالکوٹ	1978/79ء
منصور اختر	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	کراچی	1980/81ء
محمد نذیر	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	کراچی	1980/81ء
تسلیم عارف	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	کراچی	1980/81ء
اشرف علی	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	سیالکوٹ	1980/81ء
اعجاز فقیہ	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	لاہور	1980/81ء
راشد خان	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	لاہور	1980/81ء
سلیم پرویز	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	لاہور	1980/81ء
طاہر نقاش	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	لاہور	1980/81ء
رضوان الزماں	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	میلبورن	1981/82ء
سلیم ملک	ویسٹ انڈیز بمقابلہ پاکستان	سڈنی	1981/82ء
جلال الدین	سری لنکا بمقابلہ پاکستان	کراچی	1981/82ء
سلیم یوسف	سری لنکا بمقابلہ پاکستان	کراچی	1981/82ء
توصیف احمد	سری لنکا بمقابلہ پاکستان	کراچی	1981/82ء
شاہد محبوب	بھارت بمقابلہ پاکستان	لاہور	1982/83ء
عبدالقادر	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان	برمنگھم	1983ء
عظیم حفیظ	بھارت بمقابلہ پاکستان	حیدرآباد	1983/84ء
قاسم عمر	بھارت بمقابلہ پاکستان	حیدرآباد	1983/84ء

باقی آئندہ ماہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گال ٹیسٹ، پاکستان کا فلاپ شو مکمل، 209 رنز سے شکست

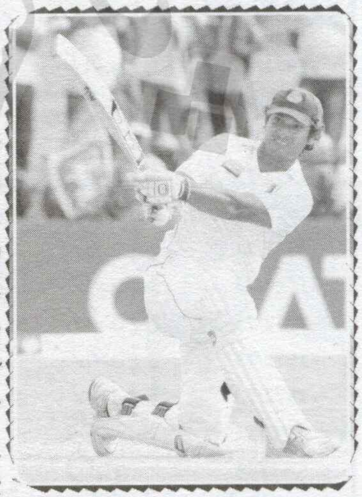

سری لنکا کیخلاف پہلے ٹیسٹ میچ میں پاکستان کرکٹ ٹیم کا فلاپ شو مکمل ہوگیا سری لنکا نے پاکستان کو پہلے ٹیسٹ میں 209 رنز کے بھاری مارجن سے شکست دے کر تین میچوں کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی میچ کے چوتھے روز 510 رنز کے ہدف کے تعاقب میں پاکستانی ٹیم 300 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی سری لنکا کی طرف سے نوان کلاسیکرا اور سورج رندیو نے تین تین وکٹیں حاصل کیں پہلی اننگز میں 199 رنز کی دلکش اننگز کھیلنے پر کمار سنگا کارا کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ سری لنکا نے پاکستان کو گال ٹیسٹ میں 209 رنز سے شکست دے کر پاکستان کے خلاف دسویں اور 2009 میں پی سارا اوول میں 7 وکٹ کی کامیابی کے بعد پہلی فتح حاصل کی ہوم گراؤنڈ پر سری لنکا نے پاکستان کو چوتھی شکست سے دوچار کیا سری لنکا نے پاکستان کے خلاف رنز کے اعتبار سے سب سے بڑی فتح حاصل کی 2010 میں مرلی دھرن کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سری لنکا کی تیسری کامیابی ہے اس نے آخری تین کامیابیاں آخری پانچ میچوں میں حاصل کی ہیں مرلی دھرن کی ریٹائرمنٹ کے بعد سری لنکا کو سات ٹیسٹ میں شکست ہوئی، دس ٹیسٹ ڈرا رہے، گال میں میزبان ٹیم نے 20 ٹیسٹ میں گیارہویں فتح حاصل کی جب کہ پاکستان کے خلاف تین میچوں میں دوسری فتح ہے پاکستان کی ٹیم پہلی اننگز میں 100 اور دوسری میں 300 رنز پر آؤٹ ہوئی ٹیسٹ کرکٹ میں یہ پہلا موقع ہے جب کوئی ٹیم راؤنڈ فیگر (100)، 200، (300) رنز پر آؤٹ ہوئی یونس خان دنیا کے 21 ویں بیٹسمین بن گئے اور پہلے پاکستانی ہیں جنہوں نے چوتھی اننگز میں مجموعی طور پر ایک ہزار رنز بنائے ۔ گال ٹیسٹ میں پاکستانی کرکٹ ٹیم سری لنکا کے گیارہ کھلاڑیوں کے علاوہ دو امپائروں سے بھی مقابلہ کررہی ہے آسٹریلیا سے تعلق رکھنے اسٹیو ڈیوس اور انگلینڈ کے ای ین گولڈ نے پاکستانی ٹیم کے خلاف ایک درجن سے زائد فیصلے دیے تیسرے دن یونس خان کو اسٹیو ڈیوس نے متنازع انداز میں آؤٹ قرار دیا سری لنکا کی دوسری اننگز میں پرسنا جے وردھنے سعید اجمل کی گیند پر کاٹ بی ہائنڈ تھے لیکن اس بار بھی گولڈ نے شک کا فائدہ سری لنکا کی ٹیم کو دیا ٹیلی وژن ری پلے انہیں آؤٹ ظاہر کررہے تھے ہر بار پاکستانی کھلاڑی چیخ و پکار کرتے رہے لیکن امپائر ہر بار فائدہ میزبان ٹیم کو دیتے رہے سابق کپتان رمیز راجا کا کہنا تھا کہ پاکستانی ٹیم بدقسمت رہی جبکہ ایک اور سابق کپتان عامر سہیل کا کہنا تھا کہ آئی سی سی کو اپنے ایلیٹ پینل پر نظرثانی کرنی چاہیے اس وقت دنیا میں آسٹریلیا اور پاکستان کے امپائروں کا ریکارڈ اچھا ہے جبکہ نیوزی لینڈ کے ٹونی ہل کو بھی اچھے امپائروں میں شمار کیا جاسکتا ہے سابق ٹیسٹ کرکٹر توصیف احمد نے کہا کہ پاکستان کی خراب کارکردگی کی وجہ امپائرنگ بھی ہے یکطرفہ فیصلوں کی وجہ سے ٹیم سیٹ نہ ہوسکی۔ امپائرز کے بعض متنازع فیصلوں، شدید گرمی اور سلو وکٹ نے پاکستانی بولرز کو گال میں بے حال کردیا سری لنکن بیٹسمین میچ کے پہلے روز چھائے رہے، سنگا کارا اور دلشان کی سنچریز جبکہ جے وردھنے کی ففٹی کی بدولت ہوم سائیڈ نے دن کے اختتام پر اسکور بورڈ پر 300 رنز کا ہندسہ سجادیا، گرین کیپس بولرز پورے دن پٹائی کے بدلے صرف دو کامیابیاں حاصل کرپائے دونوں وکٹ سعید اجمل کے نام رہے سنگا کارا نے کیریئر کی 29 ویں سنچری اسکور کی، جبکہ دلشان ہوم گراؤنڈز پر تین برس میں پہلی بار تھری فیگرز اننگز کھیلنے میں کامیاب ہوئے، انہوں نے کیریئر میں یہ کارنامہ 13 ویں مرتبہ انجام دیا پاکستان نے 32 سالہ مڈل آرڈر بیٹسمین ایوب ڈوگر کو ٹیسٹ کیپ دی عمر گل انتہائی بدقسمت ثابت ہوئے ان کی بولنگ پر کئی اپیلیں مسترد ہوئیں خاص طور پر اوپنر پرانا ویتانا 15 رنز پر کیچ آٹ ہوگئے تھے لیکن امپائر ای ین گولڈ نے اپیل مسترد کردی تلکارتنے دلشان اور کمار سنگا کارا نے دوسری وکٹ پر 124 رنز کا اضافہ کیا دلشان 101 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے کمار سنگا کارا 111 رنز کے ساتھ وکٹ پر موجود تھے سری لنکا کی طرف سے پرانا ویتانا اور دلشان نے اننگز کا آغاز کیا، دونوں کے درمیان پہلی وکٹ میں 63 رنز بنے پرانا ویتانا 24 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، تلکارتنے دلشان اور کمار سنگا کارا کے درمیان دوسری وکٹ کی شراکت میں 124 قیمتی رنز بنے دلشان اپنی سنچری مکمل کرنے کے بعد 101 رنز بنا کر سعید اجمل کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آٹ ہوگئے سنگا کارا نے مہیلا جے وردھنے کے ساتھ مل کر محتاط انداز میں بیٹنگ کی سنگا کارا نے سنچری اور جے وردھنے نے نصف سنچری مکمل کی دونوں نے تیسری وکٹ میں شاندار 113 رنز جوڑ کو ٹیم کا اسکور 300 تک پہنچا دیا کھیل ختم ہوا تو سنگا کارا 11 اور مہیلا جے وردھنے 55 رنز پر کھیل رہے تھے۔ دوسرا دن سری لنکا کے نام رہا کھیل ختم ہوا تو صرف 48 رنز پر پاکستان کی آدھی ٹیم فارغ ہوچکی تھی اور سر پر فالو آن کا خطرہ منڈلا رہا تھا پاکستان نے پہلی اننگز میں پانچ وکٹ پر 48 رنز بنائے سری لنکا پہلی اننگز میں 472 رنز بنا کر آؤٹ ہوا پاکستان کو فالو آن سے بچنے کے لئے اب 225 رنز کی ضرورت تھی فاسٹ بولر کولاسیکرا اور اسپنر سوراج رندیو نے مسلسل دو دو گیندوں پر وکٹیں حاصل کر کے پاکستان کو شدید مشکلات سے دوچار کردیا کولاسیکرا نے توفیق عمر کو 9 اور اظہر علی کو صفر پر پویلین کی راہ دکھادی رندیو نے کپتان محمد حفیظ کو 20 اور نائٹ واچ مین سعید اجمل کو صفر پر آؤٹ کر کے سنسنی پھیلا دی اسد شفیق بغیر کوئی رن بنائے اسپنر ہیراتھ کا شکار بنے پاکستان کے تین بیٹسمین صفر پر آؤٹ ہوئے کھیل ختم ہونے پر یونس خان 9 اور پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے ایوب ڈوگر ایک رن پر کریز پر موجود تھے دوسرے دن کا کھیل شروع ہوا تو سنگا کارا 111 اور جے وردھنے 55 پر کھیل رہے تھے تاہم سعید اجمل، عبدالرحمان اور محمد حفیظ پر مشتمل پاکستانی اسپن ٹرائیکا نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے سری لنکا کو 472 پر آٹ کردیا جے وردھنے 62، سمارا ویرا 6، میتھیوز 0، پرasana جے وردھنے 48، رندیو 8 جبکہ کلاسیکرا، ہیراتھ اور فرینڈو بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوئے سعید اجمل نے 5، حفیظ نے 3 اور عبدالرحمان کے حصے میں ایک وکٹ آئی۔ تجربے سے مالا مال پاکستانی کرکٹرز گال میں کنگال نظر آئے سری لنکا کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے تیسرے روز پاکستانی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں 100 رنز بنا کر ڈھیر ہوئی جس کے بعد سری لنکا نے اپنی دوسری اننگز 5 وکٹوں کے نقصان پر 137 رنز پر ڈکلیئر کر کے پاکستان کو 510 رنز کا ہدف دیا لیکن کیا کہنا پاکستانی ٹیم کا جو دوسری اننگز میں بھی صرف 36 رنز بنا کر 3 وکٹیں گنوا بیٹھی محمد حفیظ 4، توفیق عمر 10 اور اظہر علی 7 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے پاکستان کو میچ میں کامیابی کے لیے 474 رنز جبکہ سری لنکا کو صرف 7 وکٹیں درکار تھیں تیسرے روز کھیل ختم ہوا تو نائٹ واچ مین سعید اجمل 11 اور یونس خان 0 پر ناٹ آؤٹ تھے تیسرے روز کھیل شروع ہوا تو پاکستان نے 48 رنز پانچ کھلاڑی آٹ پر اپنی پہلی اننگز شروع کی لیکن کھانے کے وقفے تک پوری ٹیم 100 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی اور سری لنکا کو 372 رنز کی سبقت حاصل ہوگئی یونس خان 29، ایوب ڈوگر 25، عدنان اکمل 9، عبدالرحمان 1، عمر گل اور جنید خان 2، 2 رنز بنا سکے پہلی اننگز میں پاکستانی ٹیم کے 8 کھلاڑی دوہرا ہندسہ بھی عبور نہ کرسکے، تین صفر پر آؤٹ ہوئے سورج رندیو نے 4، ہیراتھ نے 3 اور کلاسیکرا نے 2 وکٹ حاصل کی سری لنکا نے پاکستان کو فالو آن پر مجبور کرنے کی بجائے دوسری اننگز شروع کی پہلی اننگز میں سنچری کرنے والے دلشان کی دھواں دھار بیٹنگ کی بدولت چائے کے وقفے پر سری لنکا نے اپنی دوسری اننگز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر 93 رنز بنالیے دلشان نے 56 رنز بنائے سری لنکا کا اسکور 137 تک پہنچا تو کپتان جے وردھنے نے اننگز ڈکلیئر کرنے کا فیصلہ کیا پاکستان کی جانب سے جنید خان نے 3 اور سعید اجمل نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ ٹیسٹ کے چوتھے روز 510 رنز کے تعاقب میں پاکستان نے اپنی ادھوری اننگز 36 رنز 3 کھلاڑی آؤٹ پر شروع کی تو یونس خان صفر اور نائٹ واچ مین سعید اجمل 11 رنز پر کھیل رہے تھے، سعید اجمل صرف ایک رن کا اضافہ کرنے کے بعد رن آٹ ہوگئے، یونس خان اور اسد شفیق نے پانچویں وکٹ پر 151 قیمتی رنز جوڑ کر ٹیم کا اسکور 189 تک پہنچا دیا، اسد شفیق 80، یونس خان 87 اور محمد ایوب ڈوگر 22 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے 266 کے مجموعی اسکور پر پاکستان کی آٹھویں وکٹ گر گئی جب عبدالرحمان 14 رنز بنانے کے بعد کیچ آؤٹ ہوگئے عمر گل 4 رنز بنا سکے جنید خان نے 8 رنز پر آٹ ہو کر سری لنکا کی فتح پر مہر ثبت کردی عدنان اکمل 40 رنز کے ساتھ ناٹ آٹ رہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخری ایک روزہ بارش کی نذر

سیریز انگلستان جیت گیا

انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ایک روزہ سیریز کا آخری معرکہ شدید بارش کے باعث منسوخ ہو گیا اور یوں سیریز 0-2 سے انگلستان کے نام ہی رہی جبکہ ویسٹ انڈیز کو ایک روزہ طرز میں بھی نامراد ہی لوٹنا پڑا۔ ہیڈ نگلے، لیڈز میں طے شدہ تیسرا و آخری ایک روزہ موسلا دھار بارش کے باعث مقامی وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے ہی ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ اس سے قبل ٹرینٹ برج میں کھیلے گئے ٹیسٹ کے تین دن بھی بارش کی نذر ہوئے تھے اور یوں ویسٹ انڈیز کے اس دورے میں کل چار ایام بارش کی بھینٹ چڑھ گئے۔ قبل ازیں این بیل نے اوپنر کی حیثیت سے ایک شاندار سنچری داغ کر نہ صرف انگلستان کو ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ایک روزہ میں کامیابی دلوائی، بلکہ ایک طویل عرصے کے بعد تہرے ہندسے کی اننگز کھیل کر ایک روزہ کرکٹ میں اپنی اہلیت کو ثابت کر دکھایا۔ میچ کے آغاز سے قبل ہی ویسٹ انڈیز کے اعتماد کو سخت دھچکا پہنچا کیونکہ ایک سال سے زائد عرصے کے بعد ٹیم میں واپس آنے والے شعلہ فشاں بلے باز کرس گیل حتمی لمحات میں زخمی ہونے کے باعث میچ نہ کھیل پائے لیکن 114 رنز کی بدترین شکست نے اس کے حوصلوں کو مزید پست کیا۔ یہ ویسٹ انڈیز کے خلاف انگلستان کی تاریخ کی بہترین فتح تھی۔ این بیل نے اس سے قبل ایک روزہ کیریئر میں اپنی واحد سنچری ساؤتھمپٹن ہی میں بنائی تھی، اس لحاظ سے روز بال کو بیل کے مختصر اوورز کے کیریئر میں اہم مقام حاصل ہو چکا ہے۔ یہ آخری سنچری انہوں نے 2007 میں بنائی تھی اور پانچ سال کے عرصے کے بعد وہ تہرے ہندسے میں پہنچے۔ ان کی اننگز ایک اور خاص بات یہ تھی کہ یہ اوپنر کے طور پر ذمہ داریاں نبھانے والے کیون پیٹرسن کی حیران کن ریٹائرمنٹ کے بعد انگلستان کا پہلا ایک روزہ مقابلہ تھا اور اسی میں بیل نے بحیثیت اوپنر سنچری داغ کر کیون کی کمی کو کسی حد تک محسوس نہیں ہونے دیا۔ علاوہ ازیں ایک روز قبل ہی این بیل کو نیٹ پریکٹس کے دوران جبڑے پر سخت چوٹ لگی تھی اور کہا جا رہا تھا کہ وہ پہلا ایک روزہ نہیں کھیل پائیں گے لیکن ان کی خوبصورتی سے تراشی گئی 126 رنز کی اننگز سے بالکل ایسا نہیں لگا کہ وہ ایک روزہ قبل ہی چہرے پر 10 ٹانکے لگوا چکے ہیں۔ ویسٹ انڈیز نے گو کہ ابتدا ہی میں کپتان ایلسٹر کک کو جکڑ لیا جب پہلے اوور میں روی رامپال نے نہیں وکٹوں کے پیچھے صفر پر آؤٹ کرا دیا لیکن اس کے بعد بیل اور جوناتھن ٹراٹ کے درمیان 108 رنز کی شراکت نے ویسٹ انڈیز کو برتری حاصل نہ کرنے دی۔ جوناتھن ٹراٹ نے 66 گیندوں پر 42 رنز بنائے جس میں 3 چوکے اور حسب توقع کوئی چھکا شامل نہیں تھا۔ آخری لمحات میں کریگ کیزویٹر کے 38 اور اسٹورٹ براڈ کے 22 رنز نے 288 رنز کے اچھے مجموعے تک پہنچنے میں مدد فراہم کی۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے لینڈل سیمنز نے 2 وکٹ حاصل کیں۔ ویسٹ انڈیز نے ہدف کے تعاقب کا آغاز کیا اور اوپنر ڈیوین اسمتھ نے صورتحال کے عین مطابق بلے بازی کا مظاہرہ کیا لیکن نہ ہی وہ بہت طویل اننگز کھیل پائے اور نہ ہی کوئی دوسرا بلے باز توقعات کے مطابق کارکردگی پیش کر سکا اسمتھ نے 44 گیندوں پر 6 چوکوں اور 2 چھکوں کی مدد سے 56 رنز بنائے جبکہ دوسرے اہم بلے باز مارلون سیموئلز رہے جنہوں نے 30 رنز اسکور کیے۔ ان کے علاوہ کسی بلے باز نے قابل ذکر کارکردگی نہیں دکھائی اور ویسٹ انڈیز نصف اوورز سے قبل ہونے والی بارش سے پہلے ہی اپنی آدھی ٹیم گنوا چکا تھا اور یوں مقابلے سے باہر ہی ہو گیا تھا۔ ٹم بریسنن نے سب سے زیادہ 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ 2، 2 وکٹیں جیمز اینڈرسن اور گریم سوان کو ملی۔

انگلینڈ نے دوسرے ون ڈے میں ویسٹ انڈیز کو آٹھ وکٹ سے قابو کر کے سیریز میں بھی کامیابی حاصل کر لی مہمان ٹیم نے 9 وکٹ پر 238 رنز جوڑے۔ کرس گیل نے واپسی کا جشن پانچ چھکوں اور تین چوکوں سے مزین 51 گیندوں میں 53 رنز کی اننگز کھیل کر

منایا مگر ان کی یہ اننگز ٹیم کو ناکامی سے نہ بچا سکی۔ ڈیوائن براوو نے 82 گیندوں میں 77 رنز جبکہ کائرون پولارڈ نے 52 گیندوں میں 41 رنز بنائے۔ آخری دس اوور میں میزبان ٹیم محض 59 رنز سمیٹ سکی جبکہ پانچ وکٹیں گنوانی پڑیں جبکہ آخری چار اوور مین تو محض 18 رنز ہی اسکور کیے جا سکے۔ جیمز اینڈرسن اور اسٹیورٹ براڈ نے دو دو وکٹیں تقسیم کیں۔ این بیل (53) اور کپتان الیسٹر کک (112) کے 122 رنز کے آغاز نے انگلینڈ کی فتح آسان کر دی بیل نے 64 گیندوں میں 7 کرارے چوکے رسید کیے جبکہ کک نے 120 گیندوں میں 13 چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ جوناتھن ٹروٹ نے 43 ناٹ آؤٹ رنز اسکور کیے۔ انگلینڈ نے ہدف پانچ اوور قبل ہی دو وکٹیں گنوا کر حاصل کر لیا۔ میزبان ٹیم نے آٹھ بالرز آزمائے مگر کپتان ڈیرن سیمی دونوں وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ سنچری میکر الیسٹر کک مین آف دی میچ قرار پائے۔

ریکارڈز، ریکارڈز اور ریکارڈز اور اس کے ساتھ ویسٹ انڈیز کا دل بھی، یہ وہ سب تھا جو ٹرینٹ برج میں انگلستان-ویسٹ انڈیز سیریز کے واحد ٹی ٹوئنٹی میں ٹوٹا۔ ڈیوین اسمتھ کے 70 رنز اور بعد ازاں ڈیوین براوو کے شاندار 54 اور کیرون پولارڈ کے 23 رنز کی بدولت ویسٹ انڈیز دورے میں پہلی بار انگلستان پر حاوی دکھائی دیا۔ لیکن یہ صرف چند لمحوں کا غلبہ ثابت ہوا اور جیسے ہی انگلستان نے 173 رنز کے ہدف کا آغاز کیا، ابتدا میں کریگ کیزویٹر کی وکٹ گنوانے کے بعد ایک لمحے کے لیے بھی مقابلے کو گرفت سے نہ نکلنے دیا اور آخری اوور میں 7 وکٹوں سے فتح حاصل کر لی۔ اس میں مرکزی کردار تھا نوجوان ایلکس ہیلز کی شاندار اننگز اور روی بوپارا کے بھرپور ساتھ کا۔ ایلکس ہیلز 99 کے انفرادی اسکور پر بولڈ ہو گئے، اور ٹی ٹوئنٹی میں انگلستان کے پہلے سنچورین نہ بن سکے۔

ہیلز ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی کرکٹ میں انگلستان کی جانب سنچری اسکور کرنے والے پہلے بلے باز بننے جا رہے تھے لیکن عین اس وقت روی رامپال کی گیند پر بولڈ ہو گئے جب انہیں تہرے ہندسے میں پہنچنے کے لیے صرف ایک رن درکار تھا۔ مقابلہ تو انہوں نے انگلستان کو جتوا دیا لیکن انتہائی دل شکستگی کے عالم میں میدان سے باہر آئے۔ انہوں نے 4 بلند و بالا چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے محض 68 گیندوں پر 99 رنز بنائے اور اس وقت میدان سے لوٹے جب انگلستان کو فتح کے لیے محض 4 رنز درکار تھے۔ ہیلز سے قبل انگلستان کی جانب سے مختصر طرز کی اس کرکٹ میں طویل ترین اننگز کھیلنے کا اعزاز ایون مورگن کے پاس تھا جنہوں نے جنوبی افریقہ کے خلاف 85 رنز بنائے تھے۔ ہوم بوائے ہیلز نے روی بوپارا کے ساتھ دوسری وکٹ پر 159 رنز کی ریکارڈ شراکت داری بھی قائم کی اور بین الاقوامی ٹی ٹوئنٹی میں ہدف کے سب سے کامیاب تعاقب کا بھی نیا ریکارڈ قائم کیا۔ یہ رفاقت انگلستان کی جانب سے کسی بھی وکٹ کے لیے ٹی ٹوئنٹی سب سے طویل تھی جبکہ مجموعی طور پر بین الاقوامی کرکٹ میں تیسری سب سے بڑی۔ دوسرے اینڈ سے روی بوپارا نے 44 گیندوں پر 59 رنز کی بہترین اننگز کھیلی جس میں ایک چھکا اور 4 چوکے بھی شامل تھے۔ وہ ہیلز کے پویلین لوٹتے ہی آخری اوور میں آٹ ہوئے جب انگلستان کو فتح کے لیے 2 رنز درکار تھے۔ ویسٹ انڈیز کی شکست میں اہم کردار بالنگ کے علاوہ ناقص فیلڈنگ کا بھی تھا، جس نے اہم مواقع پر انگلستان پر بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کا کردار ادا کیا۔ بلے بازوں نے جو پلیٹ فارم مہیا کیا اس کا بالرز نے سرے سے فائدہ نہیں اٹھایا اور سوائے اولین اوورز میں کریگ کیزویٹر کی وکٹ حاصل کرنے کے ان میں وکٹ حاصل کرنے کی مہارت نہ دکھائی دی۔ اہم مواقع پر روی بوپارا کا کیچ اور ہیلز کو اسٹمپ کرنے کا موقع ضایع کیا گیا اور اس کے علاوہ مس فیلڈنگ کا گناہ بھی متعدد بار سرزد ہوا یہاں تک کہ ایون مورگن نے فاتحانہ رن بھی مس فیلڈنگ کے نتیجے میں حاصل کیا۔ اس مختصر ترین فارمیٹ میں بھی ڈیرن سیمی نے 7 بالرز کو آزمایا اور سوائے سنیل نرائن کے تمام ہی رنز کا سیلاب روکنے میں ناکام دکھائی دیے۔ گو کہ سنیل نے بھی 4 اوورز میں 28 رنز کھائے لیکن رامپال کو اتنے ہی اوورز میں 37 اور فیڈل ایڈورڈز کو 33 رنز پڑے جبکہ انگلش بلے بازوں نے ڈیوین براوو کے دو اوورز میں 21 اور ڈیرن سیمی کے 3 اوورز میں 22 رنز لوٹے۔ وکٹیں صرف رامپال اور مارلون سیموئلز کو ملیں جنہوں نے بالترتیب 2 اور ایک وکٹ حاصل کی۔

قبل ازیں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور اپنے اہم ترین بلے باز کرس گیل کو ابتدا ہی میں گنوانے کے باوجود اس کا ایک اینڈ کافی دیر تک محفوظ رہا جہاں سے ڈیوین اسمتھ انگلش گیند بازوں کے چھکے چھڑا رہے تھے۔ لیکن دوسرے اینڈ کو روکنا ان کے بس کی بات نہیں تھی جہاں سے 7 ویں اوور میں 30 رنز پر 3 وکٹیں گر چکی تھیں۔ اس موقع پر اسمتھ نے براوو کے ساتھ مزید نقصان کو روکا اور رنز کو تیزی سے آگے بڑھایا۔ دونوں نے اگلے 9 اوورز میں 77 رنز جوڑے اور آخری اوورز میں دھماکہ بلے بازی کے لیے میدان صاف کر دیا اور اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا براوو اور پولارڈ نے۔ ویسٹ انڈیز نے آخری 8 اوورز میں ڈیوین براوو کے بلے سے اگلنے والے رنز کی بدولت 107 رنز بنائے۔ اسمتھ 54 گیندوں پر 5 چھکوں اور اتنے ہی چوکوں کی مدد سے 70 رنز بنا کر اسٹیون فن کی دوسری وکٹ بنے جبکہ ڈیوین براوو 36 گیندوں پر 3 چھکوں اور ایک چوکے کی مدد سے 54 اور کیرون پولارڈ 13 گیندوں پر 2 چھکوں اور ایک چوکے کی مدد سے 23 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ ایلکس ہیلز کو شاندار بلے بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا اور بلاشبہ وہ ستمبر میں ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے اعزاز کے دفاع کے لیے انگلش ٹیم کا اہم حصہ ثابت ہوں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاہد آفریدی کا ورلڈ ریکارڈ، سب سے زیادہ، مین آف دی میچ

ٹی 20 میچز کھیلنے کا اعزاز بھی حاصل کرلیا

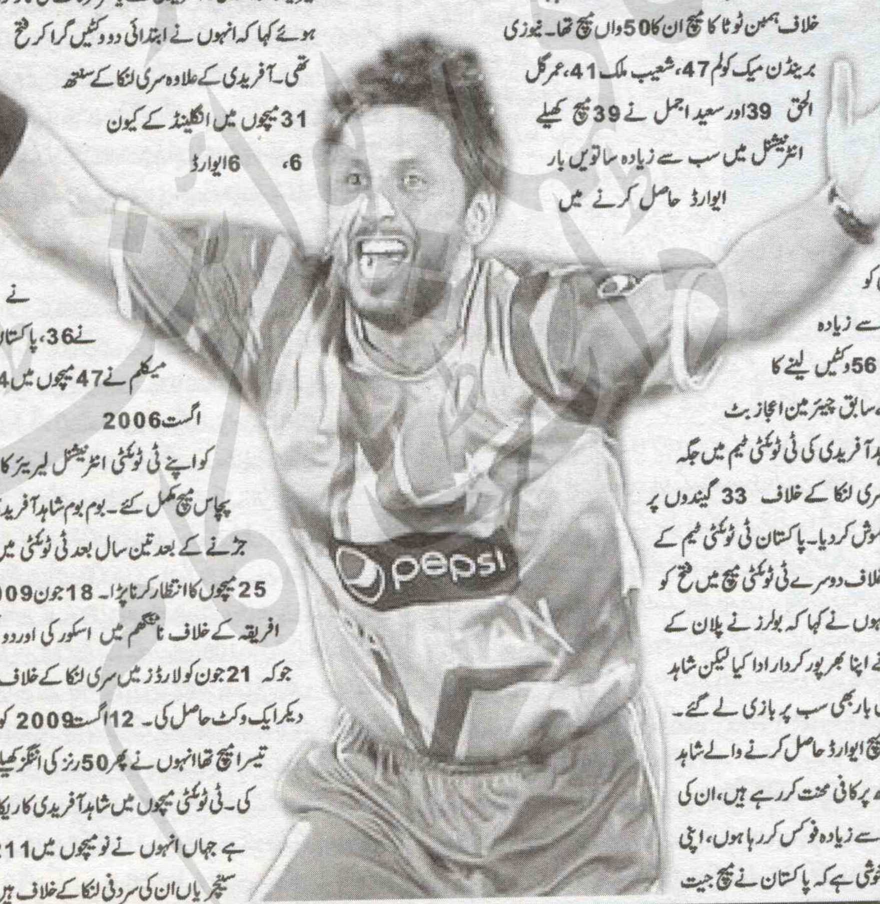

پاکستان کے شاہد آفریدی ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں پچاس میچ کھیلنے والے دنیا کے پہلے کھلاڑی بن گئے سری لنکا کے خلاف ہمبن ٹوٹا کا میچ ان کا 50واں میچ تھا۔ نیوزی لینڈ کے برینڈن میک کولم 47، شعیب ملک 41، عمر گل 40 مصباح الحق 39 اور سعید اجمل نے 39 میچ کھیلے ہیں۔ وہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں سب سے زیادہ ساتویں بار مین آف دی میچ ایوارڈ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے یہ بھی ایک ورلڈ ریکارڈ ہے۔ شاہد آفریدی کو پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ 801 رنز اور سب سے زیادہ 56 وکٹیں لینے کا اعزاز حاصل ہے۔ پی سی بی کے سابق چیئرمین اعجاز بٹ نے ایک بیان میں کہا تھا کہ شاہد آفریدی کی ٹی ٹوئنٹی ٹیم میں جگہ نہیں بنتی۔ سابق کپتان نے سری لنکا کے خلاف 33 گیندوں پر 52 رنز بنا کر اپنے ناقدین کو خاموش کردیا۔ پاکستان ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان محمد حفیظ نے سری لنکا کے خلاف دوسرے ٹی ٹوئنٹی میچ میں فتح کو ٹیم ورک کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بولرز نے پلان کے مطابق بولنگ کی، ہر کھلاڑی نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا لیکن شاہد خان آفریدی ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سب پر بازی لے گئے۔ ریکارڈ ساتویں بار مین آف دی میچ ایوارڈ حاصل کرنے والے شاہد آفریدی نے کہا کہ کوچ واٹمور مجھ پر کافی محنت کر رہے ہیں، ان کی وجہ سے میں اپنی کرکٹ پر پہلے سے زیادہ فوکس کر رہا ہوں، اپنی کارکردگی سے زیادہ اس بات کی خوشی ہے کہ پاکستان نے میچ جیت کر سیریز برابر کردی۔ آفریدی نے یاسر عرفات کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ابتدائی دو وکٹیں گرا کر فتح کی بنیاد رکھ دی تھی۔ آفریدی کے علاوہ سری لنکا کے سنتھ جیا سوریا نے 31 میچوں میں انگلینڈ کے کیون پیٹرسن نے 36 میچوں میں 6، 6 ایوارڈ حاصل کیے جبکہ ویسٹ انڈیز کے کرس گیل نے 20، سری لنکا اجنتھا مینڈس نے 21، آسٹریلیا کے شین واٹسن نے 27، سری لنکا کے مہیلا جیا وردنے نے 36، پاکستان کے عمر گل نے 40 اور نیوزی لینڈ برینڈن میکلم نے 47 میچوں میں 4، 4 ایوارڈ حاصل کیے۔ شاہد آفریدی نے 28 اگست 2006 کو اپنے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا اور چھ سال میں انہوں نے پورے پچاس میچ مکمل کیے۔ بوم بوم شاہد آفریدی نے 2009 میں مسلسل تین میچوں میں ففٹیز جڑنے کے بعد تین سال بعد ٹی ٹوئنٹی میں اپنی چوتھی ففٹی اسکور کی جس کے لئے انہیں 25 میچوں کا انتظار کرنا پڑا۔ 18 جون 2009 کو انہوں نے اپنی پہلی نصف سنچری جنوبی افریقہ کے خلاف ناٹنگھم میں اسکور کی اور دو وکٹیں بھی حاصل کیں جبکہ اگلے ہی میچ میں جو کہ 21 جون کو لارڈز میں سری لنکا کے خلاف تھا ایک مرتبہ پھر انہوں نے 54* اور 20 رنز دیکر ایک وکٹ حاصل کی۔ 12 اگست 2009 کو سری لنکا کے خلاف کولمبو میں جو کہ ان کا مسلسل تیسرا میچ تھا انہوں نے پھر 50 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد 21 رنز کے عوض ایک وکٹ حاصل کی۔ ٹی ٹوئنٹی میچوں میں شاہد آفریدی کا ریکارڈ سری لنکا کے خلاف سمملک کے خلاف بہتر ہے جہاں انہوں نے نو میچوں میں 211 رنز اسکور کیے اور چار میں سے تین نصف سنچریاں ان کی سردفی لنکا کے خلاف ہیں۔

مجموعی کارکردگی

Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	4s	6s	Ct
50	48	4	801	54*	18.20	562	142.52	0	4	64	31	14

بالنگ کارکردگی

Balls	Runs	Wkts	BBM
1121	1141	58	4/11

Ave	Econ	SR	4w
19.67	6.10	19.3	3

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاہد آفریدی کی میچ در میچ کارکردگی

بیٹنگ	وکٹ	رنز دیے	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
28	0	28	انگلینڈ	برسٹل	28 Aug 2006
7	0	19	جنوبی افریقہ	جوہانسبرگ	2 Feb 2007
32	2	26	بنگلہ دیش	نیروبی	2 Sep 2007
22	4	19	اسکاٹ لینڈ	ڈربن	12 Sep 2007
7	2	37	بھارت	ڈربن	14 Sep 2007
17	3	18	سری لنکا	جوہانسبرگ	7 Sep 2007
DNB	1	35	آسٹریلیا	جوہانسبرگ	18 Sep 2007
39	1	25	بنگلہ دیش	کیپ ٹاؤن	20 Sep 2007
6	1	24	نیوزی لینڈ	کیپ ٹاؤن	22 Sep 2007
0	0	30	بھارت	جوہانسبرگ	24 Sep 2007
10	1	19	بنگلہ دیش	کراچی	20 Apr 2008
7	1	13	کینیڈا	کنگ سٹی	10 Oct 2008
1	1	20	سری لنکا	کنگ سٹی	11 Oct 2008
5	1	23	زمبابوے	کنگ سٹی	12 Oct 2008
14	1	15	سری لنکا	کنگ سٹی	13 Oct 2008
DNB	3	14	آسٹریلیا	دبئی	7 May 2009
5	0	36	انگلینڈ	اوول	7 Jun 2009
13	4	11	نیدرلینڈ	لارڈز	9 Jun 2009
0	2	23	سری لنکا	لارڈز	12 Jun 2009
29*	1	17	نیوزی لینڈ	اوول	13 Jun 2009
24	1	26	آئرلینڈ	اوول	15 Jun 2009
51	2	16	جنوبی افریقہ	ناٹنگھم	18 Jun 2009
54*	1	20	سری لنکا	لارڈز	21 Jun 2009
50	1	21	سری لنکا	کولمبو	12 Aug 2009
24	2	21	نیوزی لینڈ	دبئی	12 Nov 2009
22	1	21	نیوزی لینڈ	دبئی	13 Nov 2009
8	0	27	انگلینڈ	دبئی	20 Feb 2010
9	0	37	بنگلہ دیش	گروس آئیلیٹ	1 May 2010
33	0	33	آسٹریلیا	گروس آئیلیٹ	2 May 2010
0	1	28	انگلینڈ	برج ٹاؤن	6 May 2010
11	2	29	نیوزی لینڈ	برج ٹاؤن	8 May 2010
30	0	21	جنوبی افریقہ	گروس آئیلیٹ	10 May 2010
8	1	34	آسٹریلیا	گروس آئیلیٹ	14 May 2010
0	1	26	آسٹریلیا	برمنگھم	5 Jul 2010
18	2	30	آسٹریلیا	برمنگھم	6 Jul 2010
16*	2	27	انگلینڈ	کارڈف	5 Sep 2010
2	1	15	انگلینڈ	کارڈف	7 Sep 2010
25	0	23	جنوبی افریقہ	ابوظہبی	26 Oct 2010
3	1	13	جنوبی افریقہ	ابوظہبی	27 Oct 2010
20	0	19	نیوزی لینڈ	آکلینڈ	26 Dec 2010
7	1	22	نیوزی لینڈ	ہیملٹن	28 Dec 2010
14	4	14	نیوزی لینڈ	کرائسٹ چرچ	30 Dec 2010
12	0	30	ویسٹ انڈیز	گروس آئیلیٹ	21 Apr 2011
22	0	21	سری لنکا	ابوظہبی	25 Nov 2011
8	1	15	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	29 Nov 2011
7	1	27	انگلینڈ	دبئی	23 Feb 2012
25	1	28	انگلینڈ	دبئی	25 Feb 2012
3	0	19	انگلینڈ	ابوظہبی	27 Feb 2012
1	0	9	سری لنکا	ہمبنٹوٹا	1 Jun 2012
52*	2	17	سری لنکا	ہمبنٹوٹا	3 Jun 2012

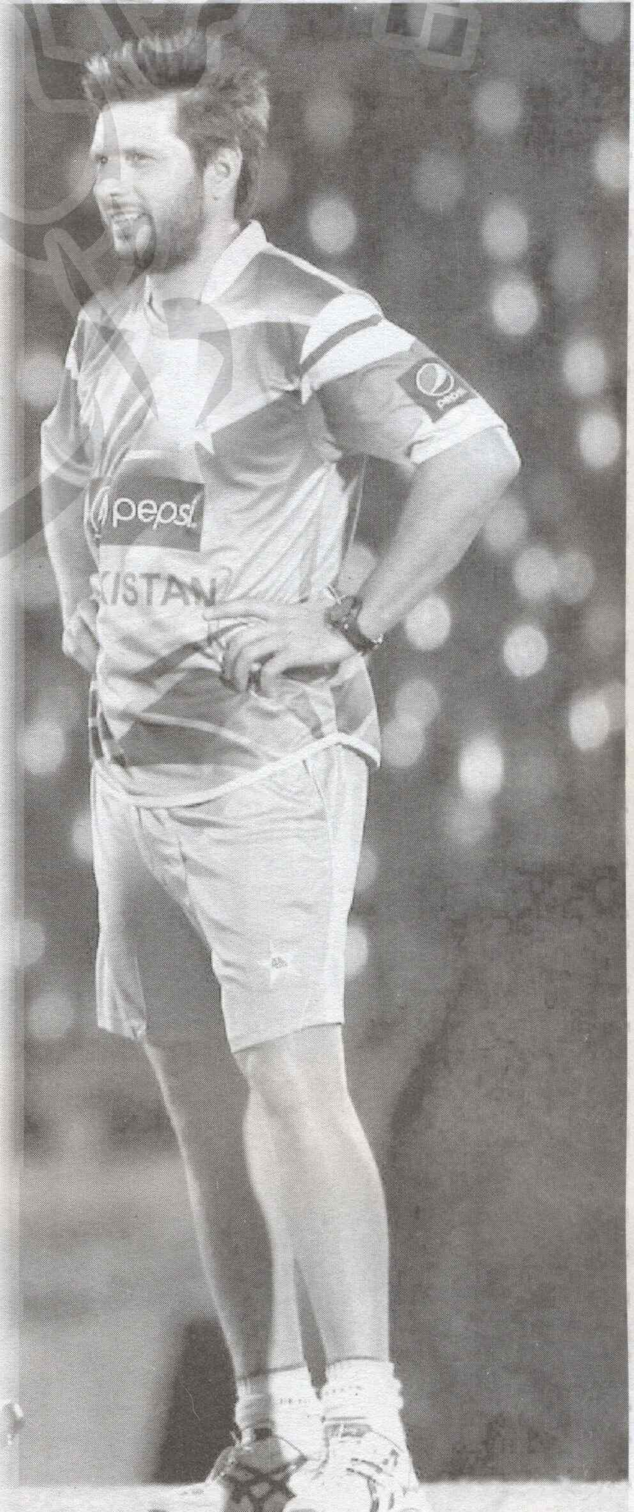

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹی ٹوئنٹی سیریز، آفریدی نے میلہ لوٹ لیا، پاکستان کامیاب، سیریز برابر

نئے روپ میں دکھائی دینے والی پاکستان کرکٹ ٹیم نے دوسرے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں سری لنکا کو 23 رنز سے ہرا کر سیریز 1-1 سے برابر کردی۔ ریکارڈ 50واں ٹی ٹوئنٹی میچ کھیلنے والے شاہد آفریدی نے آل راؤنڈ پرفارمنس دے کر میلہ لوٹ لیا فاسٹ بولر محمد سمیع کے ایک اوور نے میچ کا نقشہ کافی حد تک گرین شرٹس کے حق میں پلٹ دیا دیگر بالرز نے بھی پوری طرح ان کا ساتھ دے کر ٹیم کو سرخرو کیا سمیع اور یاسر عرفات نے تین تین شکار کیے مین آف دی میچ شاہد آفریدی نے نصف سنچری اسکور کی، دو وکٹ لیے اور آخری سری لنکن بیٹسمین انجلو میتھیوز کا شاندار کیچ بھی لیا یہی میچ کا بہترین کیچ قرار پایا جس کا اعتراف بیسٹ کیچ آف میچ کا ایوارڈ انہیں دے کر کیا گیا جبکہ انہیں میچ کی تیز ترین نصف سنچری بنانے کا ایوارڈ بھی دیا گیا لیفٹ آرم فاسٹ بالر سہیل تنویر سیریز کے بہترین بالر رہے ہوم ٹیم نے 122 کے جواب میں 19.2 اوور میں 99 رنز بنائے۔ شاہد لالا آفریدی نے اپنے کیریئر کے 50ویں ٹی ٹوئنٹی مقابلے کو یادگار بناتے ہوئے کھیل کے تمام شعبوں میں اپنی اہلیت وصلاحیت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور یوں پاکستان نے 122 رنز کا کامیاب دفاع کرتے ہوئے سیریز 1-1 سے برابر کردی۔ سری لنکا کو مہیلا جیاوردنے اور لاستھ مالنگا کو غالباً آرام دینا مہنگا پڑ گیا مہیلا کی جگہ نائب کپتان انجلو میتھیوز نے قیادت کے فرائض انجام دیے ٹاس جیتنے کے بعد جب دسویں اوور میں صرف 41 رنز پر پاکستان کی ابتدائی 4 وکٹیں گر چکیں تو اس مشکل ترین صورتحال میں شاہد خان آفریدی نے سابق کپتان شعیب ملک کے ساتھ مل کر 68 رنز کی فتح گر شراکت داری قائم کی اور پاکستان کو میچ میں واپس لے آئے شاہد نے اس دوران اپنے ٹی ٹوئنٹی کیریئر کی چوتھی نصف سنچری بھی بنائی انہوں نے محض 30 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی جو سری لنکا کے خلاف ان کی تیسری ٹی ٹوئنٹی ففٹی تھی وہ 33 گیندوں پر ایک بلند و بالا چھکے اور 5 چوکوں کے ساتھ 52 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے جبکہ شعیب ملک نے 26 گیندوں پر 3 چوکوں کی مدد سے 27 رنز بنائے یہ چوکے انہوں نے 15ویں اوور میں مسلسل تین گیندوں پر لگائے تھے وکٹ پہلے میچ کی طرح اسٹروک پلے کے لیے زیادہ اچھی نہ تھی گیند نیچے رہ رہی تھی کپتان محمد حفیظ جنہوں نے پہلے میچ میں صفر پر آؤٹ ہو کر ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنلز میں بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہونے کی ہیٹ ٹرک کی تھی اس بار 24 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے سری لنکا کی فیلڈنگ خراب رہی دونوں کا ایک ایک کیچ ڈراپ ہوا، محمد حفیظ گزشتہ تین ٹی ٹوئنٹی میچوں میں صفر پر آؤٹ ہونے کے بعد 34 گیندوں پر 24 رنز بنانے میں کامیاب ہوئے، احمد شہزاد 6 خالد لطیف ایک، عمر اکمل 5 اور یاسر عرفات دو رنز بنا سکے، پاکستان نے 6 وکٹ پر 122 رنز بنائے سری لنکا کی جانب سے نووان کولاسیکرا نے بہت ہی عمدہ بالنگ کی اور اپنے 4 اوورز میں صرف 13 رنز دے کر دو پاکستانی کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا ان کے علاوہ دو وکٹیں کوشال لوکوارچی کو بھی ملیں جبکہ ایک، ایک وکٹ تھیسارا پیریرا نے حاصل کی۔ پچ کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے 123 رنز ایک نسبتاً مشکل ہدف تھا کیونکہ یہاں گیند میں اچھال اور اچانک بیٹھ جانے کا رجحان دکھائی دے رہا تھا جس کی وجہ سے پاکستان نے کچھ وکٹیں بھی گنوائیں لیکن سری لنکا نے ابتدائی اوورز میں پاکستانی بالرز کی ناقص لائن لینتھ کا بھرپور جواب دیا اور ابتدائی تین اوورز میں اچھے اوسط سے رنز بناتے رہے لیکن چوتھے اوور میں یاسر عرفات نے کمار سنگاکارا اور بیٹنگ آرڈر میں اوپر طلب کیے گئے نووان کولاسیکرا کو ٹھکانے لگا کر پاکستانی فتح کی بنیاد رکھی۔ پے در پے دو وکٹیں گر جانے کے باعث رنز بنانے کی رفتار میں نمایاں کمی آ گئی تاہم پاکستان کے لیے وکٹیں حاصل کرنا ضروری تھا۔ ایک مرتبہ پھر میدان میں شاہد آفریدی نے یہ کام کر دکھایا پے در پے ایل بی ڈبلیو کی کئی اپیلیں مسترد ہونے کے بعد مضطرب شاہد آفریدی کی پانچویں گیند دلشان کی وکٹیں اڑا گئی اور پاکستان کو میچ میں واپس آنے کے لیے جگہ مل گئی چمارا کاپوگیدرا اور دنیش چندیمال کے درمیان 21 گیندوں پر 23 رنز کی شراکت داری خطرناک روپ اختیار کرتی جارہی تھی اور ایک مرتبہ پھر آفریدی نے پاکستان کو مشکل سے نکالا اور 'ٹریڈ مارک 'تیز گیند پھینک کر کاپوگیدرا کا کام تمام کر دیا انہوں نے 23 گیندوں پر ایک چھکے اور 2 چوکوں کی مدد سے 19 رنز بنائے۔ کچھ ہی دیر میں سہیل تنویر نے دنیش چندیمال کو بھی واپسی کا راستہ دکھا دیا اب میچ اپنے اختتامی پانچ اوورز میں داخل ہو چکا تھا اور سری لنکا کو 30 گیندوں پر 47 رنز کی ضرورت تھی سہیل تنویر گزشتہ اوور میں صرف ایک رن اور یک وکٹ حاصل کر کے عمدہ کارکردگی دکھا چکے تھے اور پھر اسی اینڈ سے محمد سمیع کے برق رفتار وفیصلہ کن اوور میں، گو کہ انہوں نے ایک ٹیسٹ میچ وائیڈ بھی پھینکا اور سری لنکا کو قیمتی 5 رنز مفت میں دے بیٹھے دو قیمتی وکٹیں سمیٹ کر حتمی ضرب لگائی انہوں نے پہلے بڑے خطرے تھریمانے کو باہر کا راستہ دکھایا اور پھر ایک برق رفتار گیند پر تھیسارا پیریرا کو بولڈ کیا۔ اب سری لنکا کو محض 3 وکٹوں کے ساتھ آخری 3 اوورز میں 33 رنز درکار تھے اور صورتحال کو دیکھتے ہوئے انجلو میتھیوز کی موجودگی کے باوجود سری لنکا کے لیے ہدف کی جانب پیشقدمی ایک مشکل کام لگتا تھا۔ سعید اجمل نے 18ویں اوور میں ایک دوسرا پر لوکوارچی کو اسٹمپ کروایا اور اوور میں صرف 3 رنز دیے 19ویں اوور میں سینانائیکے کو سمیع کو "سوئپ" کرنے کی بے وقوفی مہنگی پڑی اور یوں سری لنکا نویں وکٹ گنوا بیٹھا اننگز کے آخری اوور میں جب سری لنکا کو فتح کے لیے 26 رنز درکار تھے، شاہد آفریدی نے لانگ آن پر حریف کپتان میتھیوز کا ایک خوبصورت کیچ تھام کر سری لنکن اننگز کا خاتمہ کر دیا محمد سمیع نے کیریئر کی بہترین گیند بازی کرتے ہوئے 16 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ اتنی ہی وکٹیں یاسر عرفات نے 18 رنز

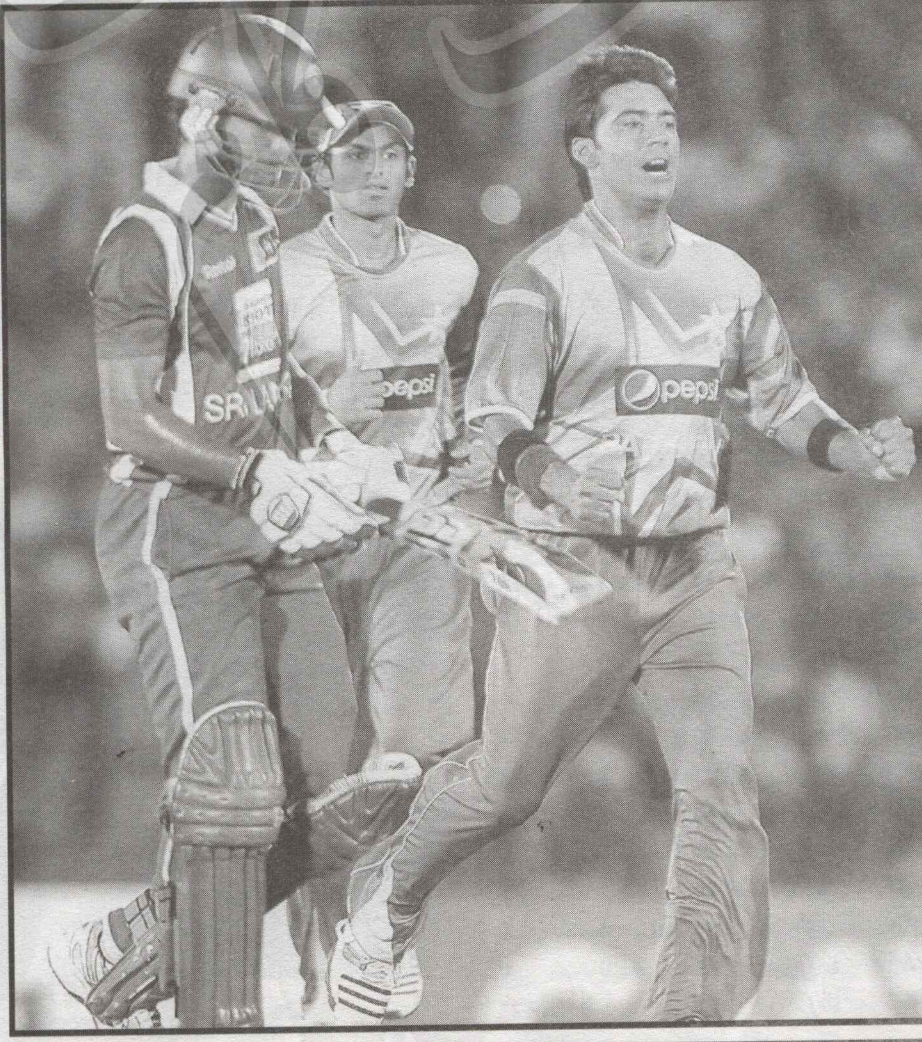

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکستانی اور سری لنکا کے درمیان ٹی ٹوئنٹی سیریز کی تصویری جھلکیاں

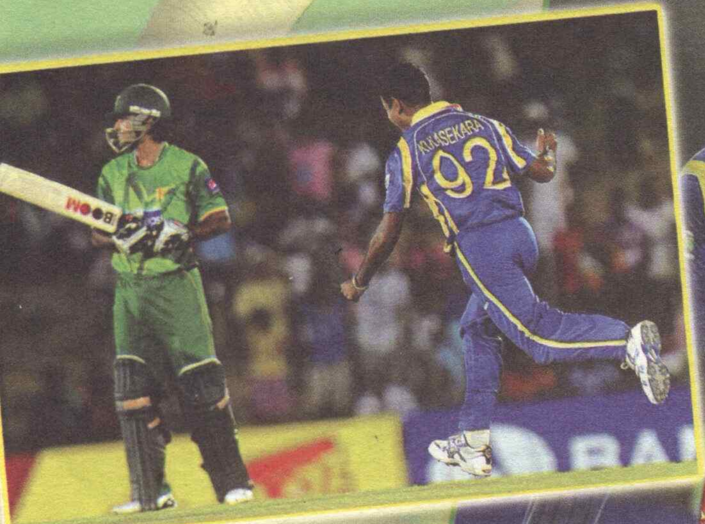

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

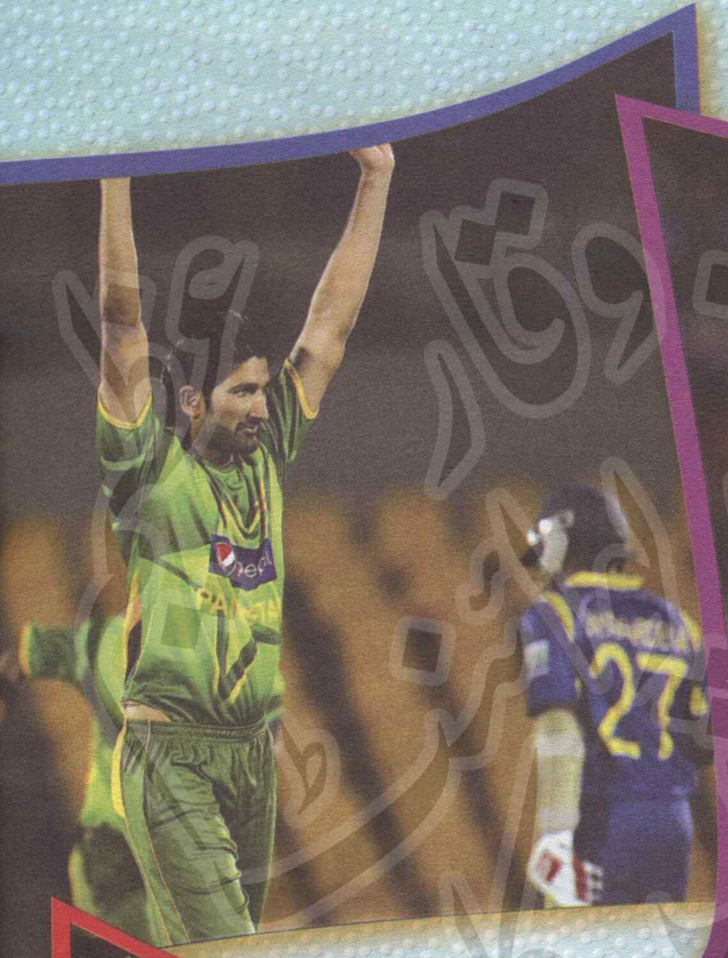

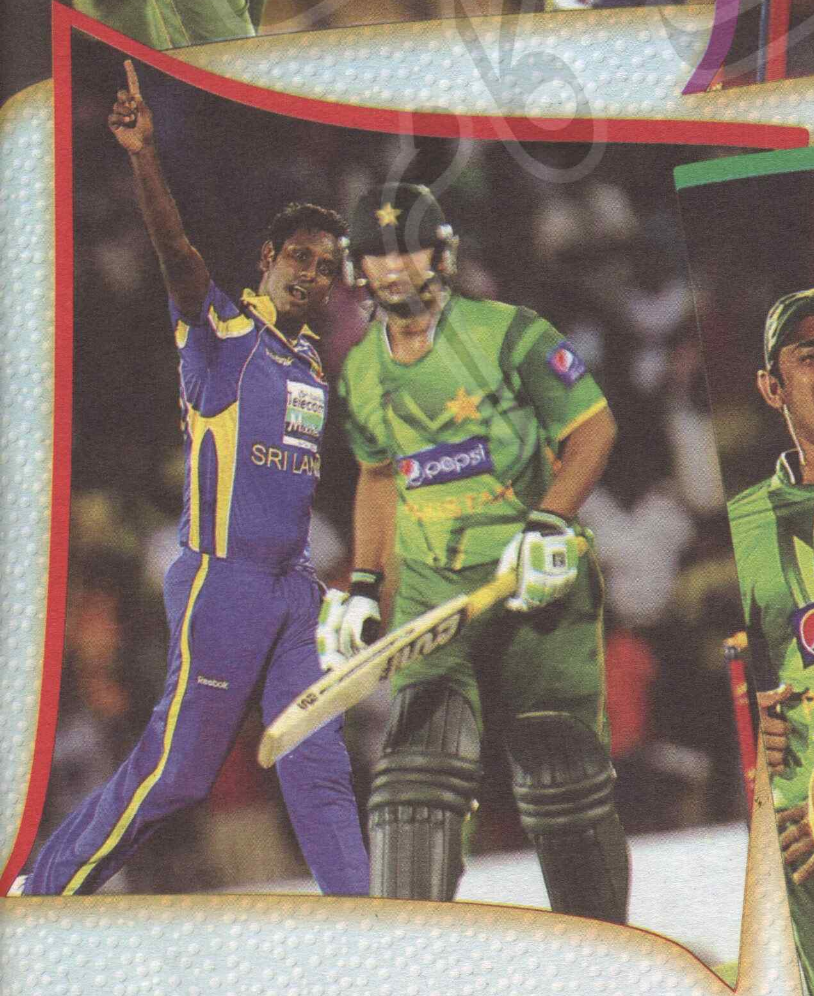

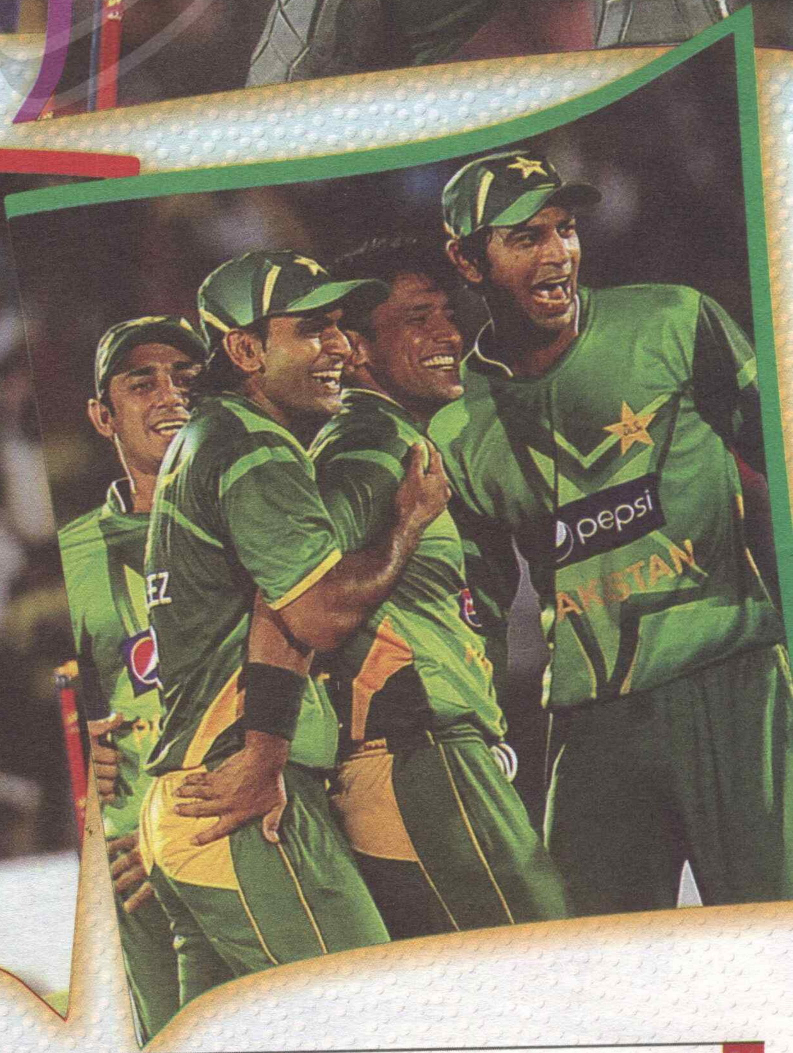

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دے کر حاصل کیں شاہد آفریدی نے 17 رنز دے کر 2 وکٹیں اپنے نام کیں انہوں نے تلکا رتنے دلشان اور بعد ازاں ایک چھکا کھانےکے فوراً بعد، چمارا کاپوگیدرا کو بولڈ کر کے پاکستان کے لیے ہدف کے دفاع کو آسان بنایا اور مشکل صورتحال سے باہر نکالا تقریب تقسیم انعامات میں کئی خوش چہرے نظر آئے خصوصاً کوچ ڈیو واٹمو راور کپتان محمد حفیظ

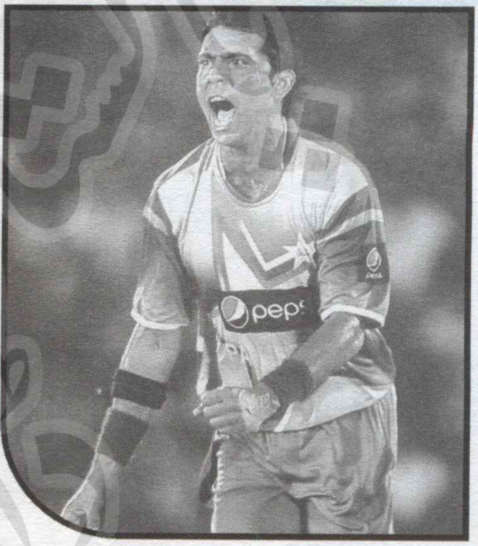

کے چہرے پر بہت اطمینان تھا جبکہ شاہد خان آفریدی 'شارجہ روایت ' کے پیش نظر ایوارڈز کے لیے بار بار آ کر تھک گئے انہوں نے مجموعی 7 ایوارڈز میں سے 5 اپنے نام کیے جن میں بلاشبہ میچ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز بھی شامل تھا یہ ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی کرکٹ میں ساتواں موقع تھا کہ آفریدی میچ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے جو ایک نیا عالمی ریکارڈ ہے ان کے علاوہ دونوں میچز میں عمدہ گیند بازی کا مظاہرہ کرنے والے سہیل تنویر سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی ۔۔۔۔ سری لنکا فیلڈرز کے بل بوتے پر جیت گیا

سری لنکا کے فیلڈرز کی پھرتیوں اور پاکستان کے تقریباً تمام بلے بازوں کی ناقص کارکردگی نے سری لنکا کو پہلے ٹی ٹوئنٹی میں آسان فتح سے نواز دیا اور یوں سیریز کے آغاز پر اسے ناقابل شکست اور انتہائی حوصلہ افزا برتری حاصل ہوگئی محمد حفیظ کے لیے قیادت کا آغاز اچھا ثابت نہ ہوا، وہ مسلسل تیسرے ٹی ٹوئنٹی میں صفر پر آؤٹ ہوئے محمد حفیظ کپتان کی حیثیت سے پہلے انٹرنیشنل میچ کو یادگار نہ بنا سکے وہ پہلی گیند پر بغیر کوئی رن بنائے پویلین لوٹ گئے سری لنکن ساحلی شہر میں ہمبن ٹوٹا میں بحیثیت کپتان ان کے پہلے میچ میں دل ٹوٹ گیا پہلے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کرکٹ میچ میں سری لنکا نے پاکستان کو 37 رنز سے ہرا دیا بالروں کی محنت رائیگاں گئی اور بیٹسمین بری طرح ناکام گئے، سری لنکا نے سات وکٹ پر 132 رنز بنائے، جواب میں پاکستانی ٹیم مایوس کن انداز میں 17.4 اوورز میں 95 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی سری لنکا نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا لیکن اس کی بلے بازی بھی پاکستان ہی طرح رہی اور اگر آخری لمحات میں تھیسارا پریرا 16 گیندوں پر دو چھکوں اور دو چوکوں سے مزین 32 رنز کی اننگز نہ کھیلتے اور لاہیرو تھریمانے 30 رنز کا اہم حصہ نہ ڈالتے تو وہ اس اسکور تک نہیں پہنچ پاتا۔ پریرا کی اس اننگز کی بدولت سری لنکا آخری 28 گیندوں پر 43 قیمتی رنز کا اضافہ کرنے میں کامیاب ہوا جو آخر میں فرق ثابت ہوئے۔ پاکستان کی جانب سے سہیل تنویر سب سے کامیاب گیند باز ثابت ہوئے جنہوں نے چار اوورز میں محض 12 رنز دے کر مہیلا جیاوردنے، تلکا رتنے دلشان اور کمار سنگاکارا کی قیمتی ترین وکٹیں حاصل کیں لیکن عمر گل کے چار اوورز میں 43 اور محمد سمیع کے 2 اوورز میں 22 رنز نے کسر پوری کردی اور سری لنکا دفاع کرنے کے قابل ایک ہدف دینے میں کامیاب ہوا۔ سہیل کی تین کے علاوہ دو وکٹیں سعید اجمل اور ایک وکٹ سمیع کو ملی۔ اچھی فیلڈنگ سے قطع نظر سری لنکا کی بالنگ اتنی اچھی نہ تھی انہوں نے 17 وائیڈ گیندیں بھی پھینکیں اور گیند بازوں کی لائن لینتھ بھی اتنی اچھی نہیں تھی لیکن یہ پاکستانی بلے بازوں کی انتہائی ناقص شاٹ سلیکشن اور سری لنکن فیلڈرز خصوصاً تلکا رتنے دلشان اور تھیسارا پریرا کی عمدہ فیلڈنگ تھی جس نے پاکستانی شکست پر مہر ثبت کی اسے اگر گزشتہ کچھ عرصے میں پاکستانی بلے بازوں کی بھیانک ترین کارکردگی قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا اور سوائے احمد شہزاد کے کوئی بھی بیٹسمین قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکا احمد شہزاد نے 42 گیندوں پر 36 رنز بنائے جبکہ ان کے علاوہ صرف عمر اکمل تھے جن کی اننگز دہرے ہندسے میں داخل ہوئی باقی کوئی بلے باز دہرے ہندسے کا شرف بھی حاصل نہ کر پایا کپتان محمد حفیظ تو اننگز کی پہلی ہی گیند پر کولاسیکرا کا نشانہ بنے اور شکیل انصر اگلی ہی گیند پر کپتان کے آؤٹ کاری پلے دکھاتے ہوئے دلشان کو دوسرا کیچ تھما کر پاکستان کو مشکلات میں ڈال گئے یہ ٹی ٹوئنٹی میں مسلسل تیسرا موقع تھا کہ حفیظ صفر پر آؤٹ ہوئے بہر حال ان کے بعد خالد لطیف انجلو

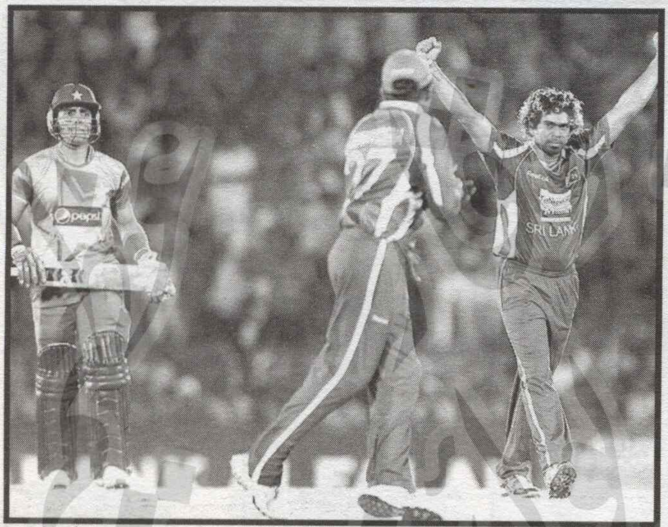

میتھیوز کی پہلی وکٹ بنے جنہوں نے صرف 3 رنز بنائے۔ شعیب ملک نے احمد شہزاد کے ساتھ مل کر وکٹیں گرنے کے سلسلے کو تو کچھ روکا لیکن رنز بنانے کی رفتار ایسی تھی کہ اس کا نتیجہ صرف شکست کی صورت میں ہی نکل سکتا تھا البتہ اننگز کا نصف مرحلہ طے ہونے سے پہلے شعیب ملک بھی 9 رنز بنا کر میتھیوز کی دوسری وکٹ بنے۔ تھیسارا پریرا نے تھرڈ مین سے دوڑتے ہوئے ان کا ناقابل یقین کیچ تھاما اور یہی وہ فرق تھا جو پاکستان اور سری لنکا کے درمیان نظر آیا۔ بہر حال، اس کے بعد تمام تر توقعات ٹیم کے دو شعلہ فشاں بلے بازوں عمر اکمل اور شاہد آفریدی سے تھیں۔ لیکن دونوں انتہائی فضول شاٹس کھیل کر آؤٹ ہوئے۔ عمر لاستھ مالنگا کی ایک اٹھتی ہوئی گیند کو لانگ آن پر کھیلنے کی بے وقوفانہ کوشش پر مڈ آف پر نووان کولاسیکرا کے ہاتھوں جکڑے گئے جبکہ شاہد آفریدی سینانائیکے کی گیند کے سامنے اندھادھند بلا گھمانے کے بعد کوشال لوکواراچی کے خوبصورت کیچ کے ذریعے اننگز کا خاتمہ کر بیٹھے 16 ویں اوور میں احمد شہزاد نے پہلی گیند پر سینانائیکے کو چھکا رسید کیا لیکن اگلی گیند کو لیٹ کٹ کرنے کی کوشش انہیں مہنگی پڑ گئی اور بولڈ ہوتے ہی پاکستان کی تمام تر امیدوں پر پانی پھر گیا۔ 18 ویں اوور میں سعید اجمل کے آؤٹ ہوتے ہی پاکستان کی اننگز 95 رنز پر تمام ہوئی جو ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی کرکٹ میں پاکستان کے کم ترین اسکورز میں سے ایک ہے۔ پاکستان کا ٹی ٹوئنٹی میں کم ترین اسکور 89 ہے جبکہ یہ صرف دوسرا موقع تھا کہ ٹیم 100 سے کم پر آؤٹ ہوئی ہو۔ قومی کرکٹ ٹیم کی ناقص بلے بازی کا

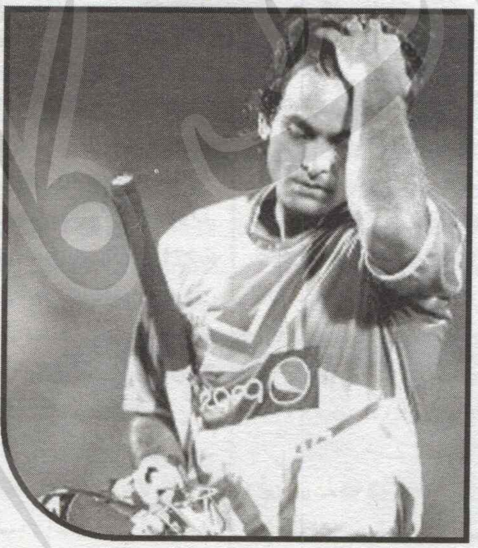

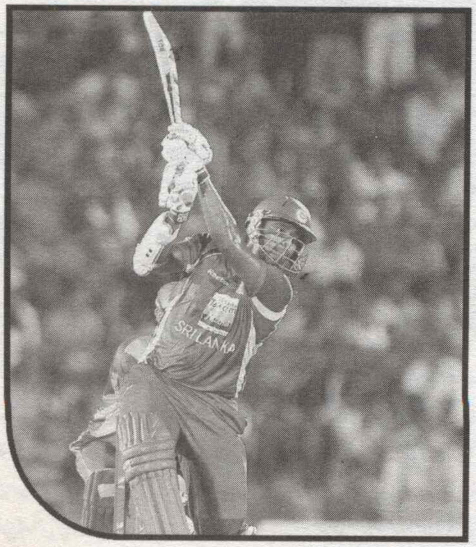

اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان نے کھیلی گئی 106 میں سے 60 گیندوں پر کوئی رن نہیں بنایا یعنی وہ ڈاٹ بالز تھیں۔ سری لنکا کی جانب سے کولاسیکرا، مالنگا، میتھیوز اور سینانائیکے نے 2، 2 جبکہ تھیسارا پریرا نے ایک وکٹ حاصل کی۔ تھیسارا پریرا کو شاندار آل راؤنڈ کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

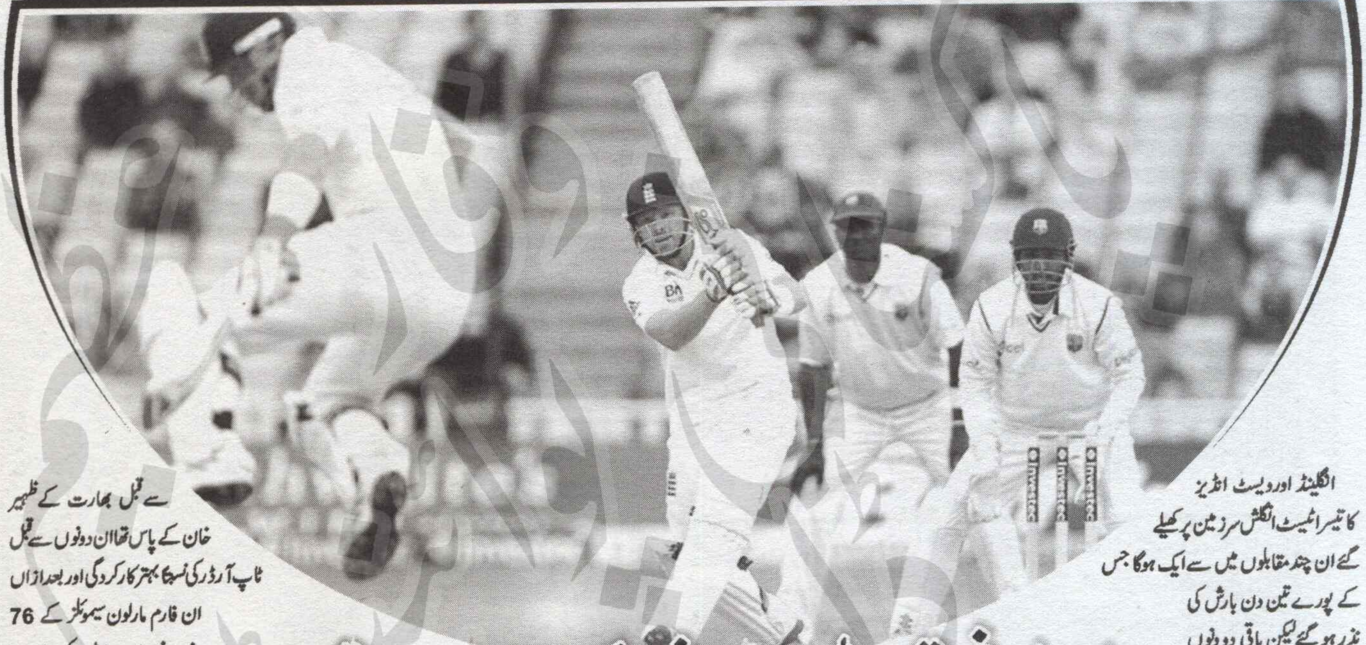

انگلینڈ اور ویسٹ انڈیز کا تیسرا ٹیسٹ انگلش سرزمین پر کھیلے گئے ان چند مقابلوں میں سے ایک ہوگا جس کے پورے تین دن بارش کی نذر ہوگئے لیکن باقی دو دنوں میں اتنی ہنگامہ خیزی ہوگئی کہ یہ ٹیسٹ کئی حوالے سے مدتوں

وزڈن ٹرافی، تیسرا ٹیسٹ بارش کے باعث بے نتیجہ......

یادرکھا جائے گا سب سے اہم گیارہویں نمبر پر ویسٹ انڈین بالر ٹینو بیسٹ کی ریکارڈ 95 رنز کی اننگز اور ان کے ہم وطن وکٹ کیپر بیٹسمین دنیش رام دین کا سنچری بنانے کا اپنے ناقدین کو منہ توڑ جواب دینا شامل تھا بہرحال ویسٹ انڈیز کے خلاف انگلینڈ 0-2 سے وزڈن ٹرافی باآسانی جیت گیا اور ویسٹ انڈین ٹیم کی کئی کمزوریوں کو مزید نمایاں کر گیا لیکن تیسرے ٹیسٹ کے صرف دو روز کے کھیل میں ویسٹ انڈیز ہی مکمل طور پر حاوی رہا پہلی اننگز میں آخری وکٹ پر 143 رنز کی شراکت داری نے اسے 426 کے زبردست مجموعے تک پہنچایا تو دوسری جانب اس نے 221 رنز پر انگلستان کے 5 بلے بازوں کو ٹھکانے لگا کر میچ میں دلچسپ صورتحال پیدا کردی لیکن آخری روز ایک مرتبہ پھر بارش نے کھیل ممکن نہ ہونے دیا اور میچ بے نتیجہ قرار پایا۔ برمنگھم میں کھیلے گئے اس میچ کی سب سے گرم خبر چوتھے روز کھانے کے وقفے سے قبل آئی جب دنیش رام دین نے اپنے کیریئر کی دوسری سنچری بنائی اور اس کے بعد بجائے اچھل کود کر اس کا جشن منانے کے انہوں نے غصے کی حد تک سنجیدگی سے اپنے پاجامے کی جیب سے ایک رقعہ نکالا جس پر عظیم ویسٹ انڈین بلے باز سرویوین رچرڈز کے نام ایک پیغام تھا جنہوں نے حال ہی میں دنیش کی بلے بازی کی صلاحیت پر تنقید کی تھی میڈیا باکس کی جانب لہرا کر دکھائے گئے کاغذ کے پرزے پر لکھا تھا 'Yea, Viv, talk nah' (یعنی ہاں، ویو، بول نا)۔ یہ لیجنڈری بلے باز کی تنقید کا جواب تھا جو ایک حد تک بدتمیزانہ بھی تھا۔ میچ کے سب سے مزیدار لمحات وہ تھے جب چوتھے روز پہلے سیشن میں روی رامپال کے آؤٹ ہونے کے بعد ٹینو بیسٹ میدان میں اترے۔ 2009 کے بعد اپنا پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے ٹینو بیسٹ کو شیون گیبریل کی کمر میں تکلیف کے بعد سیریز سے

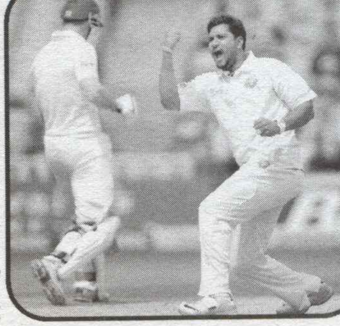

باہر ہونے کے بعد طلب کیا گیا تھا اور انہوں نے کیا یادگار کارکردگی دکھائی۔ انگلش کنڈیشنز میں گھر کے شیر تسلیم کیے جانے والے انگلش بالرز کو انہوں نے جس طرح دھویا ویسے تو اچھے خاصے بلے باز نہیں کرتے وہ ایک عظیم ریکارڈ کو حاصل کرنے کے قریب پہنچ گئے لیکن بدقسمتی سے گیارہویں نمبر پر سنچری بنانے والے پہلے بلے باز نہ بن سکے اور 95 رنز پر گراہم اونینز کی وکٹ بن گئے انہوں نے 14 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 112 گیندوں پر اتنے رنز بنائے ان کا بھرپور ساتھ دیا دنیش رام دین نے جو 183 گیندوں پر 9 چوکوں کے ساتھ 107 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے بیسٹ کی اننگز اس لحاظ سے بھی بیسٹ تھی کہ انہوں نے یہ کارنامہ عالمی نمبر ایک ٹیم کے خلاف اسی کے میدان پر اور گیند بازوں کے لیے انتہائی سازگار ماحول میں انجام دیا اگر وہ 5 رنز مزید بنا دیتے تو امر ہوجاتے لیکن پھر بھی گیارہویں نمبر کے کھلاڑی کی جانب سے سب سے طویل اننگز کا اعزاز تو انہوں نے حاصل کرہی لیا جو اس

سے قبل بھارت کے ظہیر خان کے پاس تھا ان دونوں سے قبل ٹاپ آرڈر کی نسبتاً بہتر کارکردگی اور بعدازاں ان فارم مارلون سیموئلز کے 76 رنز نے ویسٹ انڈیز کو مناسب مقام پر پہنچایا لیکن یکے بعد دیگرے وکٹیں گر جانے کے بعد

کیریبین ٹیم کی اننگز 300 رنز سے قبل ختم ہوتی دکھائی دے رہی تھی لیکن دنیش رام دین اور ٹینو بیسٹ کی 143 رنز کی شراکت داری نے انگلش بالرز کے چھکے چھڑا دیے یہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں گیارہویں پوزیشن پر دوسری بہترین رفاقت ہے سب سے بڑی شراکت داری کا ریکارڈ نیوزی لینڈ کے برائن ہیسٹنگز اور رچرڈ کولنج کے پاس ہے جنہوں نے فروری 1973 میں پاکستان کے خلاف آکلینڈ ٹیسٹ میں آخری وکٹ پر 151 رنز جوڑ کر پاکستان کے 402 رنز کا بھرپور جواب دیا تھا اکتوبر 1997 میں راولپنڈی میں پاکستان کے اظہر محمود اور مشتاق احمد نے جنوبی افریقہ کے

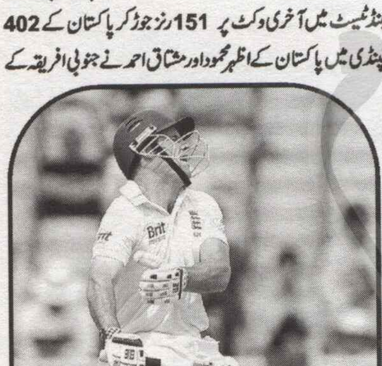

خلاف اتنے ہی رنز کی رفاقت قائم کرکے اس ریکارڈ کو برابر کیا تھا تاہم اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ جتنی مزیدار شراکت داری ٹینو بیسٹ اور دنیش رام دین کی تھی وہ کسی کی نہیں ہوگی انگلینڈ کی جانب سے گراہم اونینز نے 4 اور ٹم بریسنن اور اسٹیون فن نے 3، 3 وکٹیں حاصل کیں جواب میں انگلینڈ کا جواب ویسا نہ تھا ابتدا ہی میں ایلسٹر کک کی وکٹ گنوانے کے بعد وہ 50 رنز سے پہلے جوناتھن ٹراٹ اور اینڈریو اسٹراؤس کی قیمتی وکٹیں بھی گنوا بیٹھا اس موقع پر کیون پیٹرسن اور این بیل نے 137 رنز کی رفاقت قائم کی اور میچ کو ہاتھ سے نکلنے سے بچایا کیون پیٹرسن نے روایتی تیز انداز میں 81 گیندوں پر ایک چھکے اور 11 چوکوں کی مدد سے 78 رنز بنائے جبکہ چوتھے روز کے کھیل کے اختتام پر این بیل 76 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے انگلینڈ کا اسکور 221 رنز پانچ کھلاڑی آؤٹ رہا اور آخری روز مزید دلچسپ کرکٹ کی توقع تھی لیکن بارش نے ایک اور دن ضائع کردیا بہترین بلے بازی کے علاوہ ٹینو بیسٹ نے اپنی بالنگ کے بھی جوہر دکھائے اور 37 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں ایک، ایک وکٹ روی رامپال، ڈیرن سیمی اور سیموئلز کو بھی ملی ٹینو بیسٹ کو 95 رنز اور 2 وکٹوں پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جبکہ انگلینڈ کے لیے سیریز کے بہترین کھلاڑی کپتان اینڈریو اسٹراؤس اور ویسٹ انڈیز کے لیے مارلون سیموئلز رہے یوں وزڈن ٹرافی تو انگلینڈ کے پاس ہی رہی اور ٹیسٹ کی عالمی درجہ بندی میں اس کی سرفہرست پوزیشن کو لاحق ایک اور خطرہ ٹل گیا لیکن ایک کمزور حریف کو کچلنے کے بعد اینڈریو اسٹراؤس کا اگلا امتحان عالمی نمبر دو جنوبی افریقہ کے خلاف ہوگا جہاں انگلینڈ کے پاس غلطی کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ ذرا سی بھی چوک انہیں عالمی نمبر ایک سے محروم کرسکتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انگلینڈ نے وزڈن ٹرافی جیت کر نمبر ایک پوزیشن بچالی......

انگلینڈ نے بالنگ کے شعبے میں اپنی بھرپور برتری ثابت کرتے ہوئے ویسٹ انڈین ٹاپ آرڈر کی کمزوریوں کو عیاں کر کے رکھ دیا اور یوں مسلسل ساتویں ہوم سیریز جیت کر اپنی عالمی نمبر ایک پوزیشن بچالی۔ انگلش سرزمین پر ٹیم کی مسلسل فتوحات کے بعد ایسا لگتا ہے کہ گھر کے شیر کا خطاب سات سمندر کا سفر کرنے کے بعد اس کے پاس پہنچنے والا ہے۔ بہرحال، فتح میں ٹم بریسنن کی عمدہ گیند بازی کے ساتھ اینڈریو اسٹراؤس کی پہلی اننگز کی شاندار سنچری نے اہم

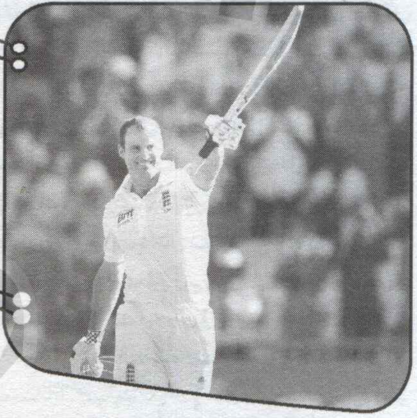

کردار ادا کیا اور میچ کے چوتھے روز 108 رنز کا ہدف صرف ایک وکٹ کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ ٹم بریسنن کا شاندار ریکارڈ جاری رہا کہ انہوں نے جتنے ٹیسٹ میچز میں شرکت کی وہ تمام انگلستان نے جیتے، 8 وکٹیں حاصل کرنے پر انہیں میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ انگلینڈ نے آخری مرتبہ 2008 میں جنوبی افریقہ کے خلاف ہوم سیریز میں شکست کھائی تھی اور اس کے بعد تک تمام سیریز میں فتوحات سمیٹی ہے۔ اور اب اس ریکارڈ کو خطرہ بھی جنوبی افریقہ کے ہاتھوں ہی لاحق ہے جو تین ٹیسٹ میچز کی سیریز کھیلنے کے لیے سرزمینِ انگلستان پر موجود ہے اور نہ صرف یہ کہ سیریز جیت کے انگلش فتوحات پر بریک لگا سکتا ہے بلکہ انگلینڈ کو عالمی درجہ بندی میں سرفہرست پوزیشن سے بھی ہٹا سکتا ہے۔ بہرحال، ٹرینٹ برج، ناٹنگھم میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور ایک مرتبہ پھر اس کا ٹاپ آرڈر دغا دے گیا۔ ایڈرین باراتھ صفر کی ہزیمت کا شکار ہوئے اور 63 کے مجموعے تک پہنچتے پہنچتے اولین چار وکٹیں جیمز اینڈرسن اور اسٹورٹ براڈ کے ہتھے چڑھ چکی تھیں۔ عالمی نمبر ایک بلے باز چندرپال، جو گزشتہ میچ میں مزاحمت کی واحد مثال رہے، نے مارلون سیموئلز کے ساتھ مل کر اننگز سنبھالنے کی کوشش کی لیکن 46 کے انفرادی اسکور پر ان کے آؤٹ ہونے کے بعد معاملہ تک ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں سے نکلتا دکھائی دیا جب محض 136 کے مجموعے پر دنیش رام دین بھی پویلین لوٹ گئے۔ اب ویسٹ انڈیز 6 وکٹیں گنوا چکا تھا۔ اس موقع پر کپتان ڈیرن سیمی اور مارلون سیموئلز نے ناقابل یقین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساتویں وکٹ پر 204 رنز کی شاندار شراکت داری قائم کی۔ ڈیرن سیمی نے روایتی تیز رفتار انداز میں بلے بازی کی اور 156 گیندوں پر 17 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے کیریئر کی پہلی سنچری بنائی جبکہ دوسرے اینڈ پر تجربہ کار مارلون سیموئلز نے 261 گیندوں پر 16 چوکوں کی مدد سے 117 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی اور ویسٹ انڈیز کو مکمل تباہی سے بچالیا۔ لیکن سیمی کی وکٹ گرتے ہی سیموئلز بھی پویلین لوٹ گئے اور آنے والے بلے باز کچھ زیادہ رنز کا اضافہ نہ کر پائے اور پہلی اننگز 370 رنز پر تمام ہوئی۔ انگلینڈ کی جانب سے ٹم بریسنن نے سب سے زیادہ 4 اور اینڈرسن، براڈ اور گریم سوان نے 2، 2 وکٹیں حاصل کیں۔ ایسا لگتا تھا کہ ویسٹ انڈیز میچ میں مکمل انداز میں واپس آچکا ہے لیکن گیند بازوں کا امتحان ابھی باقی تھا۔ جو انگلستان کی مضبوط بالنگ لائن اپ کے سامنے ناکام ثابت ہوئے خصوصاً کپتان اینڈریو اسٹراؤس اور کیون پیٹرسن نے ان کے حوصلوں کو کافی گرادیا۔ جنہوں نے تیسری وکٹ پر 144 رنز جوڑے۔ کیون پیٹرسن نے 114 گیندوں پر ایک چھکے اور 11 چوکوں کی مدد سے 80 رنز بنائے جبکہ دوسرے اینڈ پر اینڈریو اسٹراؤس نے اپنے کیریئر کی 21 ویں سنچری بنائی، جو مسلسل دوسرے مقابلے میں ان کی تہرے ہندسے کی اننگز تھی۔ وہ 22 چوکوں کی مدد سے 303 گیندوں پر 141 رنز بنا کر اس وقت آؤٹ ہوئے جب انگلستان ویسٹ انڈیز کے 370 رنز تک پہنچنے سے محض 7 قدم کے فاصلے پر تھا۔ ان کے آؤٹ ہونے کے بعد انگلستان نے آخری تین وکٹوں پر بھی 65 رنز جوڑ ڈالے اور ویسٹ انڈیز پر 58 رنز کی حوصلہ افزا برتری حاصل کر لی۔ روی رامپال 3 اور کیمار روچ، ڈیرن سیمی اور مارلون سیموئلز 2، 2 وکٹوں کے ساتھ نمایاں گیند باز رہے جبکہ شین شلنگفرڈ نے ایک وکٹ حاصل کی۔ اب میچ کا سب سے اہم مرحلہ آچکا تھا، اور مہمان ٹیم کو مقابلے میں موجود رکھنے کا انحصار ابتدائی بلے بازوں پر تھا، جو ابھی تک سیریز میں کوئی قابل ذکر کارکردگی پیش نہ کر پائے تھے۔ لیکن اس مرتبہ حال تو پہلی اننگز سے برا رہا۔ جیمز اینڈرسن نے اپنے دوسرے اور تیسرے اوول میں دونوں اوپنرز کو ٹھکانے لگا کر انگلستان کی فتح پر مہر ثبت کر دی۔ اور بعد ازاں سوائے پہلی اننگز کے سنچورین مارلون سیموئلز کے کوئی بلے باز قابل ذکر مزاحمت نہ کر پایا۔ اینڈرسن اور بریسنن کا مقابلہ ان کے بس کی بات ہی نہ لگتا تھا اور سیموئلز کے 76 رنز کے باوجود پوری ٹیم 165 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ دونوں گیند بازوں نے 4، 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک، ایک وکٹ براڈ اور سوان کو ملی۔ یوں میچ میں بریسنن کی وکٹوں کی تعداد 8 ہو گئی۔ محض 108 رنز کے ہدف کا تعاقب انگلستان نے بہت اطمینان کے ساتھ کیا اور 31 ویں اوور میں صرف ایک وکٹ کے نقصان پر ہدف کو جالیا۔ گرنے والی واحد وکٹ کپتان اینڈریو اسٹراؤس کی تھی جنہوں نے پہلی وکٹ پر ایلسٹر کک کے ساتھ 89 رنز کی شراکت داری قائم کی اور 45 رنز بنانے کے بعد سیموئلز کی وکٹ بنے۔ کک 43 اور جوناتھن ٹراٹ 17 رنز پر ناقابل شکست رہے۔ ٹم بریسنن کو شاندار بالنگ پر میچ کا بہترین بالر قرار دیا گیا۔

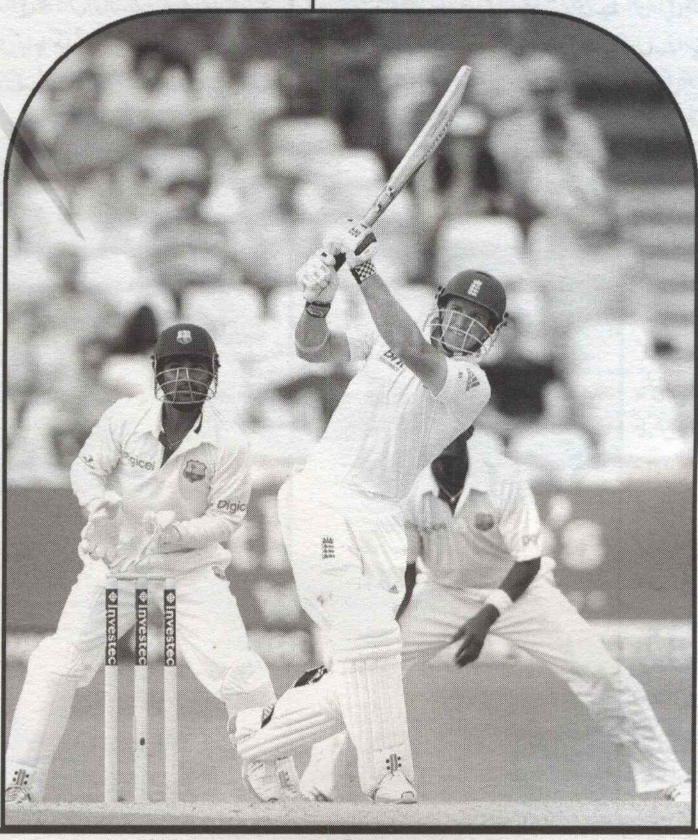

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکستان کی تاریخ کا عظیم ترین بلے باز جاوید میانداد......

پاکستان کے پہلے کپتان عبدالحفیظ کاردار نے جب 70 کی دہائی میں کراچی کے اس نوجوان کو دیکھا تو ان کی زمانہ شناس نظر دیکھتے ہی اس جوہرِ قابل کو پہچان گئی اور انہوں سے اسی وقت نوجوان کو دہائی کی سب سے بڑی دریافت قرار دیا اور جاوید میانداد نے نیوزی لینڈ کے خلاف اپنی پہلی سیریز میں ہی اپنی صلاحیتوں سے کاردار کو درست ثابت کر دکھایا۔ 1976 میں کھیلی گئی ہوم سیریز کی پہلی ہی اننگز میں 163 رنز اور تیسرے ٹیسٹ میں 206 اور 85 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر جاوید نے دنیائے کرکٹ میں اپنی آمد کا اعلان کیا اور پھر دوبارہ کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ جاوید میانداد پاکستان کرکٹ کا ایسا باب ہیں، جن کے بغیر قومی تاریخ بالکل ادھوری رہ جائے گی کیونکہ قومی کرکٹ کے چند یادگار ترین لمحات میں وہ مرکزی کردار تھے۔ چاہے وہ 1986 کا شارجہ کا چھکا ہو یا عالمی کپ 1992 کے سیمی فائنل اور فائنل۔ ان مقابلوں کو بھلا کون سا پاکستانی بھول سکتا ہے، جنہوں نے براہ راست نہ بھی دیکھا ہو، ان مقابلوں کے بارے میں اتنا دیکھ، پڑھ اور سن چکا ہے کہ اسے من و عن یہ مقابلے یاد ہوں گے۔ 12 جون کو اسی بلے باز نے کراچی میں اپنی 55 ویں سالگرہ منائی۔ شارجہ کا چھکا تو گویا ضرب المثل ہے جس نے میانداد کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا اور ایک روزہ کرکٹ کو تاریخ کے یادگار ترین لمحات میں سے ایک عطا کیا۔ 1986 میں آسٹریلیشیا کپ کے فائنل میں جب پاکستان کو آخری گیند پر چار رنز درکار تھے، میانداد نے چیتن شرما کی فل ٹاس گیند پر چھکا رسید کر کے نہ صرف پاکستان کو پہلا ایک روزہ ٹورنامنٹ مقابلہ جتوایا بلکہ اس ایک چھکے سے ان پر دھن آسمان سے برسا۔ ایک مرسڈیز گاڑی سے لے کر 80 ہزار ڈالرز مالیت کے ہیرے کے کڑے تک، ان پر عنایات کی بارش ہوگئی۔ اسی پر پاکستان کی مشہور اداکارہ بشریٰ انصاری نے پاکستان ٹیلی وژن کے مشہور پروگرام شو ٹائم کے لیے ایک پیروڈی گانا گایا تھا اک چھکے کے جاوید کو۔ بہرحال بھارت کو یہ چھکا اتنا بھاری پڑا کہ اس کے بعد عرصے تک وہ روایتی حریف پاکستان

ٹیسٹ	اننگز	رنز	بہترین اننگز	اوسط	سنچریاں	نصف سنچریاں
124	189	8832	280*	52.57	23	43

کو شکست دینے میں کامیاب نہ ہو پایا، خصوصاً شارجہ میں تو پاکستان نے وہ نفسیاتی برتری حاصل کی کہ اس کے سحر سے نکلنے میں بھارت کو دہائیاں لگ گئیں۔ معروف ویب سائٹ کرک انفو نے کرکٹ کے 50 جادوئی لمحات میں میانداد کے اس چھکے کو شامل کیا ہے۔ بیٹنگ کے روایتی کلاسیکل انداز کے برعکس میانداد میں کچھ مختلف تھا، ان کے بیشتر شاٹس ایسے تھے جنہیں ٹیکسٹ بک شاٹ نہیں کہا جا سکتا، خصوصاً ریورس سویپ میں مہارت رکھنے والے وہ اولین بلے بازوں میں سے ایک تھے۔ نہ ہی پاکستان کے لیے، انضمام الحق کے علاوہ، کسی بلے باز نے اتنے رنز بنائے اور نہ ہی کوئی اتنے میچ جتوانے میں کامیاب ہوا جتنے کہ جاوید کی کارکردگی کی بدولت پاکستان کی جھولی میں گرے۔ لیکن ایک چیز جو انہیں انضمام پر بڑی برتری دیتی ہے وہ رننگ کرنے کی صلاحیت تھی اور جاوید میانداد کو وکٹوں کے درمیان تیز رننگ کا موجد سمجھا جاتا ہے۔ وہ پاکستان کرکٹ ٹیم کے اس زمانے کے رکن تھے جب پاکستان ٹیسٹ کرکٹ میں عالمی نمبر ایک تھا۔ جاوید نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کی تاریخ کے چند بہترین بلے بازوں میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ وہ کرکٹ کی تاریخ کے محض دوسرے بلے باز ہیں جن کا ٹیسٹ اوسط پورے کیریئر میں 50 سے نیچے نہیں آیا۔ گیند بازوں میں یہاں تک مشہور تھا کہ میانداد کو آٹ کرنے کے لیے ایک ہی گیند پر تینوں وکٹیں گرانا ضروری ہے۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ بالرز میں میانداد کا کیا مقام تھا؟ خود ان کے کیریئر کے اعداد و شمار بھی ظاہر کرتے ہیں۔ 124 مقابلوں میں 52.57 کے اوسط سے 8832 رنز بنانے والے جاوید میانداد کے کیریئر میں 23 سنچریاں اور 43 نصف سنچریاں بھی شامل تھیں۔ انضمام الحق کے کیریئر رنز کی تعداد 8830 تھی، یوں جاوید میانداد آج بھی پاکستان کی جانب سے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز ہیں اور کوئی بلے باز مستقبل قریب میں ان کے اس ریکارڈ کو توڑتا نہیں دکھائی دیتا۔

ٹیسٹ میں ان کی 23 سنچریوں میں چھ ایسی تھیں جو ڈبل سنچریاں تھیں جبکہ ایک تقریباً ٹرپل سنچری تھی جو اس وقت کے کپتان عمران خان کے اننگز ڈکلیئر کے حیران کن فیصلے کی وجہ سے نہ بن سکی۔ جنوری 1983 میں حیدرآباد کے نیاز اسٹیڈیم میں بھارت کے خلاف میچ کی پہلی اننگز میں وہ 280 رنز پر ناٹ آٹ تھے کہ 581 رنز پر اننگز ڈکلیئر کرنے کا اعلان کر دیا۔ عمران خان کا یہ فیصلہ نہ صرف خود جاوید اور ٹیم کے دیگر اراکین بلکہ دنیا بھر کے لیے حیران کن تھا لیکن میانداد کو ٹرپل سنچری کی حسرت دل میں لیے میدان سے لوٹنا پڑا اور وہ کبھی اس سنگ میل کو عبور نہ کر سکے۔ اس اننگز کے علاوہ میانداد کی مشہور ترین ڈبل سنچریوں میں اگست 1987 کی اوول ٹیسٹ میں بنائی گئی ڈبل سنچری کو بھی خاص مقام حاصل ہے۔ 260 رنز کی یہ اننگز 521 گیندوں پر مشتمل تھی جس میں میانداد نے 28 چوکے اور ایک چھکا لگایا اور پاکستان کو 708 رنز کا ہمالیہ ترتیب دینے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ گو کہ ناقدین جاوید میانداد کی بیرون ملک اہلیت خصوصاً ویسٹ انڈیز کے خلاف ان کے کم رنز اوسط کو بہت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں لیکن شاید وہ اپریل 1988 کی گیانا ٹیسٹ میں بنائی گئی تاریخی سنچری بھول جاتے ہیں جس کی بدولت پاکستان نے ناقابل شکست سمجھے جانے والے ویسٹ انڈیز کو اسی کی سرزمین پر تاریخی شکست سے دوچار کیا۔ ویسٹ انڈیز کی یہ ہار اس لیے تاریخی اہمیت کی حامل تھی کیونکہ 10 سالوں میں ویسٹ انڈیز کی ہوم گراؤنڈ پر یہ پہلی شکست تھی اور اس کا سہرا میانداد کی بلے بازی اور عمران خان کی گیند بازی کو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرینیڈاڈ میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میانداد کی سنچری نے پاکستان کو فتح کے کنارے تک پہنچا دیا تھا لیکن وکٹیں گرنے نے سارا منصوبہ تلپٹ کر دیا اور پاکستان بمشکل ایک وکٹ بچنے کی وجہ سے مقابلہ ڈرا کر پایا۔ بہرحال، ویسٹ انڈین سرزمین پر ان کی یہ کارکردگی ان کی عظمت کی واضح دلیل ہے۔ جاوید میانداد نہ صرف یہ کہ پرلے درجے کے حاضر دماغ و شاطر بلے باز تھے بلکہ ویوین رچرڈز کی طرح گیند باز کو کبھی

ایک روزہ	اننگز	رنز	بہترین اننگز	اوسط	سنچریاں	نصف سنچریاں
233	218	7381	119*	41.70	8	50

خود پر حاوی نہ ہونے دیتے۔ یہ بات رچرڈ ہیڈلی تو بہت اچھے طریقے سے جانتے ہوں گے، جو جاوید کے بلے سے اپنا سر تربوز کی طرح کھلوا دیتے، اگر امپائر درمیان میں نہ ہوتے۔ اس کے علاوہ ان کے عتاب کا شکار بھارت کے کرن مورے بھی بنے، جن کو اپنی چیں چیں کرنے کی عادت کے باعث میانداد کے ہاتھوں عالمی کپ 92 میں سخت تذلیل اٹھانا پڑی جب انہوں نے امپائر سے شکایت کرنے کے بعد ان کے بار ہا اپیل کرنے کے انداز کی نقل اتاری۔ بلے بازی کے دوران میانداد کی حکمت عملی مثبت اور جارحانہ ہوتی تھی، اور صورتحال جس قدر سخت ہوتی وہ اس چیلنج کا اتنا ہی لطف اٹھاتے۔ ان کا جوش و ولولہ صرف انہی تک محدود نہ ہوتا بلکہ بقول شخصے یہ متعدی ہوتا تھا اور چھوت کی طرح پوری ٹیم اس میں مبتلا ہو جاتی تھی۔ اسی لیے میانداد انفرادی نہیں بلکہ بہترین اجتماعی کھلاڑی سمجھے جاتے تھے۔ جان رائٹ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ جاوید میانداد کے لیے بیٹنگ کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کمرے میں صوفے پر بیٹھنا۔ انہوں نے ریکارڈ 6 عالمی کپ ٹورنامنٹس میں شرکت کی جس میں 1992 کا وہ تاریخی ورلڈ کپ بھی شامل ہے جس میں سیمی فائنل میں میانداد کی یادگار اننگز کی بدولت پاکستان فائنل تک پہنچا اور پھر عالمی چیمپئن بنا۔ اس ٹورنامنٹ میں میانداد نے بڑھتی عمر اور کمر کی تکلیف کے باوجود رہنما کا کردار ادا کیا اور 6 نصف سنچریوں کے ساتھ ٹیم کی فتوحات میں کلیدی رہے۔ 1996 کے عالمی کپ کوارٹر فائنل میں شکست کے ساتھ ہی ان کا بین الاقوامی کیریئر اپنے اختتام کو پہنچا۔

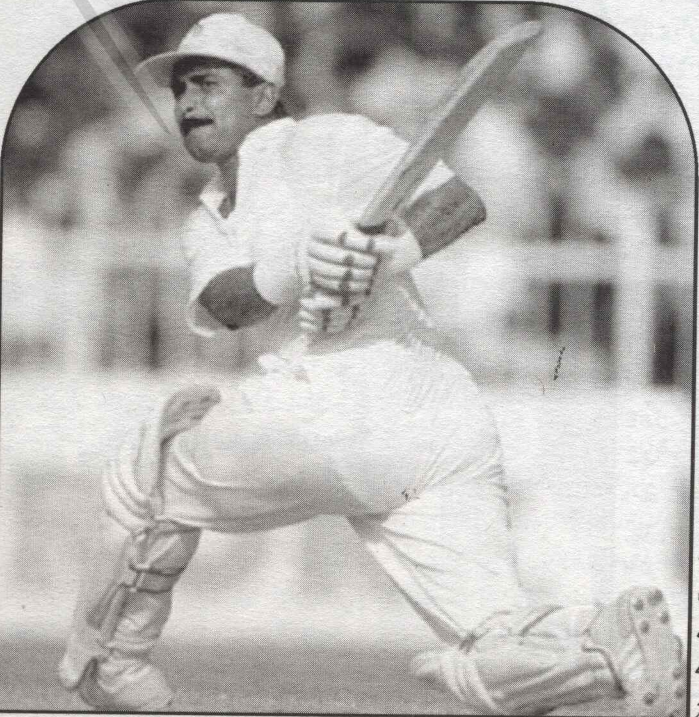

بعد ازاں وہ مختلف مواقع پر ٹیم کے کوچ بھی رہے اور چند یادگار فتوحات میں ٹیم انتظامیہ کے رکن تھے، جن میں 1999 کے چنئی کے تاریخی ٹیسٹ کی پاکستان کی روایتی حریف بھارت پر فتح بھی شامل ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

The Wisder Trophy - 2nd Test

England v West Indies

England won by 9 wickets

Test no. 2044 | 2012 season
Played at Trent Bridge, Nottingham
25,26,27,28 May 2012 (5-day match)

West Indies 1st innings		R	M	B	4s	6s	SR
AB Barath	c Anderson b Broad	0	14	13	0	0	0.00
KOA Powell	c Anderson b Broad	33	81	49	7	0	67.34
KA Edwards	b Anderson	7	20	19	1	0	36.84
DM Bravo	c Swann b Anderson	3	25	18	0	0	16.66
S Chanderpaul	lbw b Swann	46	130	86	9	0	53.48
MN Samuels	c Anderson b Bresnan	117	346	261	15	0	44.82
D Ramdin†	b Bresnan	1	11	9	0	0	11.11
DJG Sammy*	c Pietersen b Bresnan	106	211	156	17	1	67.94
KAJ Roach	c Strauss b Bresnan	7	30	18	1	0	38.88
S Shillingford	st †Prior b Swann	16	33	21	2	0	76.19
R Rampaul	not out	6	11	7	1	0	85.71
Extras	(b 8, lb 18, w 1, nb 1)	28					
Total	(all out; 109.2 overs; 463 mins)	370	(3.38 runs per over)				

Fall of wickets 1-9 (Barath, 3.2 ov), 2-26 (Edwards, 8.3 ov), 3-42 (Bravo, 14.3 ov), 4-63 (Powell, 18.2 ov), 5-125 (Chanderpaul, 45.3 ov), 6-136 (Ramdin, 48.3 ov), 7-340 (Sammy, 100.5 ov), 8-341 (Samuels, 102.2 ov), 9-360 (Roach, 106.5 ov), 10-370 (Shillingford, 109.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	30	12	73	2	2.43	
SCJ Broad	27	4	81	2	3.00	(1nb)
TT Bresnan	27	4	104	4	3.85	(1w)
GP Swann	20.2	4	62	2	3.04	
IJL Trott	5	0	24	0	4.80	

England 1st innings		R	M	B	4s	6s	SR
AJ Strauss*	c †Ramdin b Sammy	141	434	303	22	0	46.53
AN Cook	c †Ramdin b Rampaul	24	71	59	4	0	40.67
IJL Trott	lbw b Rampaul	35	72	54	7	0	64.81
KP Pietersen	lbw b Rampaul	80	135	114	11	1	70.17
IR Bell	lbw b Roach	22	41	32	3	0	68.75
JM Bairstow	c Chanderpaul b Roach	4	25	17	0	0	23.52
MJ Prior†	b Sammy	16	24	20	2	0	80.00
TT Bresnan	not out	39	153	93	5	0	41.93
SCJ Broad	c Sammy b Shillingford	25	58	47	3	0	53.19
GP Swann	c Sammy b Samuels	1	11	5	0	0	20.00
JM Anderson	lbw b Samuels	0	17	12	0	0	0.00
Extras	(b 9, lb 10, w 4, nb 18)	41					
Total	(all out; 123.4 overs; 532 mins)	428	(3.46 runs per over)				

Fall of wickets 1-43 (Cook, 17.4 ov), 2-123 (Trott, 34.4 ov), 3-267 (Pietersen, 70.2 ov), 4-300 (Bell, 80.4 ov), 5-308 (Bairstow, 86.1 ov), 6-336 (Prior, 91.1 ov), 7-363 (Strauss, 103.6 ov), 8-416 (Broad, 118.6 ov), 9-426 (Swann, 121.2 ov), 10-428 (Anderson, 123.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
KAJ Roach	25	1	90	2	3.60	(11nb, 1w)
R Rampaul	32	8	75	3	2.34	(2nb, 2w)
DJG Sammy	34	3	120	2	3.52	(1nb, 1w)
S Shillingford	26	4	110	1	4.23	
MN Samuels	6.4	2	14	2	2.10	

West Indies 2nd innings		R	M	B	4s	6s	SR
AB Barath	lbw b Anderson	7	20	16	1	0	43.75
KOA Powell	b Anderson	1	9	4	0	0	25.00
DM Bravo	lbw b Bresnan	22	69	43	4	0	51.16
S Chanderpaul	c Trott b Broad	11	22	15	2	0	73.33
MN Samuels	not out	76	234	160	9	2	47.50
D Ramdin†	lbw b Bresnan	6	37	23	1	0	26.08
KA Edwards	lbw b Bresnan	0	2	2	0	0	0.00
DJG Sammy*	lbw b Bresnan	25	73	49	3	0	51.02
KAJ Roach	lbw b Anderson	14	41	22	3	0	63.63
S Shillingford	c Anderson b Swann	0	26	22	0	0	0.00
R Rampaul	c Bresnan b Anderson	0	9	5	0	0	0.00
Extras	(b 1, lb 2)	3					
Total	(all out; 60.1 overs; 279 mins)	165	(2.74 runs per over)				

Fall of wickets 1-5 (Powell, 2.1 ov), 2-14 (Barath, 4.2 ov), 3-31 (Chanderpaul, 9.1 ov), 4-45 (Bravo, 16.5 ov), 5-61 (Ramdin, 24.4 ov), 6-61 (Edwards, 24.6 ov), 7-110 (Sammy, 41.4 ov), 8-139 (Roach, 50.4 ov), 9-148 (Shillingford, 57.3 ov), 10-165 (Rampaul, 60.1 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ
JM Anderson	20.1	6	43	4	2.13
SCJ Broad	17	5	58	1	3.41
GP Swann	6	1	24	1	4.00
TT Bresnan	17	5	37	4	2.17

England 2nd innings (target: 108 runs)		R	M	B	4s	6s	SR
AJ Strauss*	c Bravo b Samuels	45	91	72	7	0	62.50
AN Cook	not out	43	112	86	3	0	50.00
IJL Trott	not out	17	20	27	2	0	62.96
Extras	(b 5, nb 1)	6					
Total	(1 wicket; 30.4 overs; 112 mins)	111	(3.61 runs per over)				

Did not bat KP Pietersen, IR Bell, JM Bairstow, MJ Prior†, TT Bresnan, SCJ Broad, GP Swann, JM Anderson

Fall of wickets 1-89 (Strauss, 24.1 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
KAJ Roach	5	2	16	0	3.20	
R Rampaul	6	2	12	0	2.00	
DJG Sammy	6	0	32	0	5.33	
MN Samuels	5.4	0	18	1	3.17	
S Shillingford	8	1	28	0	3.50	(1nb)

Match details

Toss West Indies, who chose to bat
Series England led the 3-match series 2-0

Player of the match TT Bresnan (England)

Umpires Aleem Dar (Pakistan) and Asad Rauf (Pakistan)
TV umpire M Erasmus (South Africa)
Match referee RS Mahanama (Sri Lanka)
Reserve umpire NA Mallender

Close of play
Fri, 25 May - day 1 - West Indies 1st innings 304/6 (MN Samuels 107*, DJG Sammy 88*, 90 ov)
Sat, 26 May - day 2 - England 1st innings 259/2 (AJ Strauss 102*, KP Pietersen 72*, 68 ov)
Sun, 27 May - day 3 - West Indies 2nd innings 61/6 (MN Samuels 13*, DJG Sammy 0*, 26 ov)
Mon, 28 May - day 4 - England 2nd innings 111/1 (30.4 ov) - end of match

Match notes

- **Day 1:**
- West Indies 1st innings
- Drinks: West Indies - 42/3 in 14.3 overs (KOA Powell 28)
- West Indies: 50 runs in 15.4 overs (94 balls), Extras 8
- Over 19.2: Review by West Indies (Batting), Umpire - Asad Rauf, Batsman - MN Samuels (Upheld)
- Lunch: West Indies - 84/4 in 27.0 overs (S Chanderpaul 19, MN Samuels 14)
- West Indies: 100 runs in 39.1 overs (235 balls), Extras 8
- 5th Wicket: 50 runs in 152 balls (S Chanderpaul 25, MN Samuels 28, Ex 0)

The Wisden Trophy - 1st Test

England v West Indies

England won by 5 wickets

Test no. 2043 | 2012 season
Played at Lord's, London
17,18,19,20,21 May 2012 (5-day match)

West Indies 1st innings		R	M	B	4s	6s	SR
AB Barath	c Anderson b Broad	42	136	101	9	0	41.58
KOA Powell	b Anderson	5	36	29	1	0	17.24
KA Edwards	lbw b Anderson	1	26	14	0	0	7.14
DM Bravo	run out (Bell/†Prior/Swann)	29	105	74	4	0	39.18
S Chanderpaul	not out	87	242	175	12	0	49.71
MN Samuels	c Bairstow b Broad	31	110	84	4	0	36.90
D Ramdin†	c Strauss b Broad	6	6	5	1	0	120.00
DJG Sammy*	c Bresnan b Broad	17	50	36	3	0	47.22
KAJ Roach	c & b Broad	6	15	7	1	0	85.71
FH Edwards	c †Prior b Broad	2	19	16	0	0	12.50
ST Gabriel	c Swann b Broad	0	1	1	0	0	0.00
Extras	(b 6, lb 8, nb 3)	17					
Total	(all out; 89.5 overs; 381 mins)	243	(2.70 runs per over)				

Fall of wickets 1-13 (Powell, 8.5 ov), 2-32 (KA Edwards, 14.5 ov), 3-86 (Barath, 31.6 ov), 4-100 (Bravo, 39.6 ov), 5-181 (Samuels, 67.4 ov), 6-187 (Ramdin, 69.3 ov), 7-219 (Sammy, 81.6 ov), 8-231 (Roach, 85.1 ov), 9-243 (FH Edwards, 89.4 ov), 10-243 (Gabriel, 89.5 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	25	8	59	2	2.36	
SCJ Broad	24.5	6	72	7	2.89	(3nb)
TT Bresnan	20	7	39	0	1.95	
GP Swann	18	5	52	0	2.88	
IJL Trott	2	0	7	0	3.50	

England 1st innings		R	M	B	4s	6s	SR
AJ Strauss*	c †Ramdin b Roach	122	382	258	19	0	47.28
AN Cook	b Roach	26	57	42	4	0	61.90
IJL Trott	c †Ramdin b Sammy	58	226	134	6	0	43.28
KP Pietersen	c †Ramdin b Samuels	32	61	51	5	0	62.74
IR Bell	c Powell b Gabriel	61	184	105	4	0	58.09
JM Bairstow	lbw b Roach	16	32	27	3	0	59.25
MJ Prior†	b Gabriel	19	33	18	2	0	105.55
TT Bresnan	c †Ramdin b Sammy	0	6	6	0	0	0.00
SCJ Broad	b FH Edwards	10	32	22	1	0	45.45
GP Swann	b Gabriel	30	33	25	6	0	120.00
JM Anderson	not out	0	7	5	0	0	0.00
Extras	(b 9, lb 3, nb 12)	24					
Total	(all out; 113.3 overs; 533 mins)	398	(3.50 runs per over)				

Fall of wickets 1-47 (Cook, 11.5 ov), 2-194 (Trott, 63.3 ov), 3-244 (Pietersen, 76.5 ov), 4-266 (Strauss, 83.3 ov), 5-292 (Bairstow, 89.5 ov), 6-320 (Prior, 96.1 ov), 7-323 (Bresnan, 97.4 ov), 8-342 (Broad, 104.3 ov), 9-397 (Swann, 111.6 ov), 10-398 (Bell, 113.3 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
FH Edwards	25	1	88	1	3.52	(3nb)
KAJ Roach	25	3	108	3	4.32	(8nb)
ST Gabriel	21.3	2	60	3	2.79	
DJG Sammy	28	1	92	2	3.28	(1nb)
MN Samuels	14	3	38	1	2.71	

West Indies 2nd innings		R	M	B	4s	6s	SR
AB Barath	c †Prior b Bresnan	24	56	42	4	0	57.14
KOA Powell	c Bell b Broad	8	61	38	1	0	21.05
KA Edwards	run out (Bairstow)	0	8	4	0	0	0.00
DM Bravo	b Swann	21	70	57	3	0	36.84
S Chanderpaul	lbw b Swann	91	383	250	10	0	36.40
MN Samuels	c Swann b Broad	86	230	172	12	0	50.00
D Ramdin†	b Anderson	43	171	104	3	0	41.34
DJG Sammy*	c †Prior b Broad	37	44	47	5	0	78.72
KAJ Roach	c Bell b Broad	4	9	11	1	0	36.36
FH Edwards	not out	10	66	35	0	0	28.57
ST Gabriel	b Swann	13	36	26	2	0	50.00
Extras	(lb 7, nb 1)	8					
Total	(all out; 130.5 overs; 575 mins)	345	(2.63 runs per over)				

Fall of wickets 1-36 (Barath, 12.5 ov), 2-36 (Powell, 13.3 ov), 3-36 (KA Edwards, 14.1 ov), 4-65 (Bravo, 31.1 ov), 5-222 (Samuels, 85.3 ov), 6-261 (Chanderpaul, 105.1 ov), 7-307 (Sammy, 115.4 ov), 8-313 (Roach, 117.5 ov), 9-325 (Ramdin, 122.4 ov), 10-345 (Gabriel, 130.5 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	36	11	67	1	1.86	
SCJ Broad	34	6	93	4	2.73	(1nb)
TT Bresnan	36	11	105	1	2.91	
GP Swann	18.5	4	59	3	3.13	
IJL Trott	6	0	14	0	2.33	

England 2nd innings (target: 191 runs)		R	M	B	4s	6s	SR
AJ Strauss*	c Powell b Roach	1	5	7	0	0	14.28
AN Cook	c KA Edwards b Sammy	79	197	127	10	0	62.20
JM Anderson	c †Ramdin b Roach	6	11	5	1	0	120.00
IJL Trott	c Sammy b Roach	13	27	21	3	0	61.90
KP Pietersen	c †Ramdin b Gabriel	13	26	22	1	0	59.09
IR Bell	not out	63	127	103	5	0	61.16
JM Bairstow	not out	0	4	3	0	0	0.00
Extras	(b 4, lb 3, nb 11)	18					
Total	(5 wickets; 46.1 overs; 202 mins)	193	(4.18 runs per over)				

Did not bat MJ Prior†, TT Bresnan, SCJ Broad, GP Swann

Fall of wickets 1-1 (Strauss, 1.7 ov), 2-10 (Anderson, 3.1 ov), 3-29 (Trott, 9.2 ov), 4-57 (Pietersen, 14.4 ov), 5-189 (Cook, 45.3 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
FH Edwards	8	0	24	0	3.00	(1nb)
KAJ Roach	13	2	60	3	4.61	(10nb)
ST Gabriel	5	1	26	1	5.20	
DJG Sammy	10	1	25	1	2.50	
MN Samuels	10.1	0	51	0	5.01	

Match details

Toss England, who chose to field
Series England led the 3-match series 1-0

Test debuts JM Bairstow (England); ST Gabriel (West Indies)
Player of the match SCJ Broad (England)

Umpires Aleem Dar (Pakistan) and M Erasmus (South Africa)
TV umpire Asad Rauf (Pakistan)
Match referee RS Mahanama (Sri Lanka)
Reserve umpire RT Robinson

Close of play
Thu, 17 May - day 1 - West Indies 1st innings 243/9 (S Chanderpaul 87*, 89.4 ov)
Fri, 18 May - day 2 - England 1st innings 259/3 (AJ Strauss 121*, IR Bell 5*, 80.2 ov)
Sat, 19 May - day 3 - West Indies 2nd innings 120/4 (S Chanderpaul 34*, MN Samuels 26*, 50 ov)
Sun, 20 May - day 4 - England 2nd innings 10/2 (AN Cook 0*, IJL Trott 0*, 4 ov)
Mon, 21 May - day 5 - England 2nd innings 193/5 (46.1 ov) - end of match

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Pakistan in Sri Lanka T20I Series - 1st T20I
Sri Lanka v Pakistan
Sri Lanka won by 37 runs

T20I no. 244 | 2012 season
Played at Mahinda Rajapaksa International Cricket Stadium, Sooriyawewa, Hambantota
1 June 2012 - day/night (20-over match)

Sri Lanka innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	S
DPMD Jayawardene*	c Shoaib Malik b Sohail Tanvir	2	2	3	0	0	66.6
TM Dilshan	c Umar Gul b Sohail Tanvir	5	13	8	0	0	62.5
KC Sangakkara†	b Sohail Tanvir	19	22	12	3	0	158.3
LD Chandimal	b Mohammad Sami	10	24	15	0	0	66.6
AD Mathews	b Saeed Ajmal	9	31	25	0	0	36.0
HDRL Thirimanne	c Umar Gul b Saeed Ajmal	30	32	25	5	0	120.0
KS Lokuarachchi	run out (†Shakeel Ansar)	11	11	10	1	0	110.0
NLTC Perera	not out	32	17	15	2	2	200.0
KMDN Kulasekara	not out	6	15	6	1	0	100.0
Extras	(b 1, lb 3, w 4)	8					
Total	(7 wickets; 20 overs; 87 mins)	132	(6.60 runs per over)				

Did not bat SMSM Senanayake, SL Malinga

Fall of wickets 1-2 (Jayawardene, 0.3 ov), 2-11 (Dilshan, 2.3 ov), 3-31 (Sangakkara, 4.4 ov), 4-39 (Chandimal, 7.2 ov), 5-65 (Mathews, 12.5 ov), 6-89 (Lokuarachchi, 16.1 ov), 7-89 (Thirimanne, 16.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Sohail Tanvir	4	0	12	3	3.00	(1w)
Umar Gul	4	0	43	0	10.75	(2w)
Mohammad Sami	2	0	22	1	11.00	
Shahid Afridi	2	0	9	0	4.50	
Mohammad Hafeez	4	0	22	0	5.50	
Saeed Ajmal	4	0	20	2	5.00	

Pakistan innings (target: 133 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
Mohammad Hafeez*	c Dilshan b Kulasekara	0	1	1	0	0	0.00
Ahmed Shehzad	b Senanayake	36	80	42	3	1	85.71
Shakeel Ansar†	c Dilshan b Kulasekara	0	1	1	0	0	0.00
Khalid Latif	c †Sangakkara b Mathews	3	19	12	0	0	25.00
Shoaib Malik	c Perera b Mathews	9	24	16	0	0	56.25
Umar Akmal	c Kulasekara b Malinga	12	14	10	2	0	120.00
Shahid Afridi	c Lokuarachchi b Senanayake	1	4	2	0	0	50.00
Sohail Tanvir	run out (Dilshan/†Sangakkara)	1	2	1	0	0	100.00
Umar Gul	c Thirimanne b Malinga	5	12	10	0	0	50.00
Mohammad Sami	not out	4	9	7	0	0	57.14
Saeed Ajmal	c †Sangakkara b Perera	5	6	4	1	0	125.00
Extras	(lb 2, w 17)	19					
Total	(all out; 17.4 overs; 90 mins)	95	(5.37 runs per over)				

Fall of wickets 1-0 (Mohammad Hafeez, 0.1 ov), 2-0 (Shakeel Ansar, 0.2 ov), 3-12 (Khalid Latif, 3.6 ov), 4-46 (Shoaib Malik, 9.2 ov), 5-68 (Umar Akmal, 12.2 ov), 6-70 (Shahid Afridi, 13.1 ov), 7-71 (Sohail Tanvir, 13.3 ov), 8-85 (Ahmed Shehzad, 15.2 ov), 9-87 (Umar Gul, 16.2 ov), 10-95 (Saeed Ajmal, 17.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
KMDN Kulasekara	3	0	13	2	4.33	(1w)
SL Malinga	3	0	12	2	4.00	
AD Mathews	4	1	8	2	2.00	
NLTC Perera	2.4	0	23	1	8.62	(1w)
KS Lokuarachchi	2	0	17	0	8.50	(2w)
SMSM Senanayake	3	0	20	2	6.66	(1w)

Match details

Toss Sri Lanka, who chose to bat

Series Sri Lanka led the 2-match series 1-0

The Wisden Trophy - 3rd Test
England v West Indies
Match drawn

Test no. 2045 | 2012 season
Played at Edgbaston, Birmingham
7,8,9,10,11 June 2012 (5-day match)

West Indies 1st innings		R	M	B	4s	6s	SR
AB Barath	lbw b Onions	41	137	106	4	1	38.67
KOA Powell	c Swann b Bresnan	24	78	43	2	0	55.81
AB Fudadin	c Bell b Bresnan	28	138	110	4	0	25.45
DM Bravo	c & b Finn	6	39	16	1	0	37.50
MN Samuels	lbw b Bresnan	76	153	114	10	1	66.66
N Deonarine	c Strauss b Onions	7	41	29	1	0	24.13
D Ramdin†	not out	107	289	183	9	0	58.46
DJG Sammy*	c Strauss b Finn	16	42	35	2	0	45.71
SP Narine	b Onions	11	24	17	1	0	64.70
R Rampaul	c †Prior b Finn	2	17	12	0	0	16.66
TL Best	c Strauss b Onions	95	138	112	14	1	84.82
Extras	(b 4, lb 8, w 1)	13					
Total	(all out; 129.3 overs; 550 mins)	426	(3.28 runs per over)				

Fall of wickets 1-49 (Powell, 17.3 ov), 2-90 (Barath, 31.6 ov), 3-99 (Bravo, 38.5 ov), 4-128 (Fudadin, 52.3 ov), 5-152 (Deonarine, 62.4 ov), 6-208 (Samuels, 79.1 ov), 7-241 (Sammy, 88.4 ov), 8-267 (Narine, 94.1 ov), 9-283 (Rampaul, 98.3 ov), 10-426 (Best, 129.3 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
G Onions	29.3	7	88	4	2.98	
TT Bresnan	34	9	111	3	3.26	
ST Finn	32	6	109	3	3.40	(1w)
GP Swann	26	5	85	0	3.26	
IJL Trott	8	1	21	0	2.62	

England 1st innings		R	M	B	4s	6s	SR
AJ Strauss*	c Bravo b Best	17	70	45	1	0	37.77
AN Cook	lbw b Rampaul	4	19	8	0	0	50.00
IJL Trott	b Sammy	17	28	23	3	0	73.91
KP Pietersen	c Sammy b Samuels	78	141	81	11	1	96.29
IR Bell	not out	76	174	137	10	0	55.47
JM Bairstow	b Best	18	36	37	3	0	48.64
ST Finn	not out	0	14	20	0	0	0.00
Extras	(b 1, lb 7, nb 3)	11					
Total	(5 wickets; 58 overs; 246 mins)	221	(3.81 runs per over)				

Did not bat MJ Prior†, TT Bresnan, GP Swann, G Onions

Fall of wickets 1-13 (Cook, 3.6 ov), 2-40 (Trott, 10.2 ov), 3-49 (Strauss, 14.2 ov), 4-186 (Pietersen, 44.2 ov), 5-215 (Bairstow, 53.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
TL Best	12	2	37	2	3.08	(3nb)
R Rampaul	14	1	55	1	3.92	
DJG Sammy	8	1	22	1	2.75	
SP Narine	15	1	70	0	4.66	
MN Samuels	9	0	29	1	3.22	

Match details

Toss England, who chose to field
Series England won the 3-match series 2-0

Test debuts AB Fudadin and SP Narine (West Indies)
Player of the match TL Best (West Indies)
Players of the series MN Samuels (West Indies) and AJ Strauss (England)

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 1st ODI
Sri Lanka v Pakistan
Pakistan won by 6 wickets (with 47 balls remaining) (D/L method)

ODI no. 3272 | 2012 season
Played at Pallekele International Cricket Stadium
7 June 2012 - day/night (50-over match)

Sri Lanka innings (42 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
DPMD Jayawardene*	lbw b Umar Gul	3	31	20	0	0	15.00
TM Dilshan	c Saeed Ajmal b Umar Gul	5	18	9	0	0	55.55
KC Sangakkara†	lbw b Mohammad Sami	9	46	31	1	0	29.03
LD Chandimal	b Umar Gul	0	12	9	0	0	0.00
WU Tharanga	b Mohammad Hafeez	10	51	27	1	0	37.03
AD Mathews	c Misbah-ul-Haq b Mohammad Sami	0	9	5	0	0	0.00
HDRL Thirimanne	not out	42	106	73	3	0	57.53
NLTC Perera	lbw b Mohammad Hafeez	17	29	33	1	0	51.51
KMDN Kulasekara	c Sohail Tanvir b Mohammad Sami	18	53	46	0	0	39.13
HMRKB Herath	not out	0	1	0	0	0	
Extras	(lb 7, w 23, nb 1)	31					
Total	(8 wickets; 42 overs; 182 mins)	135	(3.21 runs per over)				

Did not bat SL Malinga

Fall of wickets 1-8 (Dilshan, 4.1 ov), 2-12 (Jayawardene, 6.1 ov), 3-23 (Chandimal, 8.4 ov), 4-40 (Sangakkara, 12.4 ov), 5-41 (Mathews, 14.3 ov), 6-56 (Tharanga, 19.2 ov), 7-81 (Perera, 27.3 ov), 8-131 (Kulasekara, 41.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Umar Gul	9	2	24	3	2.66	(4w)
Sohail Tanvir	8	0	30	0	3.75	(1nb, 4w)
Mohammad Sami	6	2	19	3	3.16	(2w)
Mohammad Hafeez	10	3	20	2	2.00	
Saeed Ajmal	5	0	23	0	4.60	
Shahid Afridi	4	2	12	0	3.00	(1w)

Pakistan innings (target: 135 runs from 42 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
Mohammad Hafeez	st †Sangakkara b Herath	37	95	57	5	1	64.91
Azhar Ali	c †Sangakkara b Malinga	3	10	2	0	0	150.00
Younis Khan	b Kulasekara	5	23	16	1	0	31.25
Misbah-ul-Haq*	run out (Mathews/†Sangakkara)	30	118	79	4	0	37.97
Umar Akmal	not out	36	61	48	6	0	75.00
Shahid Afridi	not out	2	3	4	0	0	50.00
Extras	(b 2, lb 13, w 6, nb 1)	22					
Total	(4 wickets; 34.1 overs; 157 mins)	135	(3.95 runs per over)				

Did not bat Sarfraz Ahmed†, Umar Gul, Saeed Ajmal, Sohail Tanvir, Mohammad Sami

Fall of wickets 1-11 (Azhar Ali, 2.1 ov), 2-27 (Younis Khan, 7.1 ov), 3-78 (Mohammad Hafeez, 19.5 ov), 4-133 (Misbah-ul-Haq, 33.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
SL Malinga	7	2	24	1	3.42	(1nb)
KMDN Kulasekara	9	3	29	1	3.22	(3w)
AD Mathews	6	1	18	0	3.00	(1w)
NLTC Perera	6.1	0	31	0	5.02	(2w)
HMRKB Herath	6	0	18	1	3.00	

Match details

Toss Sri Lanka, who chose to bat
Series Pakistan led the 5-match series 1-0

Player of the match Umar Gul (Pakistan)

Umpires REJ Martinesz and PR Reiffel (Australia)

Pakistan in Sri Lanka T20I Series - 2nd T20I
Sri Lanka v Pakistan
Pakistan won by 23 runs

T20I no. 245 | 2012 season
Played at Mahinda Rajapaksa International Cricket Stadium, Sooriyawewa, Hambantota
3 June 2012 - day/night (20-over match)

Pakistan innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
Mohammad Hafeez*	c Thirimanne b Lokuarachchi	24	43	34	3	0	70.58
Ahmed Shehzad	lbw b Kulasekara	6	8	6	1	0	100.00
Khalid Latif	run out (Perera)	1	11	6	0	0	16.66
Umar Akmal	lbw b Lokuarachchi	5	13	12	0	0	41.66
Shoaib Malik	c Dilshan b Perera	27	47	26	3	0	103.84
Shahid Afridi	not out	52	46	33	5	1	157.57
Yasir Arafat	c Dilshan b Kulasekara	2	4	3	0	0	66.66
Sohail Tanvir	not out	0	2	0	0	0	-
Extras	(b 2, lb 1, w 2)	5					
Total	(6 wickets; 20 overs; 90 mins)	122	(6.10 runs per over)				

Did not bat Shakeel Ansar†, Saeed Ajmal, Mohammad Sami

Fall of wickets 1-11 (Ahmed Shehzad, 2.1 ov), 2-18 (Khalid Latif, 4.6 ov), 3-29 (Umar Akmal, 8.1 ov), 4-41 (Mohammad Hafeez, 10.1 ov), 5-109 (Shoaib Malik, 18.3 ov), 6-119 (Yasir Arafat, 19.3 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
KMDN Kulasekara	4	1	13	2	3.25	(1w)
AD Mathews	2	0	9	0	4.50	
NLTC Perera	4	0	31	1	7.75	
I Udana	4	1	18	0	4.50	
KS Lokuarachchi	4	0	31	2	7.75	(1w)
SMSM Senanayake	2	0	17	0	8.50	

Sri Lanka innings (target: 123 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
KC Sangakkara†	c Shoaib Malik b Yasir Arafat	8	15	9	1	0	88.88
TM Dilshan	b Shahid Afridi	18	38	21	4	0	85.71
KMDN Kulasekara	c Shoaib Malik b Yasir Arafat	0	2	4	0	0	0.00
CK Kapugedera	b Shahid Afridi	19	34	23	2	1	82.60
LD Chandimal	b Sohail Tanvir	12	27	18	0	0	66.66
HDRL Thirimanne	c †Shakeel Ansar b Mohammad Sami	18	20	19	2	0	94.73
AD Mathews*	c Shahid Afridi b Yasir Arafat	11	28	11	0	0	100.00
NLTC Perera	b Mohammad Sami	0	2	2	0	0	0.00
KS Lokuarachchi	st †Shakeel Ansar b Saeed Ajmal	0	4	3	0	0	0.00
SMSM Senanayake	c Sohail Tanvir b Mohammad Sami	1	5	4	0	0	25.00
I Udana	not out	1	5	2	0	0	50.00
Extras	(lb 2, w 9)	11					
Total	(all out; 19.2 overs; 94 mins)	99	(5.12 runs per over)				

Fall of wickets 1-19 (Sangakkara, 3.2 ov), 2-19 (Kulasekara, 3.6 ov), 3-39 (Dilshan, 7.5 ov), 4-62 (Kapugedera, 11.3 ov), 5-76 (Chandimal, 14.5 ov), 6-85 (Thirimanne, 16.2 ov), 7-90 (Perera, 16.4 ov), 8-91 (Lokuarachchi, 17.2 ov), 9-94 (Senanayake, 18.2 ov), 10-99 (Mathews, 19.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Sohail Tanvir	4	0	15	1	3.75	(1w)
Yasir Arafat	3.2	0	18	3	5.40	(2w)
Mohammad Sami	3	0	16	3	5.33	(2w)
Shahid Afridi	4	0	17	2	4.25	
Saeed Ajmal	4	0	20	1	5.00	
Mohammad Hafeez	1	0	11	0	11.00	

Match details

Toss Pakistan, who chose to bat
Series 2-match series drawn 1-1

Player of the match Shahid Afridi (Pakistan)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 3rd ODI

Sri Lanka v Pakistan

No result

ODI no. 3274 2012 season
Played at R Premadasa Stadium, Colombo
13 June 2012 - day/night (50-over match)

Pakistan innings (50 overs maximum)		R	B	4s	6s	SR
Mohammad Hafeez	c †Sangakkara b Malinga	0	4	0	0	0.00
Azhar Ali	lbw b Kulasekara	7	14	1	0	50.00
Asad Shafiq	not out	5	20	0	0	25.00
Misbah-ul-Haq*	not out	0	0	0	0	-
Extras		0				
Total	(2 wickets; 6.2 overs)	12	(1.89 runs per over)			

Did not bat Younis Khan, Umar Akmal, Shahid Afridi, Sarfraz Ahmed†, Umar Gul, Saeed Ajmal, Sohail Tanvir

Fall of wickets 1-0 (Mohammad Hafeez, 0.4 ov), 2-12 (Azhar Ali, 5.6 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ
SL Malinga	3	0	9	1	3.00
KMDN Kulasekara	3	1	3	1	1.00
AD Mathews	0.2	0	0	0	0.00

Sri Lanka team
TM Dilshan, WU Tharanga, DPMD Jayawardene*, LD Chandimal, KC Sangakkara†, HDRL Thirimanne, AD Mathews, NLTC Perera, KMDN Kulasekara, SL Malinga, S Weerakoon

Match details

Toss Pakistan, who chose to bat
Series 5-match series level 1-1

ODI debut S Weerakoon (Sri Lanka)

Umpires EAR de Silva and PR Reiffel (Australia)
TV umpire RSA Palliyaguruge
Match referee BC Broad (England)
Reserve umpire RA Kottahachchi

Match notes

- **Pakistan innings**
- Rain: Pakistan - 0/0 in 0.1 overs (Mohammad Hafeez 0, Azhar Ali 0)
- Powerplay 1: Overs 0.1 - 10.0 (Mandatory)
- Rain: Pakistan - 12/2 in 6.2 overs (Asad Shafiq 5, Misbah-ul-Haq 0)

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 2nd ODI

Sri Lanka v Pakistan

Sri Lanka won by 76 runs

ODI no. 3273 | 2012 season
Played at Pallekele International Cricket Stadium
9 June 2012 - day/night (50-over match)

Sri Lanka innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
WU Tharanga	c †Sarfraz Ahmed b Sohail Tanvir	18	33	25	3	0	72.00
TM Dilshan	not out	119	210	139	11	1	85.61
KC Sangakkara†	c & b Mohammad Hafeez	18	40	27	1	0	66.66
LD Chandimal	lbw b Shahid Afridi	32	50	51	3	0	62.74
DPMD Jayawardene*	b Saeed Ajmal	53	62	45	8	0	117.77
NLTC Perera	not out	24	22	14	2	2	171.42
Extras	(b 1, lb 7, w 7, nb 1)	16					
Total	(4 wickets; 50 overs; 210 mins)	280	(5.60 runs per over)				

Did not bat HDRL Thirimanne, AD Mathews, HMRKB Herath, KMDN Kulasekara, SL Malinga

Fall of wickets 1-37 (Tharanga, 7.1 ov), 2-84 (Sangakkara, 16.1 ov), 3-154 (Chandimal, 30.6 ov), 4-240 (Jayawardene, 45.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Umar Gul	9	0	58	0	6.44	
Sohail Tanvir	9	1	51	1	5.66	(1nb, 1w)
Shahid Afridi	10	0	50	1	5.00	(2w)
Rahat Ali	4	0	34	0	8.50	(1w)
Saeed Ajmal	10	0	49	1	4.90	
Mohammad Hafeez	8	1	30	1	3.75	

Pakistan innings (target: 281 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
Mohammad Hafeez	c & b Perera	14	46	29	1	0	48.27
Azhar Ali	b Kulasekara	96	156	119	12	0	80.67
Younis Khan	c †Sangakkara b Perera	4	25	13	0	0	30.76
Misbah-ul-Haq*	lbw b Perera	27	51	35	1	0	77.14
Umar Akmal	c †Sangakkara b Perera	3	15	11	0	0	27.27
Shahid Afridi	c †Sangakkara b Malinga	17	21	16	2	0	106.25
Sarfraz Ahmed†	lbw b Kulasekara	20	44	27	2	0	74.07
Sohail Tanvir	c Tharanga b Perera	3	12	10	0	0	30.00
Umar Gul	lbw b Perera	14	16	13	0	1	107.69
Saeed Ajmal	c †Sangakkara b Malinga	4	5	5	1	0	80.00
Rahat Ali	not out	0	2	0	0	0	-
Extras	(lb 2)	2					
Total	(all out; 46.2 overs; 201 mins)	204	(4.40 runs per over)				

Fall of wickets 1-48 (Mohammad Hafeez, 10.1 ov), 2-78 (Younis Khan, 16.5 ov), 3-127 (Misbah-ul-Haq, 29.1 ov), 4-139 (Umar Akmal, 33.2 ov), 5-157 (Azhar Ali, 36.3 ov), 6-165 (Shahid Afridi, 37.4 ov), 7-170 (Sohail Tanvir, 40.1 ov), 8-197 (Umar Gul, 44.4 ov), 9-204 (Saeed Ajmal, 45.6 ov), 10-204 (Sarfraz Ahmed, 46.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ
KMDN Kulasekara	8.2	1	33	2	3.96
SL Malinga	8	1	40	2	5.00
AD Mathews	10	0	48	0	4.80
NLTC Perera	10	0	44	6	4.40
HMRKB Herath	10	1	37	0	3.70

Match details

Toss Sri Lanka, who chose to bat
Series 5-match series level 1-1

ODI debut Rahat Ali (Pakistan)
Player of the match NLTC Perera (Sri Lanka)

Umpires RSA Palliyaguruge and PR Reiffel (Australia)

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 5th ODI

Sri Lanka v Pakistan

Sri Lanka won by 2 wickets (with 2 balls remaining)

ODI no. 3277 | 2012 season
Played at R Premadasa Stadium, Colombo
18 June 2012 - day/night (50-over match)

Pakistan innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
Imran Farhat	c Chandimal b Perera	56	80	63	9	0	88.88
Mohammad Hafeez	b Kulasekara	6	28	13	0	0	46.15
Azhar Ali	c Thirimanne b Mendis	30	84	49	3	0	61.22
Asad Shafiq	run out (Thirimanne)	38	68	46	4	0	82.60
Misbah-ul-Haq*	c Perera b Mendis	32	79	48	1	0	66.66
Umar Akmal	not out	55	77	61	5	2	90.16
Shahid Afridi	c Jayawardene b Kulasekara	9	15	8	1	0	112.50
Sohail Tanvir	c Tharanga b Malinga	11	14	11	1	0	100.00
Umar Gul	not out	2	2	1	0	0	200.00
Extras	(b 2, lb 3, w 3)	8					
Total	(7 wickets; 50 overs; 227 mins)	247	(4.94 runs per over)				

Did not bat Sarfraz Ahmed†, Mohammad Sami

Fall of wickets 1-22 (Mohammad Hafeez, 5.6 ov), 2-82 (Imran Farhat, 18.1 ov), 3-113 (Azhar Ali, 25.1 ov), 4-146 (Asad Shafiq, 32.5 ov), 5-207 (Misbah-ul-Haq, 42.6 ov), 6-229 (Shahid Afridi, 46.4 ov), 7-244 (Sohail Tanvir, 49.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
SL Malinga	10	1	52	1	5.20	(1w)
KMDN Kulasekara	10	1	53	2	5.30	
AD Mathews	10	0	41	0	4.10	
TM Dilshan	3	0	12	0	4.00	
NLTC Perera	8	0	54	1	6.75	(1w)
BMAJ Mendis	9	0	30	2	3.33	(1w)

Sri Lanka innings (target: 248 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
WU Tharanga	b Sohail Tanvir	2	29	16	0	0	12.50
TM Dilshan	b Sohail Tanvir	10	20	15	1	0	66.66
KC Sangakkara†	st †Sarfraz Ahmed b Shahid Afridi	40	91	68	3	0	58.82
LD Chandimal	c Mohammad Sami b Mohammad Hafeez	54	122	74	4	0	72.97
DPMD Jayawardene*	c & b Shahid Afridi	0	1	1	0	0	0.00
AD Mathews	not out	80	129	76	4	2	105.26
NLTC Perera	run out (Imran Farhat/†Sarfraz Ahmed)	0	7	5	0	0	0.00
HDRL Thirimanne	run out (†Sarfraz Ahmed/Mohammad Sami)	11	27	16	1	0	68.75
BMAJ Mendis	c Asad Shafiq b Sohail Tanvir	19	34	20	2	1	95.00
KMDN Kulasekara	not out	10	20	7	1	0	142.85
Extras	(lb 10, w 12)	22					
Total	(8 wickets; 49.4 overs; 244 mins)	248	(4.99 runs per over)				

Did not bat SL Malinga

Fall of wickets 1-18 (Dilshan, 3.6 ov), 2-19 (Tharanga, 5.6 ov), 3-97 (Sangakkara, 24.5 ov), 4-97 (Jayawardene, 24.6 ov), 5-135 (Chandimal, 33.2 ov), 6-138 (Perera, 34.2 ov), 7-175 (Thirimanne, 40.5 ov), 8-212 (Mendis, 46.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Umar Gul	10	1	43	0	4.30	
Sohail Tanvir	10	0	42	3	4.20	(7w)
Mohammad Hafeez	10	0	30	1	3.00	
Mohammad Sami	9.4	0	75	0	7.75	(2w)
Shahid Afridi	10	0	48	2	4.80	(2w)

Match details

Toss Pakistan, who chose to bat
Series Sri Lanka won the 5-match series 3-1

Player of the match AD Mathews (Sri Lanka)

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 4th ODI

Sri Lanka v Pakistan

Sri Lanka won by 44 runs

ODI no. 3275 | 2012 season
Played at R Premadasa Stadium, Colombo
16 June 2012 - day/night (50-over match)

Sri Lanka innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
WU Tharanga	c Younis Khan b Umar Gul	4	9	8	1	0	50.00
TM Dilshan	lbw b Mohammad Hafeez	24	74	47	2	0	51.06
KC Sangakkara†	c Azhar Ali b Saeed Ajmal	97	173	130	7	3	74.51
LD Chandimal	b Mohammad Hafeez	18	28	30	2	0	60.00
DPMD Jayawardene*	b Sohail Tanvir	40	72	50	4	0	80.00
NLTC Perera	c Umar Akmal b Saeed Ajmal	8	15	9	1	0	88.88
AD Mathews	not out	10	33	11	0	0	90.90
HDRL Thirimanne	run out (Shahid Afridi)	13	12	9	1	1	144.44
KMDN Kulasekara	b Sohail Tanvir	3	7	5	0	0	60.00
SL Malinga	not out	0	1	1	0	0	0.00
Extras	(b 5, lb 10, w 11)	26					
Total	(8 wickets; 50 overs; 215 mins)	243	(4.86 runs per over)				

Did not bat S Weerakoon

Fall of wickets 1-9 (Tharanga, 2.2 ov), 2-64 (Dilshan, 16.1 ov), 3-90 (Chandimal, 25.3 ov), 4-200 (Jayawardene, 43.4 ov), 5-201 (Sangakkara, 44.2 ov), 6-214 (Perera, 46.1 ov), 7-237 (Thirimanne, 48.3 ov), 8-243 (Kulasekara, 49.5 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Umar Gul	8	1	51	1	6.37	(3w)
Sohail Tanvir	10	2	43	2	4.30	(3w)
Shahid Afridi	10	0	36	0	3.60	(1w)
Younis Khan	2	0	11	0	5.50	(3w)
Saeed Ajmal	10	1	50	2	5.00	(1w)
Mohammad Hafeez	10	0	37	2	3.70	

Pakistan innings (target: 244 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
Mohammad Hafeez	c Kulasekara b Malinga	0	2	5	0	0	0.00
Azhar Ali	not out	81	217	126	4	1	64.28
Asad Shafiq	lbw b Weerakoon	25	54	34	2	0	73.52
Misbah-ul-Haq*	c Kulasekara b Malinga	57	111	77	4	0	74.02
Umar Akmal	c †Sangakkara b Kulasekara	0	7	4	0	0	0.00
Younis Khan	c †Sangakkara b Perera	1	11	5	0	0	20.00
Shahid Afridi	c Chandimal b Perera	0	1	1	0	0	0.00
Sarfraz Ahmed†	c Jayawardene b Perera	0	1	1	0	0	0.00
Sohail Tanvir	run out (Perera)	0	1	2	0	0	0.00
Umar Gul	c †Sangakkara b Mathews	0	4	1	0	0	0.00
Saeed Ajmal	c Thirimanne b Perera	12	15	14	1	0	85.71
Extras	(lb 9, w 14)	23					
Total	(all out; 45 overs; 217 mins)	199	(4.42 runs per over)				

Fall of wickets 1-0 (Mohammad Hafeez, 0.5 ov), 2-53 (Asad Shafiq, 13.4 ov), 3-166 (Misbah-ul-Haq, 37.3 ov), 4-169 (Umar Akmal, 38.4 ov), 5-176 (Younis Khan, 40.2 ov), 6-176 (Shahid Afridi, 40.3 ov), 7-176 (Sarfraz Ahmed, 40.4 ov), 8-176 (Sohail Tanvir, 40.6 ov), 9-179 (Umar Gul, 41.2 ov), 10-199 (Saeed Ajmal, 44.6 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
SL Malinga	7	0	30	2	4.28	(2w)
KMDN Kulasekara	9	0	36	1	4.00	(5w)
AD Mathews	9	0	33	1	3.66	(2w)
S Weerakoon	10	0	49	1	4.90	(1w)
NLTC Perera	10	1	42	4	4.20	(1w)

Match details

Toss Sri Lanka, who chose to bat

Series Sri Lanka led the 5-match series 2-1

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

NatWest Series [West Indies in England] - 2nd ODI

England v West Indies

England won by 8 wickets (with 30 balls remaining)

ODI no. 3278 | 2012 season
Played at Kennington Oval, London
19 June 2012 (50-over match)

West Indies innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
LMP Simmons	run out (Cook)	12	96	50	1	0	24.00
CH Gayle	lbw b Swann	53	66	51	3	5	103.92
DR Smith	c †Kieswetter b Broad	0	9	4	0	0	0.00
MN Samuels	c Bresnan b Broad	13	22	21	1	0	61.90
DJ Bravo	c Bopara b Anderson	77	121	82	8	2	93.90
KA Pollard	c Anderson b Bresnan	41	79	52	3	1	78.84
DJG Sammy*	c Morgan b Finn	21	22	20	1	1	105.00
D Ramdin†	c †Kieswetter b Anderson	2	6	4	0	0	50.00
TL Best	not out	7	19	12	1	0	58.33
SP Narine	run out (†Kieswetter)	2	9	4	0	0	50.00
R Rampaul	not out	1	2	1	0	0	100.00
Extras	(lb 3, w 5, nb 1)	9					
Total	(9 wickets; 50 overs; 235 mins)	238	(4.76 runs per over)				

Fall of wickets 1-63 (Gayle, 14.4 ov), 2-63 (Smith, 16.2 ov), 3-79 (Simmons, 20.2 ov), 4-79 (Samuels, 20.6 ov), 5-179 (Pollard, 39.5 ov), 6-220 (Sammy, 45.4 ov), 7-223 (Ramdin, 46.3 ov), 8-232 (Bravo, 48.1 ov), 9-237 (Narine, 49.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	10	2	38	2	3.80	(1w)
ST Finn	10	1	48	1	4.80	(3w)
TT Bresnan	10	1	54	1	5.40	(1w)
GP Swann	10	1	49	1	4.90	
SCJ Broad	9	0	43	2	4.77	(1nb)
RS Bopara	1	0	3	0	3.00	

England innings (target: 239 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
AN Cook*	c Simmons b Sammy	112	166	120	13	1	93.33
IR Bell	c Gayle b Sammy	53	97	64	7	0	82.81
IJL Trott	not out	43	95	68	3	0	63.23
RS Bopara	not out	19	25	19	2	0	100.00
Extras	(lb 3, w 8, nb 1)	12					
Total	(2 wickets; 45 overs; 193 mins)	239	(5.31 runs per over)				

Did not bat EJG Morgan, C Kieswetter†, TT Bresnan, SCJ Broad, GP Swann, JM Anderson, ST Finn

Fall of wickets 1-122 (Bell, 21.2 ov), 2-203 (Cook, 37.5 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
R Rampaul	7	0	29	0	4.14	
TL Best	7	1	40	0	5.71	(3w)
DJ Bravo	4	0	24	0	6.00	(1w)
SP Narine	10	1	54	0	5.40	(1nb, 1w)
MN Samuels	1	0	11	0	11.00	
DJG Sammy	10	0	46	2	4.60	
DR Smith	3	0	22	0	7.33	(1w)
KA Pollard	3	0	10	0	3.33	

Match details

Toss England, who chose to field
Series England led the 3-match series 2-0

Player of the match AN Cook (England)

Umpires RJ Bailey and AL Hill (New Zealand)
TV umpire HDPK Dharmasena (Sri Lanka)
Match referee JJ Crowe (New Zealand)

NatWest Series [West Indies in England] - 1st ODI

England v West Indies

England won by 114 runs (D/L method)

ODI no. 3276 | 2012 season
Played at The Rose Bowl, Southampton
16 June 2012 (50-over match)

England innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
AN Cook*	c †Ramdin b Rampaul	0	5	3	0	0	0.00
IR Bell	c †Ramdin b DJ Bravo	126	178	117	12	1	107.69
IJL Trott	c †Ramdin b Narine	42	94	66	3	0	63.63
RS Bopara	c †Ramdin b Samuels	8	22	15	0	0	53.33
EJG Morgan	b Samuels	21	39	25	2	0	84.00
C Kieswetter†	not out	38	60	39	3	0	97.43
TT Bresnan	run out (Smith/†Ramdin)	21	23	21	2	0	100.00
SCJ Broad	not out	22	19	15	1	1	146.66
Extras	(w 9, nb 1)	10					
Total	(6 wickets; 50 overs)	288	(5.76 runs per over)				

Did not bat GP Swann, JM Anderson, ST Finn

Fall of wickets 1-0 (Cook, 0.3 ov), 2-108 (Trott, 20.3 ov), 3-136 (Bopara, 26.3 ov), 4-187 (Morgan, 34.6 ov), 5-216 (Bell, 39.2 ov), 6-245 (Bresnan, 44.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
R Rampaul	10	0	68	1	6.80	(2w)
AD Russell	6	0	43	0	7.16	(1nb, 2w)
SP Narine	10	0	47	1	4.70	(2w)
DJG Sammy	6	0	32	0	5.33	
DJ Bravo	9	0	55	1	6.11	(2w)
MN Samuels	9	0	43	2	4.77	

West Indies innings (target: 287 runs from 48 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
LMP Simmons	b Anderson	15	22	16	2	0	93.75
DR Smith	c †Kieswetter b Bresnan	56	70	44	6	2	127.27
D Ramdin†	lbw b Bresnan	22	59	38	0	0	57.89
MN Samuels	c Swann b Anderson	30	46	30	3	0	100.00
DJ Bravo	lbw b Finn	8	12	7	1	0	114.28
KA Pollard	c Morgan b Broad	3	14	11	0	0	27.27
DJG Sammy*	c Bopara b Swann	11	30	16	1	0	68.75
AD Russell	c Morgan b Bresnan	7	24	13	1	0	53.84
DM Bravo	not out	8	21	13	1	0	61.53
R Rampaul	c Trott b Swann	9	10	10	1	0	90.00
SP Narine	c †Kieswetter b Bresnan	0	5	4	0	0	0.00
Extras	(w 3)	3					
Total	(all out; 33.4 overs)	172	(5.10 runs per over)				

Fall of wickets 1-25 (Simmons, 4.5 ov), 2-95 (Smith, 15.4 ov), 3-102 (Ramdin, 17.2 ov), 4-118 (DJ Bravo, 19.4 ov), 5-127 (Pollard, 22.2 ov), 6-137 (Samuels, 25.1 ov), 7-155 (Sammy, 28.5 ov), 8-157 (Russell, 29.5 ov), 9-172 (Rampaul, 32.3 ov), 10-172 (Narine, 33.4 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	8	0	48	2	6.00	(1w)
ST Finn	6	0	29	1	4.83	
TT Bresnan	7.4	0	34	4	4.43	(2w)
SCJ Broad	8	0	40	1	5.00	
GP Swann	4	0	21	2	5.25	

Match details

Toss West Indies, who chose to field
Series England led the 3-match series 1-0

Player of the match IR Bell (England)

Zimbabwe Twenty20 Triangular Series - 1st match

Zimbabwe v Bangladesh

Zimbabwe won by 11 runs

Twenty20 match | 2012 season
Played at Harare Sports Club
17 June 2012 (20-over match)

Zimbabwe innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
H Masakadza	run out (†Mushfiqur Rahim)	62	52	35	6	4	177.14
V Sibanda	st †Mushfiqur Rahim b Elias Sunny	7	29	15	1	0	46.66
BRM Taylor*†	b Mashrafe Mortaza	38	47	41	1	1	92.68
CR Ervine	run out (Nasir Hossain)	0	4	2	0	0	0.00
S Matsikenyeri	b Abul Hasan	18	18	16	3	0	112.50
E Chigumbura	not out	7	19	4	1	0	175.00
AG Cremer	c Nasir Hossain b Abul Hasan	11	4	6	1	0	183.33
P Utseya	not out	2	4	1	0	0	200.00
Extras	(b 1, lb 2, w 6)	9					
Total	(6 wickets; 20 overs; 91 mins)	154	(7.70 runs per over)				

Did not bat KM Jarvis, CB Mpofu, R Muzhange

Fall of wickets 1-47 (Sibanda, 6.3 ov), 2-91 (Masakadza, 11.5 ov), 3-92 (Ervine, 12.2 ov), 4-131 (Matsikenyeri, 17.5 ov), 5-134 (Taylor, 18.2 ov), 6-145 (Cremer, 19.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Mashrafe Mortaza	4	0	33	1	8.25	
Abdur Razzak	4	0	20	0	5.00	
Abul Hasan	4	0	37	2	9.25	(1w)
Elias Sunny	4	0	30	1	7.50	
Ziaur Rahman	2	0	16	0	8.00	(1w)
Mahmudullah	2	0	15	0	7.50	

Bangladesh innings (target: 155 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
Tamim Iqbal	c Jarvis b Mpofu	38	56	35	3	0	108.57
Mohammad Ashraful	st †Taylor b Utseya	22	41	28	2	0	78.57
Ziaur Rahman	c Ervine b Mpofu	23	27	22	2	1	104.54
Mushfiqur Rahim*†	b Muzhange	5	7	4	1	0	125.00
Mahmudullah	c Utseya b Jarvis	14	25	15	1	0	93.33
Nasir Hossain	not out	29	23	15	3	0	193.33
Mashrafe Mortaza	not out	2	2	2	0	0	100.00
Extras	(lb 5, w 4, nb 1)	10					
Total	(5 wickets; 20 overs; 93 mins)	143	(7.15 runs per over)				

Did not bat Elias Sunny, Abdur Razzak, Jahurul Islam, Abul Hasan

Fall of wickets 1-61 (Mohammad Ashraful, 9.3 ov), 2-87 (Tamim Iqbal, 13.1 ov), 3-95 (Mushfiqur Rahim, 14.2 ov), 4-99 (Ziaur Rahman, 15.1 ov), 5-136 (Mahmudullah, 19.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
CB Mpofu	4	0	20	2	5.00	(3w)
KM Jarvis	4	0	32	1	8.00	
E Chigumbura	1	0	11	0	11.00	
R Muzhange	4	0	33	1	8.25	(1nb)
AG Cremer	4	0	24	0	6.00	(1w)
P Utseya	3	0	18	1	6.00	

Match details

Toss Zimbabwe, who chose to bat
Points Zimbabwe 2, Bangladesh 0

Player of the match H Masakadza (Zimbabwe)

Umpires O Chirombe and RB Tiffin

TV umpire TJ Matibiri

Zimbabwe Twenty20 Triangular Series - 3rd match

Zimbabwe v South Africa

Zimbabwe won by 29 runs

Twenty20 match | 2012 season
Played at Harare Sports Club
20 June 2012 (20-over match)

Zimbabwe innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s	SR
V Sibanda	c Tsotsobe b Parnell	58	65	50	4	2	116.00
H Masakadza	c Ingram b Peterson	55	54	39	5	1	141.02
BRM Taylor*†	c †Vilas b de Lange	38	29	21	3	2	180.95
E Chigumbura	c Ingram b Parnell	0	1	1	0	0	0.00
S Matsikenyeri	not out	8	19	8	0	0	100.00
CR Ervine	not out	2	2	2	0	0	100.00
Extras	(b 1, lb 4, w 9, nb 1)	15					
Total	(4 wickets; 20 overs; 87 mins)	176	(8.80 runs per over)				

Did not bat AG Cremer, P Utseya, KM Jarvis, CB Mpofu, R Muzhange

Fall of wickets 1-114 (Masakadza, 13.3 ov), 2-128 (Sibanda, 15.4 ov), 3-129 (Chigumbura, 15.6 ov), 4-169 (Taylor, 19.1 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
RJ Peterson	4	0	29	1	7.25	(2w)
LL Tsotsobe	4	0	31	0	7.75	
M de Lange	3	0	23	1	7.66	(1w)
JP Duminy	2	0	15	0	7.50	(1w)
JL Ontong	1	0	14	0	14.00	
WD Parnell	3	0	33	2	11.00	
JA Morkel	3	0	26	0	8.66	(1nb, 1w)

South Africa innings (target: 177 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s	SR
RE Levi	c Ervine b Utseya	40	40	28	4	2	142.85
HM Amla*	c Masakadza b Mpofu	11	12	7	2	0	157.14
CA Ingram	c Sibanda b Mpofu	48	74	39	5	2	123.07
JL Ontong	c Utseya b Cremer	4	4	6	0	0	66.66
DJ Vilas†	b Cremer	0	1	1	0	0	0.00
JP Duminy	st †Taylor b Cremer	6	7	7	0	0	85.71
JA Morkel	c †Taylor b Muzhange	10	11	8	0	1	125.00
RJ Peterson	c & b Mpofu	13	15	11	2	0	118.18
WD Parnell	not out	3	12	3	0	0	100.00
M de Lange	b Muzhange	3	5	4	0	0	75.00
LL Tsotsobe	b Jarvis	1	2	3	0	0	33.33
Extras	(lb 4, w 3, nb 1)	8					
Total	(all out; 19.2 overs; 96 mins)	147	(7.60 runs per over)				

Fall of wickets 1-20 (Amla, 2.4 ov), 2-74 (Levi, 8.2 ov), 3-79 (Ontong, 9.3 ov), 4-79 (Vilas, 9.4 ov), 5-91 (Duminy, 11.2 ov), 6-114 (Morkel, 14.1 ov), 7-135 (Peterson, 17.1 ov), 8-140 (Ingram, 17.4 ov), 9-146 (de Lange, 18.5 ov), 10-147 (Tsotsobe, 19.2 ov)

Bowling	O	M	R	W	Econ	
CB Mpofu	4	0	20	3	5.00	(3w)
KM Jarvis	3.2	0	39	1	11.70	
P Utseya	4	0	27	1	6.75	
R Muzhange	4	0	28	2	7.00	(1nb)
AG Cremer	4	0	29	3	7.25	

Match details

Toss Zimbabwe, who chose to bat
Points Zimbabwe 2, South Africa 0

Player of the match CB Mpofu (Zimbabwe)

Umpires O Chirombe and TJ Matibiri

TV umpire L Rusere

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk